سلسلہ : رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد : چھٹی

رسالہ نمبر 4

النّھی الاکید عن الصّلاۃ وراء عدی التقلید

۱۳۰۵ھ

(دشمنِ تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

پیشکش : مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

النّھی الاکید عن الصّلاۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ

(دشمنِ تقلید کے پیچھے نماز ادا کرنا سخت منع ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی ھدانا السنن *ووقانا المحن * وجعل فینا کل امام حسن * بہ یُتَأَشّٰی وعلیہ یؤتمن * واغنانا ان نقتدی باھل الفتن * والصلاۃ والسلام الاحَنّ * علی الامام الامین الامان الامنّ * محمد مربی الروح والبدن * واٰلہ وصحبہ فی السرّوالعلن * والائمۃ المجتھدین مصابیح الزمن * کاشفی ماخفی ومظھری مابطن * الثقات السرّاۃ ھداۃ السنن * السقاۃ الفراۃ من فراۃ السنن وعلینا بھم یاعظیم المنن * واشھد ان	تمام خوبیاں اُس ذاتِ اقدس کے لئے جس نے ہمیں صحیح راہ کی ہدایت عطا کی اور ہمیں محنت ومشقت سے بچالیا، ہم میں اچھے واعلٰی امام بنائے جن کی اقتدا کی جاتی ہے اور ان پر اعتماد کیا جاتا ہے، ہمیں اہل فتن کی اقتداء سے محفوظ کیا۔ نہایت ہی عاجزانہ طور پر صلاۃ وسلام ہو اس امام و مقتدا پر جو امین ، جائے پناہ اور سب سے بڑے محسن ہیں جن کا اسم مبارک محمد ہے جو روح وبدن کے مربّی ہیں ، ان کی آل واصحاب پر بھی سرًّا و جہرًا، ان ائمہ مجتہدین پر بھی جو اپنے زمانے کے لئے چراغ ہیں ، مخفی امور کھولنے اور باطنی معاملات کو ظاہر کرنے والے، رازوں کے پختہ محافظ ، سنن نبی کی طرف ہادی ، سنن کی نہر فرات سے مشکیزے بھر بھر کر پلانے والے، اے احسان فرمانے والے ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتوں کا نزول ہو۔ میں گواہی

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ ربھم وسلم ومن*	دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں، ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اس کے برگزیدہ بندے اور رسول ہیں، ان پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ وسلام اور کرم ولطف ہو۔(ت)

امابعد یہ چند سطور کاشفۃ السطور جلیلۃ الفائدۃ جمیلۃ العائدہ ہیں اظہار صواب میں اس سوال کے جواب میں جو فقیر ناسزا عبدالمصطفٰی احمد رضا محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی غفراللہ لہ وحقق املہ واصلح عملہ کے پاس مولوی فضل الرحمٰن صاحب حفظ عن الشرور امام جامع مسجد فیروزپور کا بھیجا کیمپ فیروزپور ملک پنجاب سے آیا، فقیر ان دنوں ایک مبارک رسالہ بجواب سوال مونگیر بنگالہ مسمّٰی بہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین لکھنے میں مشتغل، اور اس کے اور چند مسائل دیگر بلاد کو مسئلہ پنجاب پر حق تقدم حاصل جب ان سے فراغت پائی اس کی نوبت آئی **النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید** (۱۳۰۵ھ) اس تحریر کا نام اور یہی اس کی تاریخ آغاز وانجام، اس رسالہ میں اصل مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناروا ہے اس کے ضمن میں ان کے بعض عقائد واحوال ومکائد ودیگر فوائد بہنایت اجمال تحریر میں آئے، مولی سے مسئول کہ قبول فرمائے اہل اسلام وسنت کو نفع پہنچائے، ازانجا کہ موضوع رسالہ رد مخالف نہیں، لہٰذا الحاظ مجادل سے کنارہ گزیں کہ وہ تو ایک فتوی ہے جواب مسئلہ کی حد پر مقتصر اور اپنے موافقوں پر ایک حکم کا مظہر جسے اس رنگ کا کلام مشتاق بنائے تصانیف افاضل یا فقیر حقیر کے دیگر رسائل مندرجہ مجموعہ "**البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ**" کی طرف رجوع لائے **وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وافضل الصلوۃ علی الحبیب الجمیل والہ وصحبہ بالوف التبجیل امین امین یاعزیز یاجلیل۔**

نقل عبارت استفتاء

مسئلہ ۸۴۵: باسمہ سبحانہ، بخدمت بابرکت حضرت مولینا وبالفضل والکمال اولٰنا مخدوم مکرم معظم حضرت مولینا احمد رضا خاں صاحب سلمہ الرحمٰن۔ سلام مسنون بہ نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ للہ اس استفتاء کا جواب مرحمت فرمائیں کہ عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور ہوں۔ مولوی غلام نبی صاحب امام مسجد قصابان خورد جو شاگرد مولویان لکھنؤ کے علاقہ فیروزپور کے ہیں اول انھوں نے رسالہ شاہ طیور جس میں حضرت ابن عربی اور مولینا روم ومولانا عبدالرحمٰن جامی علیہم الرحمۃ کی تکفیر درج تھی اور وہ رسالہ مطبع فیروزپور میں حافظ محمد صاحب لکھنوی نے چھاپا تھا

اس کی تصدیق پر اپنے دستخط کر دیے تھے جس کے شاہد بہت لوگ موجود ہیں اور اس کا کسی قدر ذکر رسالہ تصریح ابحاث فرید کوٹ کے صفحہ ۱۴۱ کے متن وحاشیہ میں مندرج ہے۔ پھر جب ریاست فرید کوٹ میں علمائے مقلدین کا مناظرہ ہوا تھا تب بھی یہ مولوی صاحب بشمول علماء غیر مقلدین کے تھے اور ان کے زمرہ میں ریاست سے رخصت نامہ لے کر واپس آئے تھے جیسا کہ اشتہار ۱۱ فروری ۱۸۸۳ء مطبوعہ ریاست فرید کوٹ اس پر شاہد ہے اور رسالہ کے صفحہ ۱۷ میں بھی اس کا نام بزمرہ غیر مقلدین شامل ہے۔ پھر مسائل اور واقعات اس کے بھی صریح غیر مقلدی کی دلیل ہیں جس کا نمونہ ایک یہ ہے کہ مسماۃ فاطمہ بنت امام الدین خاں کو جب اس کے شوہر نے مطلقہ کیا اور طلاق نامہ تحریر ہوا تو بائیس روز بعد ازاں عدت کے اندر ہی مولوی مشار الیہ نے اس مطلقہ کا نکاح بابو مین ملازم مسکوٹ لال کرتی سے منعقد کر دیا اور اس کی دلیل مولوی جمال الدین امام مسجد بوچڑاں کلاں کو دکھلائی کہ حدیث ترمذی سے ثابت ہے کہ خلع کی عدت ایک حیض ہوتا ہے، اس پر جواب دیا گیا کہ دینی کتابوں میں مثل فتح القدیر وغیرہ کے صریح لکھا ہے کہ خلع طلاق ہے بسند حدیث بخاری وغیرہ کے اور جمہور امامان سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کما فصل فی باب الخلع (جیسا کہ باب خلع میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ت) اور باب عدت میں بھی مذکور ہے اور طلاق اور خلع اور لعان سب کی عدت تین حیض ہیں اھ مترجماً، پس یہ نکاح عدت کے اندر حنفی مالکی شافعی سب کے نزدیک ناروا ہے جو شخص غیر مقلد ایسے اطوار کا طور رکھے اور حرام کو حلال بتادینے تک نوبت پہنچائے تو اس کے پیچھے اقتدا روا ہے یا نہیں؟ **بینوا توجروا** ۔ حررہ محمد فضل الرحمٰن امام جامع مسجد صدر بازار فیروز پور پنجاب ۱۰ شوال ۱۳۰۵ھ محمد فضل الرحمٰن

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

الجواب:

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ کو زید وعمرو کی ذات سے غرض نہیں اور حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم کی شان عظیم میں بعد وضوح حق اس کلمہ ملعونہ کہنے کا جواب جو روز قیامت ملے گا بس ہے، وہ حضرات جرات شعار جسارت وثار جن کا مسلک عامہ ائمہ وعلمائے کبار کو عیاذًا باللہ مشرک بتائے ان سے مدارک دقیقہ حقائق اولیاء تک نہ پہنچنے کی کیا شکایت کی جائے علاوہ بریں یہ مسئلہ خود اس قابل کہ اس میں ایک رسالہ مستقلہ تصنیف میں آئے اور خدا انصاف دے تو حدیث بخاری:

حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ	جب میں بندے کو محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کی سمع (کان) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بنتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ

التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا(الٰی قولہ تعالٰی) وما ترددت عن شیئ انافاعلہ ترددی عن قبض[ف1] نفس المؤمن یکرہ الموت وانا کرہ مساء تہ[1]۔	بن جاتا ہوں جس سے وہ گرفت کرتا ہے۔اس کے پاؤں بنتا ہوں جس سے چلتا ہے(آخر میں اللہ تعالٰی کا یہ بھی فرمان ہے) میں کسی شیئ کے بجالانے میں کبھی اس طرح تردّد نہیں کرتا جس طرح جانِ مومن قبض کرتے وقت تردّد کرتا ہوں وُہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کے مکروہ سمجھنے کو برا جانتا ہوں۔(ت)

و۲حدیثِ مسلم:

یا ابن اٰدم مرضت فلم تعدنی،یاابن اٰدم استطعمتك فلم تطعمنی،یاابن اٰدم ! استسقیتك فلم تسقنی[2] اخرجاھما عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اے ابن آدم ! میں بیمار ہُوا، تونے میری عیادت نہیں کی، اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے کھانامانگا تو نے مجھے کھانا نہیں دیا، اے ابن آدم ! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا، تونے مجھے پانی نہیں دیا ان دونوں کو بخاری ومسلم دونوں نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے(ت)

و۳حدیث مشہور:

قم الیّ امش الیك وامش الیّ اھرول الیک[3]۔ اخرجہ احمد [ف۲] عن رجل من الصحابۃ والبخاری بمعناہ عن[۴] انس وعن[۵] ابی ھریرۃ	اے بندے! تو میری طرف اُٹھ مَیں تیری طرف چل پڑوں گا ،تو میری طرف چل میں تیری طرف دوڑ پڑوں گا۔اس کو امام احمد نے ایک صحابی سے اور امام بخاری نے معنًا اسے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ سے

---

[1] صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳

[2] صحیح مسلم ، باب فضل عیادۃ المریض، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع، ۲/ ۳۱۸

[3] مسند لاحمد بن حنبل حدیث من اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطبوعہ دارالفکر بیروت ، ۳/ ۴۷۸

ف۱: بخاری شریف کی روایت میں "عن نفس المؤمن" ہے "قبض "کالفظ بخاری شریف میں موجود نہیں البتہ فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۱۴ص ۱۳۱پر یہ عبارت ہے "اوقع فی الحلیۃ "آخر میں "عن قبض روح المؤمن الخ "نذیر احمد

ف۲: مسند احمد بن حنبل میں آغازِ حدیث یوں ہے: قال اللہ تعالٰی یا ابن اٰدم قم الی الخ۔ نذیر احمد

والطبرانی فی الکبیر عن سلمان رضی الله تعالٰی عنهم۔	اور امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث۷:

واذا احب الله عبدًا لم یضرہ ذنب[4] اخرجه الدیلمی والامام الاجل القشیری وابن النجار فی التاریخ عن انس رضی الله تعالٰی عنه۔	جب اللہ تعالٰی کسی بندے کو محبوب بنالیتا ہے تو اسے کوئی گناہ ضرر نہیں دیتا۔ اسے دیلمی، امام اجل قشیری اور ابن نجار نے تاریخ میں حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیث۸:

الدنیا والاٰخرۃ حرام علی اهل الله[5]۔ اخرجه فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما۔	دنیا وآخرت اہل اللہ پر حرام ہیں۔ اسے مسند الفردوس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے (ت)

حدیث۹:

انزل القراٰن علی سبعة احرف، لکل حرف منها ظهر وبطن ولکل حرف حد ولکل حد مطلع[6]۔ اخرجه الطبرانی فی اکبر	قرآن سات حروف (لغتوں) پر نازل ہوا، ہر حرف کے لئے ظاہر اور باطن ہے ہر حرف کے لئے ایک حد (انتہائے معنی) ہے اور ہر حد کے لئے ظاہر

---

[4] الرسالۃ القشیریۃ باب التوبہ مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبرٰی مصطفٰی البابی مصر ص ۴۵، الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۲۴۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۷۷

[5] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۱۱۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۲۳۰

[6] المعجم الکبیر مروی از عبد اللہ ابن مسعود حدیث ۱۰۱۰۷ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۰/ ۱۳۰، المعجم الکبیر مروی از عبد اللہ ابن مسعود حدیث ۸۶۶۷ و ۸۶۶۸ مطبوعہ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۹/ ۱۴۶

ف: معجم کبیر میں مکمل حدیث ایک جگہ پر دستیاب نہیں ہوسکی بلکہ دو حصّوں میں مختلف مقامات سے ملی ہے جبکہ جامع صغیر مع فیض القدیر جلد ۳ مطبوعہ بیروت صفحہ ۵۴ پر یہ حدیث مکمل انہی الفاظ کے ساتھ موجود ہے اور حوالہ بھی طبرانی عن عبد اللہ بن مسعود کا دیا ہے، ہوسکتا ہے اعلٰیحضرت رحمہ اللہ نے جامع صغیر سے دیکھ کر یہ حدیث نقل کی ہو مجمع الزوائد جلد ۷ مطبوعہ بیروت ص ۵۳- ۱۵۲ پر بھی یہ حدیث از عبد اللہ ابن مسعود منقول ہے۔ **نذیر احمد**

معاجیمہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اور باطن سے اطلاع کا مقام ہے۔ اس کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے (ت)

وحدیث ۱۰:

قولہ عزوجل اعطیھم من حلمی وعلمی [7] اخرجہ احمدوالطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک والبیھقی فی شعب الایمان باسناد صحیح عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اللہ عزوجل کا فرمان ہے میں انھیں اپنا حلم و علم عطا کرتاہوں ۔اس کو احمد وطبرانی نے کبیر میں، حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے شعب ایمان میں صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔(ت)

وحدیث ۱۱:

من زھد فی الدنیا علمہ اللہ بلا تعلم و ھداہ بلاھدایۃ وجعلہ بصیرا وکشف عنہ العمی [8]۔ اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ الاولیاء عن سید الاولیاء امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجھہ۔	جو دنیا سے محفوظ رہااسے اللہ بغیر حصولِ علم کے علم اور بغیر حصولِ ہدایت ہدایت دیتا ہے۔ اسے صاحب بصیرت بناتا ہے اور اس کی گمراہی اور تاریکی دور کردیتا ہے۔اسے امام ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں سیّد الاولیاء امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے۔(ت)

وحدیث ۱۲:

دع عنك قول معاذفان اللہ یباھی بہ الملئکۃ قالہ لرجل قال لہ معاذبن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ تعال حتی نؤمن ساعۃ فشکاہ الرجل الی النبی صلی اللہ	قولِ معاذ کو چھوڑو (یعنی قولِ معاذ کو برانہ جانو) کیونکہ اللہ تعالٰی ملائکہ میں اس کے ساتھ فخر فرماتا ہے۔ یہ بات آپ نے اس شخص سے فرمائی جسے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا تھاکہ آؤ ہم ایک گھڑی ایمان

[7] مسند احمد بن حنبل بقیہ حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۶/ ۴۵۰، نوادرالاصول الاصل الحادی والعشرون فی خصوصیۃ ھذہ الامۃ مطبوعہ دارصادر بیروت ص۲۹و۳۳

[8] حلیۃ الاولیاء فصائل ومناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دارالکتاب العربیہ بیروت ۱/ ۷۲

تعالٰی علیه وسلم ،وقال اومانحن بمؤمنین ،فقال له رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ذلک[9]۔اخرجه سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی الله تعالٰی عنه۔	لائیں اس شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کیا ہم اہلِ ایمان نہیں؟ اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مذکورہ جملہ فرمایا تھا۔اس کو سیّدی محمد بن علی ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔(ت)

وحدیث ۱۳:

کان عبدالله بن رواحة رضی الله تعالٰی عنه اذالقی الرجل من اصحاب النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلّم یقول تعال نؤمن بربناساعة فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال یا رسول الله الاتری الی ابن رواحة یرغب عن ایمانك الی ایمان ساعة فقال النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم یرحم الله ابن رواحة انه یحب المجالس التی تباهی بها الملئکة علیهم السلام[10]۔ رواه احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه۔	حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالٰی کا معمول تھا جب بھی کسی صحابیِ رسول سے ملاقات ہوتی تو کہتے آؤ ہم اپنے رب کے ساتھ ایک گھڑی ایمان لائیں،ایک دن آپ نے یہی بات ایک شخص سے کہی تو وہ ناراض ہوگیااور بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے عبداللہ بن رواحہ کے بارے میں نہیں سنا وہ توآپ پر ایمان لانے کے بجائے ایک گھڑی ایمان کی طرف رغبت دلاتا ہے۔نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن رواحہ پر اللہ تعالٰی رحم فرمائے وہ ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے جس پر ملائکہ بھی فخر کرتے ہیں۔اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔(ت)

وحدیث ۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ:

حفظت عن رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم وعائین فاما احدهما	میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے علم کے دو ۲ برتن حاصل کئے ہیں ایک کو بیان کرتا ہوں اگر

[9] نوادر الاصول الاصل الثانی والسبعون فی الذکر الخفی مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۱۱۰

[10] مسند احمد بن حنبل از مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/ ۲۶۵

فبثثته، واماالأخر فلو بثثته قطع هذا البُلعُومُ [11]۔ اخرجه البخاری۔	دوسرا بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔اس کو بخاری نے روایت کیا ہے(ت)

وآیت:

یَدُاللہِ.. .... [12]	ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔(ت)

وآیت:

....اِ.... ·اللہَ ... [13]	اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی تم نے نہ پھینکی بلکہ اللہ تعالٰی نے پھینکی تھی۔(ت)

وآیت:

....جُہُا.. [14]	تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمھاری طرف متوجہ ہے(ت)

وآیت:

....حُمِنْ..........·ا. اِ... [15]	تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمھیں اس کا علم نہ ملا مگر تھوڑا۔(ت)

وآیت:

.... [16]	(تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا) جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔(ت)

وآیت:

..اِ. ....ا. [17] ....ا. [18]	کہا آپ میرے ساتھ ہر گز نہ ٹھہر سکیں گے، اور اس بات پر کیونکر صبر کرینگے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔(ت)

---

[11] صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ اصح المطابع کراچی ۱/ ۲۳

[12] القرآن ۴۸/ ۱۰

[13] القرآن ۸/ ۱۷

[14] القرآن ۲/ ۱۱۵

[15] القرآن ۱۷/ ۸۵

[16] القرآن ۱۸/ ۶۵

[17] القرآن ۱۸/ ۶۷

[18] القرآن ۱۸/ ۶۸

وآیت :

....فَلَا تَسْـَٔلْنِیْ .شَیْءٍ ..حٰتّٰۤی ..مِنْهُ ..[19]	کہا تواگرآپ میرے ساتھ رہتے تو مجھ سے کسی بات کو نہ پُوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں (ت)

وآیت :

فَانْطَلَقَا..اِ.ا.ا..ا.......اَخَرَ. .. ..اِمْرًا..[20]. .لَ اَ. اَقُلْ.... ....[21]	اب دونوں چلے یہاں تک کہ جب کشتی میں سوار ہوئے تو اس بندہ نے اسے چیر ڈالا موسی علیہ السلام نے کہا کیا تم نے اسے اس لیے چیرا ہے کہ اس کے سواروں کو ڈبو دوں بے شک یہ تم نے بہت بری بات کی کہا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے۔(ت)

وآیت :

فَانْطَلَقَا.حَتّٰۤی اِ.ا.غُلٰمًا...لَ... ....[22] .لَ اَ. اَقُلْ.......[23]	پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ایک لڑکا ملا اس بندہ نے اسے قتل کردیا ۔موسٰی علیہ السلام نے کہا کیا تم نے ایک سُتھری جان بے کسی جان کے بدلے قتل کردی، بیشک تم نے بہت بُری بات کی، کہا میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ نہ ٹھہر سکیں گے (ت)

وآیت :

.لَ.ا.اقُ.... .نَبِّئُكَ بِتَاْ.یْلِ مَا....ا.[24]	کہا یہ (وقت) میری اور آپ کی جدائی کا ہے اب میں آپ کو ان باتوں کا پھیر (یعنی علت ووجہ) بتاؤں گا جن پر آپ سے صبر نہ ہوسکا۔(ت)

---

[19] القرآن ۱۸/ ۷۰
[20] القرآن ۱۸/ ۷۱
[21] القرآن ۱۸/ ۷۲
[22] القرآن ۱۸/ ۷۴
[23] القرآن ۱۸/ ۷۵
[24] القرآن ۱۸/ ۷۸

وآیت:

....عَنْ اَمْرِ......یٰلُ.. ....ا[25]	اور یہ کچھ مین نے اپنے حکم سے نہ کیا، یہ پھیر (علت ووجہ) ہے ان باتوں کا جس پر آپ سے صبر نہ ہوسکا (ت)

وغیرہ ذلک آیت واحادیث سمجھ والوں کے لئے علمِ باطن اور اُس کے رجال ومضائق مجال وحقائق ،اقوال ودقائق افعال کا پتا دینے کو بہت ہیں،

...............[26]	اور جسے اللہ تعالٰی نور نہ دے اُس کے لئے کہیں نور نہیں (ت)

یا نہ اس بحر عمیق کے لئے ساحل ،نہ یہ حضرات اُس کی سیر کے قابل ،نہ اس معنی سے اصل غرض سائل، لہٰذا فقیر این وآں سے قطع نظر کرکے نفس مرام مسئول عنہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے یعنی نماز میں حضرات غیر مقلدین کی اقتداء کا حکم کیا ہے ،اور ازانجا کہ اسکی تنقیح اُن کی کشف بعض بدعات پر موقوف ،لہٰذا اس بارے میں ایک اجمالی مقدمہ لکھ کر عنانِ قلم جانب جواب مصروف ،ہرچند اس باب میں علماء متعدد تحریریں کرچکے مگر میں امید کرتا ہوں کہ بحول اللہ تعالٰی یہ موجز تحریر کافی وکافل وافی وکامل شافی ونافع صافی و ناصع واقع ہو وباللّٰہ التوفیق وبہ الوصول الٰی ذری التحقیق انہ نعم المولٰی ونعم المعین وَالحمد للّٰہ رب العٰلمین۔

مقدمہ فی الکلام الاجمالی علی بدعۃ غیر المقلدین

یامعشر المسلمین یہ فرقہ غیر مقلدین کہ تقلید ائمہ دین کے دشمن اور بیچارہ عوام اہل اسلام کے رہزن ہیں،مذاہب اربعہ کو چوراہا بتائیں ائمہ وہدٰی کو احبار ورہبان ٹھہرائیں، سچّے مسلمانوں کو کافر مشرک بنائیں،قرآن وحدیث کی آپ سمجھ رکھنا،ارشاداتِ ائمہ کو جانچنا پرکھنا ہر عامی جاہل کا کام کہیں، بے راہ چل کر ،بیگانہ مچل کر ،حرامِ خدا کو حلال کردیں حلال خدا کو حرام کہیں ،ان کا بدعتی بدمذہب گمراہ بے ادب ضال مضل غوی مبطل ہونا نہایت جلی واظہر بلکہ عن الانصاف یہ طائفہ تالفہ بہت فرق اہل بدعت سے اشرّ واضرّ واشنع وافجر کما یخفی علی ذی بصر (جیسا کہ کسی بھی صاحب بصیرت پر مخفی نہیں۔ت) صحیح بخاری شریف میں تعلیقًا اور شرح السنۃ امام بغوی وتہذیب الآثار امام طبری میں موصولًا وارد:

کان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال	یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما خوارج کو بدترین

[25] القرآن ۱۸/ ۸۲

[26] القرآن ۲۴/ ۴۰

انّهم انطلقوا الی اٰیاتٍ نزلت فی الکفار فجعلوھا علی المؤمنین [27] ۔	خلق اللہ جانتے کہ انہوں نے وہ آیتیں جو کافروں کے حق میں اتریں اُٹھاکر مسلمانوں پر رکھ دیں۔

بعینہٖ یہی حالت ان حضرات کی ہے۔آیہ کریمہ :

.... اَ........اَ........ا. [28]	انھوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ تعالٰی کے سوا خدا بنا لیا۔(ت)

کہ کفار اہل کتاب اور اُن کے عمائد وار باب میں اُتری ہمیشہ یہ بیباک لوگ اہلسنت وائمہ اہلسنت کو اس کا مصداق بتاتے ہیں۔علامہ طاہر پر رحمت غافر کہ مجمع بحار الانوار میں قول ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نقل کرکے فرماتے ہیں:

قال المذنب تاب الله علیه واشرمنهم من یجعل اٰیات الله فی شرار الیهود علی علماء الامة المعصومة المرحومة طهر الله الارض عن رجسهم ۔ [29]	مذنب کہتا ہے اللہ تعالٰی س پر رحم فرمائے ،ان خارجیوں سے بدتر وُہ لوگ ہیں کہ اشرار یہود کے حق میں جو آیتیں اُتریں انھیں امّت محفوظ مرحومہ کے علماء پر ڈھالتے ہیں اللہ تعالٰی زمین کو اُن کی خباثت سے پاک کرے(ت)

اصل اس گروہ ناحق پژدہ کی نجد سے نکلی، صحیح بخاری شریف میں ہے:

عن نافع عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما قال ذکر النبی صلی الله تعالٰی علیه وسلم فقال اللّٰهم بارك لنا فی شامنا اللهم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول الله وفی نجدنا قال اللّٰهم بارك لنا فی شامنا اللهم بارك لنا فی یمننا قالوا یارسول الله وفی نجدنا فاظنّه قال فی الثالثة هناك الزلزال والفتن وبها یطلع قرن الشیطان۔ [30]	نافع سے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضور پُر نور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دُعا فرمائی الٰہی ! ہمارے لئے برکت دے ہمارے شام میں ، ہمارے لئے برکت رکھ ہمارے یمن میں ، صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ! ہمارے نجد میں حضور نے دوبارہ وہی دُعا کی الٰہی ! ہمارے لئے برکت کر ہمارے شام میں الٰہی ! ہمارے لیے برکت بخش ہمارے یمن میں ، صحابہ نے پھر عرض کی یارسول اللہ ہمارے نجد میں۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی فرماتے ہیں میرے گمان میں تیسری دفعہ حضور نے نجد کی نسبت فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہیں سے نکلے گا شیطان کا سینگ(ت)

---

[27] الصحیح البخاری کتاب استتابہ المعاندین باب قتال الخوارج والملحدین الخ ، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۱

[28] القرآن ۹/ ۳۱

[29] مجمع بحار الانوار تحت لفظِ حدیث مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱/ ۲۴۲

[30] الصحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الفتنہ من قبل المشرق مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۰۵۰،الصحیح البخاری باب ما قیل فی الزلزال والآیات الفتنہ من قبل المشرک مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۴۱

اس خبرِ صادق مخبر صادق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مطابق عبدالوہاب نجدی کے پسر واتباع نے بحکم آنکہ ع پدر اگر نتواند پسر تمام کند (باپ اگر نہ کر سکا تو بیٹا تمام (مکمل) کردے گا)
تیرھویں صدی میں حرمین شریفین پر خروج کیا اور ناکردنی کاموں ناگفتنی باتوں سے کوئی دقیقہ زلزلہ وفتنہ کا اُٹھانہ رکھا،

..۔ا۔یِنَ..اَ.....[31]	اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔(ت)

حاصل اُن کے عقائد زائغہ کا یہ تھا کہ عالم میں وہی مشت ذلیل موحد مسلمان ہیں باقی تمام مومنین معاذاللہ مشرک۔ اسی بناء پر انھوں نے حرمِ خدا وحریمِ مصطفٰی علیہ افضل الصلوٰۃ والثناء کو عیاذًا باللہ دارالحرب اور وہاں کے سُکّان کرام ہمسائیگانِ خدا و رسول کو (خاکم بدہانِ گستاخاں) کافر ومشرک ٹھہرایا اور بنامِ جہاد وخروج کرکے لوائے فتنہ عظمٰی پر شیطنت کبرٰی کا پرچم اُڑایا۔ علّامہ فہامہ خاتمۃ المحققین مولٰنا امین الدین محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے کچھ تذکرہ اس واقعہ ہائلہ کا فرمایا ردالمحتار حاشیہ درمختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیرِ بیانِ خوارج فرماتے ہیں:

کماوقع فی زماننا فی اتباع بن عبدالوہاب الذین خرجو امن نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقاد ھم مشرکون واستباحوا بذلك قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفربھم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف[32]۔ والحمد للہ رب العٰلمین۔	یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر اُن کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان اور جو اُن کے مذہب پر نہیں وہ مشرک ہیں اس وجہ سے انھوں نے اہلسنّت وعلمائے اہلسنت کا قتل مباح ٹھہرالیا یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے اُنکی شوکت توڑ دی اور اُن کے شہر ویران کئے اور لشکرِ مسلمین کو اُن پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں۔

[31] القرآن، ۱۲۷/۷

[32] ردالمحتار کتاب الجہاد مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۳۳۹/۳

غرض یہ فتنہ شنیعہ وہاں سے مطرود اور خدا اور رسول کے پاک شہروں سے مدفوع و مردود ہو کر اپنے لئے جگہ ڈھونڈتا ہی تھا کہ نجد کے ٹیلوں سے اس دار الفتن ہندوستان کی نرم زمین اسے نظر پڑی، آتے ہی یہاں قدم جمائے، بانی فتنہ نے کہ اس مذہب نامہذب کا معلم ثانی ہوا وہی رنگ آہنگ کفر و شرک پکڑا کہ ان معدودے چند کے سوا تمام مسلمان مشرک، یہاں یہ طائفہ بحکم اِ۔ا۔یْنَ۔۔ا۔۔۔ كَانُوْا۔[33] (وُہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں جُدا جُدا راہیں نکالیں اور کئی گروہ ہوگئے۔ت)

خود متفرق ہوگیا ایک فرقہ بظاہر مسائل فرعیہ میں تقلید ائمہ کا نام لیتا رہا دوسرے نے　ع

قدمِ عشق پیشتر بہتر

(عشق کا قدم آگے بڑھانا ہی بہتر ہے)

کہہ کر اسے بھی بالائے طاق رکھا، چلئے آپس میں چل گئی وہ انھیں گمراہ یہ اُنھیں مشرک کہنے لگے مگر مخالفتِ ہلسنت و عداوت اہلِ حق میں پھر ملت واحدہ رہے، ہر چندان اتباع نے بھی تکفیر مسلمین میں اپنی چلتی گئی نہ کی لیکن پھر کلام الامام امام الکلام (امام کا کلام، کلام کا امام ہوتا ہے۔ت) ان کے امام و بانی و ثانی کو شرک و کفر کی وہ تیز و تند چڑھی کہ مسلمانوں کے مشرک کافر بنانے کو حدیث صحیح مسلم: لا یذھب اللیل والنھار حتی یعبد اللات والعزّی (الٰی قولہ) یبعث اللّٰہ ریحاطیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الٰی دین اٰبائھم[34] مشکٰوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ شرار الناس[35] سے نقل کرکے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جمادی جس میں حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ "زمانہ فنا نہ ہوگا جب تک لات و عزّٰی کی پھر سے پرستش نہ ہو اور وُہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اُٹھالے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائے گی"۔ اس حدیث کو نقل کرکے صاف لکھ دیا سو پیغمبرِ خدا کے فرمانے کے موافق ہوا، انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون۔

ہوشمند نے اتنا بھی نہ دیکھا کہ اگر یہ وہی زمانہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی تو واجب ہُوا کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام و نشان باقی نہ ہو بھلے مانس اب تُو اور تیرے

---

[33] القرآن ۶/ ۱۵۹

[34] صحیح مسلم کتاب الفتن واشتراط الساعۃ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۳۹۴

[35] مشکٰوۃ المصابیح کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ الاعلٰی شرار الناس مطبوعہ مجتبع مجتبائی دہلی ص ۴۸۰

ساتھی کدھر بچ کر جاتے ہیں، کیا تمھارا طائفہ دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بھی انہیں شرار الناس وبدترین خلق میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان کا نام نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں مصروف ہیں، سچ آیا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ **حبك الشیئ یعمی و یصم**[36] (شیئ کی محبت تجھے اندھا اور بہرا کردے گی۔ت) شرک کی محبت نے اس ذی ہوش کو ایسا اندھا بہرا کردیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا، غرض تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ پرائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار ہوجائے، اور اس بیباک چالاک کی نہایت عیاری یہ ہے کہ اُسی مشکوٰۃ کے اُسی باب **لاتقوم الساعۃ الاعلی شرار الناس**[37] میں اسی حدیث مسلم کے برابر متصل بلافصل دوسری حدیث مفصل۔ اسی صحیح مسلم کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے وُہ موجود تھی جس سے اس حدیث کے معنٰی واضح ہوتے اور اُس میں صراحۃً ارشاد ہوا تھا کہ یہ وقت کب آئے گا اور کیونکر آئے گا اور آغاز بُت پرستی کا منشا کیا ہوگا، وہ حدیث مختصراً یہ ہے:

وعن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یخرج الدجال فی اُمتی فیمکث اربعین فیبعث اللہ عیسی بن مریم فیھلکه ثم یمکث فی الناس سبع سنین لیس بین اثنین عداوۃ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجه الارض احد فی قلبه مثقال ذرّۃ من خیر او ایمان الاقبضته حتی لوان احدکم دخل	یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پُرنور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امّت میں دجّال نکل کر چالیس عـــہ تک ٹھہرے گا پھر اللہ تعالیٰ عیسٰی بن مریم علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا وُہ اُس کو ہلاک کریں گے پھر سات برس تک لوگوں میں اس طرح تشریف رکھیں گے کہ کوئی دو۲ دل آپس میں عداوت نہ رکھتے ہوں گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا کہ روئے زمین پر جس دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان

عـــہ: راوی نے کہا مجھے نہیں معلوم کہ چالیس ۴۰ دن فرمایا یا برس انتہی، اور دوسری حدیث میں چالیس دن کی تصریح ہے کہ پہلا دن سال بھر کا، دوسرا ایک مہینہ کا، تیسرا ایک ہفتہ کا، باقی دن عام دنوں کی طرح رواہ مسلم عن النواس بن سمعان رضی اللہ تعالٰی عنه فی حدیث طویل ۱۲ منہ (م) (اسے امام مسلم نے حدیث طویل میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ت)

[36] مسند احمد بن حنبل باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۵/ ۱۹۴

[37] مشکوٰۃ المصابیح کتاب الفتن باب لاتقوم الساعۃ الخ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۴۸۰

فی کبد جبل لدخلته علیه حتی تقبضه قال فیبقی شرار الناس فی خفة الطیر واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولاینکرون منکرا فیتمثل لهم الشیطان فیقول الاتستحیون فیقولون فما تأمرنا فیامرهم بعبادة الاوثان ثم ینفخ فی الصور[38] (ملخصاً)۔(رواہ مسلم)	ہوگا اس کی روح قبض کرلے گی یہاں تک کہ اگر تم میں کوئی پہاڑ کے جگر میں چلا جائے گا تو وہ ہوا وہاں جا کر بھی اُس کی جان نکال لے گی اب بدترین خلق باقی رہ جائیں گے فسق و شہوت میں پرندوں کی طرح ہلکے سُبک اور ظلم و شدّت میں درندوں کی طرح گراں و سخت جو اصلاً نہ کبھی بھلائی سے آگاہ ہوں گے نہ کسی بدی پر انکار کریں گے شیطان ان کے پاس آدمی کی شکل بن کر آئے گا اور کہے گا تمہیں شرم نہیں آتی یہ کہیں گے تم ہمیں کیا حکم کرتا ہے وہ اُنھیں بُت پرستی کا حکم دے گا اس کے بعد نفخ صور ہوگا۔(ملخصًا)۔

عیار ہوشیار اس حدیث کو الگ بچاگیا کہ یہاں تو سارے مکر کی قلعی کُھلتی اور صاف ظاہر ہوتا کہ حدیث میں جس زمانے کی خبر دی ہے وُہ بعد خروج وہلاک دجال وانتقال عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آئے گا اُس وقت کے لئے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان نہ رہے گا جس طرح[۹] احمد و مسلم و ترمذی کی حدیث میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے آیا سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتقوم الساعة حتی لایقال فی الارض الله الله[39]۔	قیامت نہ آئے گی جب تک زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا رہے۔

اللہ اللہ یہ حدیث بھی مشکوٰۃ بحوالہ مسلم اسی باب کے شروع میں ہے مزوّر چالاک دلدادہ اشراک برابر کی حدیثیں نقل کرتا تو مسلمانوں کو کافر مشرک کیونکر بناتا اور اس جھوٹے دعوے کی گنجائش کہاں سے پاتا اپنے زمانے کی نسبت کہہ دیا: سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔ مسلمان دیکھیں کہ جو عیار صریح واضح متداول حدیثوں میں ایسی معنوی تحریفیں کریں بے پر کی اڑانے میں اپنے باطنی معلم کے بھی کان کتریں جھوٹے مطلب دل سے بنائیں اور انھیں مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مقصود ٹھہرائیں حالانکہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم متواتر حدیث میں ارشاد فرمائیں:

[۲۰] من کذب علیّ متعمدا فلیتبوا مقعدہ	جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا

[38] صحیح مسلم کتاب الفتن باب الدجال مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۴۰۳

[39] صحیح مسلم باب ذہاب الایمان آخرالزمان مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۸۴، مسند احمد بن حنبل از مسند انس رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/ ۱۰۷،۲۰۱،۲۶۸

من النّار۔[40]	دوزخ میں بنالے۔(ت)

ایسوں کا مذہب معلوم اور عمل بالحدیث کا مشرب معلوم ع

قیاس کُن ز گلستان شان بہارِ شاں

جب اصول میں یہ حال ہے تو ظاہر ہے کہ فروع مسائل فقہیہ میں حدیثوں کی کیا کچھ گت نہ بناتے ہوں گے۔ پھر دعوی یہ ہے کہ ہم تو خیر البریہ یعنی قرآن اور قولِ خیر البریہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یعنی حدیث پر چلتے ہیں، سبحٰن اللہ یہ منہ اور یہ دعوی۔

۲۱سچ فرمایا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے:

یأتی فی اٰخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام یقولون من خیر قول البریۃ یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیۃ لایجاوز ایمانھم حناجرھم[41]۔اخرجه البخاری ومسلم وغیرھما عن امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجھه واللفظ للبخاری فی فضائل القراٰن من الجامع الصحیح۔	آخر زمانہ میں کچھ لوگ حدیث السن سفیہ العقل آئیں گے کہ اپنے زعم میں قرآن یا حدیث سے سند پکڑیں گے وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے ایمان ان کے گلوں سے نیچے نہ اُترے گا۔اسے بخاری ومسلم اور دیگر محدثین نے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے روایت کیا اور مذکورہ الفاظ حدیث جامع صحیح للبخاری کے باب فضائل القرآن سے لئے گئے ہیں۔

واقعی یہ لوگ اُن پُرانے خوارج کے ٹھیک بقیہ و یادگار ہیں وہی مسئلے وہی دعوے وہی انداز وہی تیرے، خارجیوں کا داب تھا، اپنا ظاہر اس قدر متشرع بناتے کہ عوام مسلمین انہیں نہایت پابندِ شرع جانتے پھر بات پر عمل بالقرآن کا دعوی عجب دام درسبزہ تھا مسلک وہی کہ ہمیں مسلمان ہیں باقی سب مشرک۔ یہی رنگ ان حضرات کے ہیں آپ موحد اور سب مشرکین، آپ محمدی اور سب بددین، آپ عامل بالقرآن والحدیث اور سب چنیں وچناں بزم خبیث، پھر ان کے اکثر مکلبین ظاہری پابندی شرع میں خوارج سے کیا کم ہیں اہلسنّت کان کھول کر سُن لیں دھوکے کی پٹّی میں شکار نہ ہو جائیں، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے صحیح حدیث میں فرمایا:

---

[40] جامع الترمذی باب ماجاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطبوعہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۹۰

[41] صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب من رایا بقراۃ القرآن الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۵۶

تحقرون صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم وعملکم مع عملھم۔[42]	تم حقیر جانوگے اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے سامنے اور اپنے روزے ان کے روزوں کے سامنے اور اپنے اعمال کو اُن کے اعمال کے مقابل۔

باایںہمہ ارشاد فرمایا:

ویقرئون القراٰن لایجاوز حناجرھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ[43]۔ رواہ البخاری ومسلم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	ان اعمال پر ان کا یہ حال ہوگا کہ قرآن پڑھیں گے پر گلوں سے تجاوز نہ کرے گا دین سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ اسے بخاری ومسلم دونوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

پھر شانِ خدا کہ ان مذہبی باتوں میں خارجیوں کے قدم بقدم ہونا درکنا خارجی بالائی باتوں میں بھی بالکل یک رنگی ہے انھیں ابو سعید رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے:

قیل ماسیماھم قال سیماھم التحلیق[44]۔ رواہ البخاری ولیس بعدہ فی الجامع الصحیح الاحدیث واحد۔	عرض کی گئی: یارسول اللہ! اُن کی علامت کیا ہوگی؟ فرمایا سر منڈانا۔ یعنی اُن کے اکثر سر مُنڈے ہونگے عـــہ۔ اسے بخاری نے روایت کیا، اس کے بعد جامع صحیح میں فقط ایک حدیث ہے یعنی یہ حدیث صحیح البخاری کی آخری حدیث سے پہلے والی حدیث ہے۔

۲۳بعض احادیث میں یہ بھی آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اُن کا پتا بتایا **مشمّر ی الازار**[45]ف۔ (گھٹنی ازار والے) **او کما ورد عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم** (یا جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی ہوا ہے۔ ت) اللہ تعالٰی کے بے شمار درودیں حضور عالم ماکان ومایکون پر، صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

عـــہ ظاہر ہے علامت قوم سے ہے وہ جو تمام قوم یا اکثر میں ہو ۱۲منہ (م)

---

[42] صحیح البخاری کتاب الفضائل باب من رایابقراۃ القرآن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۵۶

[43] صحیح البخاری کتاب الفضائل باب من رایابقراۃ القرآن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۵۶

[44] صحیح البخاری کتاب الفضائل باب من رایابقراۃ القرآن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۷۵۶،۵۸

[45] صحیح البخاری کتاب التوحید باب قراۃ الفاجر والمنافق الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۱۱۲۸

ف: بلکہ ۶۲۴ پر دیگر چند علامات کا بھی ذکر ہے پوری عبارت یوں ہے: غائر العینین مشرف الوجنتین ناشز الجبھۃ کث اللحیۃ محلوق الرأس مشمر الازار۔ اس حدیث میں گستاخ رسول کی علامتوں کا ذکر ہے۔ ***نذیر احمد***

بالجملہ یہ حضرات خوارج نہروان کے رشید پس ماندے بلکہ غلو وبیباکی میں اُن سے بھی آگے ہیں یہ انھیں بھی نہ سوجھی تھی کہ شرک وکفر تمام مسلمین کا دعوی اس حدیث سے ثابت کر دکھاتے جس سے ذی ہوش مذکور نے استدلال کیا ع

طرفہ شاگردے کہ میگوید سبق استادرا

(کتنا اچھا شاگرد کہ استاد کو بھی سبق سکھاتا ہے)

مگر حضرتِ حق عزوجل کا حسنِ انتقام لائق عبرت ہے چاہ کن راچاہ درپیش **من حفر بیرا لاخیہ فقد وقع فیہ** (جو شخص کسی کے لئے کنواں کھودتا ہے خود اسی میں گرتا ہے۔ت) حدیث سے سند لائے تھے مسلمانوں کے کافر ومشرک بنانے کو اور بحمد اللہ خود اپنے مشرک وکافر ہونے کا اقرار کرلیا کہ جب یہ وقت وہی ہے کہ روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں تو یہ مستدل بھی انھیں کافروں میں کا ایک ہے قضی الرجل علی نفسہ (آدمی نے اپنے خلاف فیصلہ کیا۔ت) اقرار مرد آزار مرد، المرء مواخذ باقرارہ (آدمی اپنے اقرار پر گرفتار ہوتا ہے۔ت) مدہوش بیچارہ خود کردہ راعلاج نیست میں گرفتار ہُوا، اور مسلمانوں کو تو خدا کی امان ہے اُن کے لئے اُن کے سچے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے سچی بشارت آئی ہے کہ یہ امّتِ مرحومہ ہرگز شرک اور غیر خدا کی پرستش نہ کرے گی۔[۲۴] امام احمد مسند اور ابن ماجہ سنن اور حاکم مستدرک اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور پُر نور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اپنی امّت کی نسبت فرماتے ہیں:

اما انھم لایعبدون شمسا ولاقمرا ولاحجرا ولاوثنا ولکن یراؤن باعمالھم۔[46]	خبردار ہو بیشک وُہ نہ سورج کو پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ بُت کو، ہاں یہ ہوگا کہ دکھاوے کے لئے اعمال کریں گے۔

اسی لئے جب قیامت آنے کو ہوگی اور شرک محض کا وقت آئیگا ہوا بھیج کر مسلمانوں کو اٹھالیں گے **والحمد للہ رب العٰلمین**۔ پھر اہلِ عرب کے لئے خاص مژدہ ارشاد ہوا ہے کہ وہ ہرگز شیطانی پرستش میں مبتلا نہ ہوں گے۔[۲۵] احمد و مسلم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطٰن قد یئس ان یعبدہ المصلون فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم۔[47]	بیشک شیطان اس سے ناامید ہوگیا کہ جزیرہ عرب کے نمازی اُسے پوجیں، ہاں اُن میں جھگڑے اُٹھانے کی طمع رکھتا ہے۔

---

[46] المسند لامام احمد بن حنبل حدیث شداد بن اوس رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارلفکر بیروت ۴/ ۱۲۴

[47] المسند لامام احمد بن حنبل از مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ ۳/ ۳۵۴، صحیح مسلم باب تحریش الشیطان الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۳۷۶، جامع الترمذی باب ماجاء فی التباغض مطبوعہ امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۶

ابویعلٰی ۲حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الشیطان قد یئس ان تعبد الاصنام فی ارض العرب ولکنه سیرضی منکم بدون ذلك بالمحقرات [48] الحدیث۔ واصله عنه عنداحمد والطبرانی بسند حسن۔	یعنی شیطان یہ امید نہیں رکھتا کہ اب زمین عرب میں بُت پوجے جائیں مگر وہ اس سے کم درجہ گناہ تم سے کرادینے کو غنیمت جانے گا جو حقیر وآسان سمجھے جاتے ہیں (الحدیث) اسے امام احمد اور طبرانی نے انھیں سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

بیہقی ۲۷حضرت ۳معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تذکیراً اور ۲۸حضرت ۴عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے تقریراً راوی حضور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے وداع کرتے وقت ارشاد فرمایا:

ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرتکم هذه ولکن یطاع فیما تحتقرون من اعمالکم فقد رضی بذلک [49]۔	یعنی شیطان کو یہ اُمید نہیں کہ اب تمھارے جزیرے میں اس کی عبادت ہو گی ہاں اُن اعمال میں اُس کی اطاعت کروگے جنھیں تم حقیر جانوگے وہ اسی قدر کو غنیمت سمجھتا ہے۔

۲۹امام احمد حضرت ۵عبادہ بن صامت و۶ابودرداء ۳۰رضی اللہ تعالٰی عنہما سے معًا راوی حضور سید الکونین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الشیطان قد یئس ان یعبد فی جزیرۃ العرب [50]۔	بیشک شیطان اس سے مایوس ہے کہ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش ہو۔

یہ چھ ۶صحابیوں کی حدیثیں ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین۔ ہاں انھیں سن کر مسلمان کہے کہ دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا، کفر وشرک جب سے جزیرہ عرب سے نکلے، وہ دن اور آج کا دن پھر ادھر کا منہ کرنا نصیب نہ ہوا **والحمدللہ رب العٰلمین**۔ پھر خطہ مبارکہ حجاز یعنی حرمین طیبین اور ان کے مضافات کے لئے اس سے اجل واعظم بشارت آئی ۳۱جامع ترمذی میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

[48] مسند ابویعلی از مسند عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۵۱۰۰ مطبوعہ دارالقبلۃ جدہ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۵/ ۶۹

[49] شعب الایمان وہو باب فی اخلاص العمل الخ حدیث ۶۸۵۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۵/ ۳۴۰

[50] مسند احمد بن حنبل، حدیث شداد بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ، مطبوعہ دارالفکر بیروت، ۴/ ۱۲۶

سے مروی حضور پُرنور سرورِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الدین لیأرز الی الحجاز کماتأرز الحیۃ الی جحرھا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروّیۃ من الجبل[51]۔	بیشک دین حجاز کی طرف ایسا سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بِل کی طرف، اور بیشک دین حرمین طیّبین کو ایسا اپنا مسکن ومامن بنائے گا جیسے پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کو۔

پھر مدینہ امینہ کا کہنا ہی کیا کہ وُہ تو خاصوں کا خاص اور دینِ متین کا اول وآخر ملجا ومناص ہے صلی اللہ تعالٰی علی من جعلھا ھکذا وبارک وسلم (اللہ تعالٰی اس ذاتِ اقدس پر رحمتیں برکتیں اور سلام نازل فرمائے جس نے شہر مدینہ کو یہ شرف بخشا۔ت) اُس کی نسبت بالتخصیص ارشاد ہوا۔

ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کماتأرز الحیۃ الی جحرھا[52]۔ رواہ الائمۃ احمد والبخاری ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ وفی الباب عن سعد بن ابی وقاص وغیرہ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔	بیشک ایمان مدینے کی طرف یُوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بِل کی طرف۔اسے ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔اس معاملہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم سے بھی حدیث مروی ہے۔

انصاف کیجئے تو صرف یہی حدیثیں اور اُن کی مثال ان سفہا کے ابطال مذہب میں کافی ووافی وبرہان شافی کہ اگر ان کا مذہب حق ہے تو اہل مدینہ واہلِ مکّہ واہلِ حجاز واہل عرب اہل بلاد دارالاسلام سب کے سب معاذاللہ مشرکین بے دین ہیں اور مسلمان یہی ہند کے چند بے لجام کثیر الحیف یا نجد کے بعض بے مہار بقیۃ السیف انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ اسی طرح وُہ متواتر حدیثیں ان کی مبطل مذہب جن میں ارشاد ہُوا کہ اس امّتِ مرحومہ کا بڑا حصہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہ ہوگا، میں اُن کی وفور کثرت وکمال شہرت کے سبب یہاں اُن کی نقل سے دست کشی کرتا ہوں ان شاء اللہ تعالٰی تحریر جداگانہ میں اُن کی شوکتِ قاہرہ کو جلوہ دیا جائے گا، ہر مسلمان اور یہ حضرات خود بھی جانتے ہیں کہ تمام بلادِ اسلامیہ میں اُمّتِ مرحومہ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے کروڑوں اربوں آدمی بارک اللہ تعالٰی

---

[51] جامع الترمذی باب ماجاء ان الاسلام بدأ غریبًا الخ مطبوعہ امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۲/ ۸۷

[52] صحیح البخاری باب الایمان یأرز الی المدینہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۵۲

فیھم و علیھم (اللہ تعالٰی ان میں اور ان پر برکت نازل کرے۔ت) اس نئے مذہب سے منزّہ و بری ہیں اس کے نام لیوا فقط یہی ذلیل و قلیل مشتے چند ہندی و نجدی ہیں طرفہ یہ کہ اُن کے بعض مکلبین اپنی اس شذوذ و قلّت و مخالفت جماعت پر ناز کرتے اور احادیث جماعت و سواد اعظم کے مقابل آیہ ·لَوْ·····ا···[53] (اگر تجھے خبیث کی کثرت تعجب میں نہ ڈال دے۔ت) پڑھتے ہیں۔ یہ کیدان صاحبوں نے کہ تمام مذاہب باطلہ کے عطر مجموعہ میں حضرات روافض سے اڑایا وہ اپنی ذلّت و قلّت کو اپنی حقانیت کی حجت ٹھہراتے اور آیاتِ قرآنیہ میں یونہی تحریفیں کرکے خواہی نخواہی مدعا پر جماتے ہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ اثناء عشریہ میں فرماتے ہیں:

کید یازدہم آنکہ گویند مذہب اثنا عشریہ حق ست زیرا کہ اثنا عشریہ قلیل وذلیل اند واہل سنّت کثیر و عزیز وخدائے تعالٰی درحق اہل حق می فرماید وَقَلِيْلٌ مَّاهُمْ ودریں تقریر تحریف کلام اللہ است زیرا کہ حق تعالٰی درحق اصحاب الیمین فرمودہ است ··اَلَّا ·······ا······واگر قلّت وذلت موجب حقیقت شود باید کہ نواصب وخوارج احق واولٰے بحق باشند کہ بسیار قلیل وذلیل اند بلکہ حق تعالٰی جابجا ظہور وغلبہ وتسلّط درشان اہلِ حق می فرماید ودر احادیث جابجا باتباع سوادِ اعظم ازامت و موافقت باجماعت تاکید فرمودہ اند[54] اھ ملتقطا	گیارھواں فریب ان کا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں مذہب اثنا عشریہ حق ہے کیونکہ اثنا عشریہ تھوڑے اور کمزور، اور اہلسنت کثیر و غالب، اللہ تعالٰی نے اہل حق کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا وہ بہت تھوڑے ہیں۔ اس گفتگو میں اللہ تعالٰی کے کلام میں تحریف ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے اصحاب یمین کے بارے میں فرمایا: اگلوں میں ایک بڑا گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ۔ اگر قلّت وذلت حق ہونے کے زیادہ لائق ہیں کہ وہ بہت ہی تھوڑے اور نہایت ہی کمزور ہیں، بلکہ خود اللہ تعالٰی نے جابجا اہل حق کے غلبہ، تسلط اور ظہور کا ذکر کیا ہے اور احادیث میں جابجا امّت کے سوادِ اعظم کی اتباع اور موافقت باجماعت کی تاکید کی گئی ہے اھ تلخیصًا (ت)

لطف یہ ہے کہ اس کے بعد جو شاہ صاحب نے روافض کے حالات اور اُن کی بدمذہبی کے ثمرات لکھے کہ:

ہیچ ملک ناحیہ راازکفار بدست نیاوردہ و دارالاسلام نساختہ بلکہ اگر گاہے ایشاں راریاست ناحیہ بدست	انھوں نے کسی ملک کو کفار سے چھڑا کر دارالاسلام نہیں بنایا اگر کبھی ان کے قبضہ میں کوئی ریاست آئی بھی تو

[53] القرآن ۵/ ۱۰۰

[54] تحفہِ اثناعشریہ فصل دوم درمکائد جزئیہ روافض الخ کید یازدہم مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

آمدہ با کفار مداہنتہ نمودہ ودارالاسلام رادارالکفر ساختہ اند ہرگاہ درملکے تشیّع رائج شد فتنہ وفساد ونفاق فیما بین فوج فوج باریدہ، حالت ہندوستان باید دید وحالت ملک عرب وشام وروم راباد ے باید سنجید [55] اھ ملخصًا	انھوں نے مداہنت بالکفّار سے کام لیتے ہوئے دارالاسلام کو دارالکفر بنادیا، جہاں کسی ملک میں اہلِ تشیّع کا غلبہ ہُوا فتنہ وفساد اور نفاق کے باعث لوگ آپس میں گروہوں میں بٹ گئے، ہندوستان کی حالت دیکھ لو اور ملک عرب، شام اور روم کو اس پر قیاس کرلو اھ ملخصًا(ت)

یہ سب باتیں بھی حروف بحرف اس طائفہ جدیدہ پر منطبق، اول تو انھیں نکلے ایسے کے دن ہوئے تاہم جب سے سر اُبھارا سارا غصّہ مسلمانوں ہی پر اتارا ہمیشہ مسلمانوں کو مشرک کہا مسلمانوں ہی کے قتل وغارت کا حوصلہ رہا، آخر کچھ دنوں شوکت بھی پائی۔ فوج وجمعیت بھی ہاتھ آئی ، پھر کون سا ملک کافروں سے لیا کون سا حملہ مشرکوں پر کیا ہاں خدا و مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے شہروں کو دارالحرب بتایا، لا الٰہ الاّ اللہ محمد رسول اللہ ماننے والوں کا خون بہایا، آدمی کو جب قوّت ملتی ہے دل کی دبی بھڑک کر جلتی ہے جن سے غیظ تھا اُنھیں پر ٹوٹے، خدا و مصطفٰی کے شہر لوٹے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وسیعلم الظالم این المثوی (عنقریب ظالم جان لے گا کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے۔ت) جب وہاں ان کا ستارہ لشکر سلطانی نے گرفتار بیت الوبال کیا ان آزاد بلاد نے جہاں نہ کوئی پُرسان سنّت نہ خبرگانِ ملّت اُنھیں حبلک علی غاربک (تیری رسّی تیرے کاندھے پر ہے۔ت) کہہ کر لیا قدموں کی برکت کہاں جائے۔ جب نجد اجاڑ کر ہند میں آئے یہاں اُن کے دم سے جو فتنہ وفساد پھیلے، باہم مسلمانوں میں نفاق وشقاق کے چشمے ابلے، ظاہر وعیاں ہیں، کس پر نہاں ہیں، خصوصًا اُن شہروں کو تو پوری شامت جن میں اُن کے عمائد کی کثرت کچھ دین قدیم پر جھگڑ رہے ہیں کچھ بگڑ گئے کچھ بگڑ رہے ہیں، باپ سنّی ذریّت وہابی ، شوہر سنّی عورت وہابی، گھر گھر فتنے آئے دن فساد، عیش منغص چین برباد، ابتداءً بانی ثانی نے بھی وہی رنگ جمائے، بلاد اسلام دارالکفر ٹھہرائے، جس سال نجد میں ان کے اکابر کا قلع قمع ہُوا اوپر سُن چکے کہ ۱۲۳۳ھ تھا اُسی سال انھوں نے یہاں کے شہروں پر یہ فتوٰی دیا، امام الطائفہ نے ترغیب جہاد کے ضمن میں لکھا:

ہندوستان را دریں جز و ضمان کہ ۱۲۳۳ دوصدوسی وسوم اکثرش دریں ایام دارالحرب گردیدہ [56]۔	ہندوستان کو اس وقت یعنی ۱۲۳۳ میں کہ اس کا اکثر حصہ دارالحرب قرار دیا جاچکا ہے۔(ت)

[55] تحفہ اثناعشریہ فصل دوم در مکائد جزئیہ روافض الخ کید یازدہم مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

[56] صراطِ مستقیم فصل چہارم افادہ ۵ مطبوعہ المکتبۃ السّلفیہ لاہور ص ۶۵

مگر زمانے نے زیادہ مہلت نہ دی، دل کی حسرت دل ہی میں رہی، اتباع میں کوئی نہ ہوا کہ ٹوٹے جگ کو جوڑے، ناچار زبانِ قلم و قلمِ زبان سے چلے دل کے پھپھولے پھوڑے، تکفیر مسلمین اصل مذہب ہے، کفر شرک تو پہلا لقب ہے، ان کے بعض دلاوروں نے تصریحیں کی ہیں کہ اہلسنت کفار حربی ہیں اُن کے خون ومال حلال بلکہ اس سے زائد شیطانی اقوال، موقع پائیں تو کیا کچھ نہ کر دکھائیں،

بَدَ....مِنْ............اَ..[57]۔ ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ ھو المستعان علٰی کل ذی شر۔	بُغض وبیر اُن کی باتوں سے جھلک اُٹھا اور وہ (غیظ وعناد) جو سینوں میں چھپائے ہیں اور بڑا ہے (ت) اس اللہ کے سوا کوئی طاقت وقوت نہیں رکھتا جو ہر شر کے خلاف مددگار ہے۔ (ت)

غرض کہیں خوارج کی ہمسنگی کہیں روافض سے ہمرنگی ع: مذہب معلوم واہلِ مذہب معلوم اور شاہ صاحب کے اخیر فقرے تو موتیوں میں تولنے کے قابل کہ:

حالت ایران ودکن وہندوستان باید دید وحالت ملک عرب وشام وروم وتوران وترکستان راباوے باید سنجید[58]۔	ایران ودکن اور ہندوستان کی حالت دیکھ لیجئے اور ملک عرب و شام اور روم وتوران وترکستان کو ان پر قیاس کر لینا چاہئے ۔(ت)

واقعی دیکھیے یہاں ان کی آزادی وبے قیدی سے مذہبِ حق پر کتنا ضرر رہے اور وہاں جو عام بلاد میں ان کا نشان نہیں اور نجد میں جو بقیۃ السیف رہے اُن میں سر اُٹھانے کی جان نہیں دین متین کس قوت پر ہے ماشاء اللہ لا قوۃ الاّ باللہ ان صاحبوں سے پوچھیئے آپ بھی شاہ صاحب کی طرح یہ عرب وروم وشام کا ہندوستان سے موازنہ مانیں گے یا ان برکت والے ملکوں کو اس سے بھی بدتر حال میں جانیں گے کہ یہاں آپ کے مذہب کو اشتہار بھی ہے اعلان مشرب کا اختیار بھی ہے اور وہاں تو یہ اعزازِ مذہب جدید کا نام لیا اور آفت رسید والحمد للہ العلی المجید، غرض کہاں تک کہیئے کلام طویل اور فرصت قلیل عرب وعجم کے علمائے اہلسنت شکراللہ تعالٰی مساعیہم الجمیلہ نے بکّرات ومرّات اس طائفہ تالفہ کے رد بلیغ فرمائے، اور فقیر غفراللہ تعالٰی کے بھی متعدد فتاوٰی میں ہر بار کلام تازہ وفوائد جدیدہ بیان میں آئے، یہاں سائل کا جس قدر سے سوال ہے

[57] القرآن ۳/ ۱۱۸

[58] تحفہ اثناعشریہ فصل دوم مکائد جزئیہ روافض الخ کید نمبر ۱۱ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۳۷

اُس کی طرف توجہ کا خیال ہے فاقول مستعینا بالقریب المجیب وما توفیقی الاّ باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

الشروع فی الجواب بتوفیق الملک الوہاب

بلاشبہہ غیر مقلد کے پیچھے نماز مکروہ وممنوع ولازم الاحتراز، اُنھیں بااختیار خود امام کرنا ہر گز کسی سنّی محبِ سنّت وکارہ بدعت کا کام نہیں، اور جہاں وہ امام ہوں اور منع پر قدرت نہ ہو سنّی کو چاہئے دوسری جگہ امام صحیح العقیدہ کی اقتدا کرے حتیٰ کہ جمعہ میں بھی جبکہ اور جگہ مل سکے۔ امام محقق ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں:

یکرہ فی الجمعۃ اذا تعددت اقامتھا فی المصر علی قول محمد وھوالمفتی بہ لانہ بسبیل من التحول[59]۔	امام محمد کے مفتی بہ قول کے مطابق جمعہ میں فاسق وبدعتی کی اقتداء مکروہ ہے جبکہ شہر میں جمعہ متعدد مقامات پر قائم ہوتا ہو کیونکہ اس صورت میں دوسرے مقام پر منتقل ہونا ممکن ہے(ت)

اور اگر بمجبوری اُن کے پیچھے پڑھ لی یا پڑھنے کے بعد حال کھُلا تو نماز پھیر لے اگرچہ وقت جاتا رہا ہو اگرچہ مدّت گزر چکی ہو کما حققہ المولی الفاضل سیّدی امین الدین محمد بن عابدین الشامی رحمہ اللہ تعالٰی فی ردالمحتار (جیسا کہ ہمارے عظیم فاضل سیّدی امین الدین محمد بن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالٰی نے ردالمحتار میں اس کی تحقیق کی ہے۔ت) فقیر غفراللہ تعالٰی اس حکم کو پانچ دلیلوں سے روشن کرتا ہے، وباللہ التوفیق۔

دلیل اوّل: یہ تو خود واضح اور ہماری تقریر سابق سے لائح کہ طائفہ مذکورہ بدعتی بلکہ بدترین اہلِ بدعت سے ہے، اور فاضل علّامہ سیّدی احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالٰی حاشیہ دُرمختار میں ناقل:

من شذّ عن جمھور اھل الفقہ والعلم والسواد الاعظم فقد شذّ فیما یدخلہ	یعنی جو شخص جمہور اہلِ علم وفقہ وسوادِ اعظم سے جُدا ہو جائے وُہ ایسی چیز کے ساتھ تنہا ہوا جو اُسے

[59] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

فی النار فعلیکم معاشر المومنین باتباع الفرقة الناجیة المسماة باہل السنة والجماعة فان نصرة اللہ تعالٰی وحفظه وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه فی مخالفتهم وھذہ الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم فی مذاهب اربعة وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون رحمهم اللہ تعالٰی ومن کان خارجا عن ھذہ الاربعة فی ھذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار[60]۔	دوزخ میں لے جائے گی تو اے گروہ مسلمین! تم پر فرقہ ناجیہ اہلسنّت وجماعت کی پیروی لازم ہے کہ خدا کی مدد اور اُس کا حافظ وکارساز رہنا موافقتِ اہلسنّت میں ہے اور اُس کو چھوڑ دینا اور غضب فرمانا اور دشمن بنانا سنیوں کی مخالفت میں ہے اور نجات والا گروہ اب چار مذاہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت فرمائے اس زمانے میں ان چار سے باہر ہونے والا بدعتی جہنمی ہے۔

علّامہ شامی کا ارشاد گزرا کہ انھوں نے ان کے اسلاف نجد کو خارجیوں میں شمار فرمایا۔ یہ خلاف کہ اصول میں اُن کے مقلد اور فروع میں اعلانِ بے لگامی سے اُن پر بھی زائد کہ وُہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتے تھے یہ اس نام کو بھی سیمائے شرک اور اپنے حق میں دشنام سخت جانتے ہیں کیونکہ خوارج میں داخل اور اپنے اگلوں سے بڑھکر گمراہ ومبطل نہ ہوں گے۔ ان صاحبوں سے پہلے بھی ایک فرقہ قیاس واجتہاد کا منکر تھا جنہیں ظاہر یہ کہتے تھے جن کی نسبت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے لکھا:

داؤد ظاہری ومتابعانش را از اہلسنت شمردن درچہ مرتبہ از جہل وسفاہت است الخ۔	داؤد ظاہری اور اس کے متبعین کو اہل سنّت سے شمار کرنا بڑی جہالت وبیوقوفی ہے الخ (ت)

مگر وہ بیچارے بااینہمہ تقلید کو شرک اور مقلدان ائمہ کو مشرک نہ جانتے تھے جب بتصریح شاہ صاحب انھیں سنّی جاننا سخت جہالت وحماقت ہے تو استغفر اللہ یہ کہ ضلالت میں اُن سے ہزار قدم آگے کیونکر ممکن کہ بدعتی گمراہ نہ ٹھہریں، بالجملہ ان کا مبتدع ہونا اظہر من الشّمس وابین من الامس ہے اور اہلِ بدعت کی نسبت تمام کتب فقہ ومتون وشروح وفتاوٰی میں صریح تصریحیں موجود کہ ان کے پیچھے نماز مکروہ ،اور تحقیق یہ ہے کہ یہ کراہتِ

[60] حاشیہ الطحطاوی علی الدرالمختار کتاب الذبائح مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت ۴/ ۱۵۳

تحریمی ہے یعنی حرام کی مقارب، گناہ کی جالب، اعادہ نماز کی موجب،

کما اثبتنا علیه عرش التحقیق بحول ربنا ولی التوفیق فی تحریرلنا مستقل انیق واجبنا فیه عما یترای من خلاف هذا القول التحقیق بقبول اهل التدقیق ولنذکر طرفا من الکلام افادة لمزیدا لتوثیق۔	جیسا کہ اس پر ہم نے اپنی مستقل تصنیف لطیف میں اپنے رب کے فضل و کرم سے خوب تحقیق کی ہے اور اس محقق قول کے خلاف شبہات کا جواب بڑی دقیق نظر سے دیا ہے ،مزید توثیق کے لئے کچھ گفتگو یہاں کردیتے ہیں۔(ت)

علماء فرماتے ہیں نماز اعظم شعائر دین ہے اور مبتدع کی توہین شرعًا واجب، اور امامت میں اُس کی توقیر و تعظیم مقصود شرع سے بالکل مجانب۔ طبرانی [۳۲]معجم کبیر میں عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موصولًا اور بیہقی [۳۳]شعب الایمان میں ابراہیم بن میسرہ مکّی سے مرسلًا راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام[61]۔	جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

اقول: وباللہ التوفیق اوّلًا ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو۔ حضور [۳۴]سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما جعل الامام لیؤتم به[62]۔رواه الائمة واحمد والبخاری ومسلم وغیرهم عن ام المؤمنین الصدیقة و[۳۵]عن انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنهما۔	امام تو اسی لئے مقرر ہوا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔اس کو ائمہ کرام احمد، بخاری، مسلم وغیرہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ اور انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا ہے۔

اور حدیث میں ہے حضور [۳۶]سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذامُدح الفاسق غضب الرب واهتز لذلك العرش[63]۔رواه الامام ابوبکر ابی الدنیا	جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالٰی غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرشِ الٰہی

فی ذم الغیبة عن انس خادم رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم و[۳۷]ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله تعالٰی عنهما۔	ہل جاتا ہے۔اسے امام ابو بکر بن ابی الدنیا نے کتاب ذم الغیبَت میں حضرت انس خادمِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے اور ابن عدی نے الکامل میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور امام عبدالعظیم منذری زکی الدین علیہ الرحمۃ الٰی یوم الدین نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک ترہیب اس بارے میں لکھی کہ فاسق یا بدعتی کو سردار وغیرہ کلماتِ تعظیم سے یاد نہ کیا جائے،

---

[61] شعب الایمان باب ۲۶ فصل فی مجانبۃ الفسقۃ والمبتدعۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۷/ ۶۱

[62] صحیح البخاری کتاب الاذان باب انما جعل الامام لیوتم بہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۹۵، ۹۲

[63] الکامل لابن عدی ترجمہ س ابن عبداللہ الرقی مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/ ۱۳۰۷اور ۵/ ۱۹۱۷، شعب الایمان مطبوعہ بیروت ۴/ ۲۳۰، تاریخ ابن عساکر مطبوعہ بیروت ۶/ ۴۰، تاریخ بغداد مطبوعہ بیروت ۷/ ۲۹۸اور ۸/ ۴۲۸

حیث قال الترھیب من قولہ لفاسق او مبتدع یا سیّدی اونحوھا من الکلمات الدالۃ علی التعظیم [64]۔	ان کے الفاظ یہ ہیں کہ فاسق یا بدعتی کو یا سیّد وغیرہ تعظیم کے الفاظ سے پکارنا منع ہے۔

پھر اس میں حدیث بریدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نقل کی کہ حضور [۳۸]سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتقولو اللمنافق یاسیّد فانہ ان یکن سید اقد اسخطتم ربکم عزوجل [65]۔رواہ ابوداؤد و النسائی باسناد صحیح [66]۔	منافق کو 'اے سردار' کہہ کر نہ پکارو کہ اگر وہ تمھارا سردار ہُوا تو بیشک تم نے اپنے رب عزّوجل کو ناراض کیا، اسکو ابو داوٗد اور نسائی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور حاکم کے لفظ یہ ہیں:

اذاقال الرجل للمنافق یاسید فقد اغضب ربہ عزوجل [67]۔قلت وھکذااخرجہ البیھقی فی شعب الایمان۔	جب کوئی شخص منافق کو سردار کہہ کر پکارے تو بیشک وُہ اپنے رب عزوجل کو غضب میں لایا میں کہتا ہوں اور یونہی اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔

سبحٰن اللہ! جب فاسق وبدعتی کی زبانی تعریف اور اُنھیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار

[64] الترغیب والترہیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۵۷۹
[65] الترغیب والترہیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۵۷۹
[66] الترغیب والترہیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۵۷۹
[67] الترغیب والترہیب الترہیب من قولہ لفاسق الخ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۵۷۹

ندا کرنا موجبِ غضب الٰہی ہوتا ہے تو اُسے بحالتِ اختیار حقیقۃً امام وسردار بنانا اور آپ اُس کے تابع وپیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجبِ غضب نہ ہوگا اور بے شک جو بات باعثِ غضبِ رحمٰن عزوجل ہو اُس کا ادنٰی درجہ کراہت تحریم ہے۔

ثانیًا ابونعیم [۳۹] حلیہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اھل البدعۃ شر الخلق والخلیقۃ[68]۔	بدعتی لوگ تمام جہان سے بدتر ہیں۔

[۴۰] بیہقی کی حدیث میں ہے حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین[69]۔	اللہ کسی بدمذہب کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ جہاد نہ فرض نہ نفل، بدمذہب اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال۔

[۴۱] امام دارقطنی وابوحاتم محمد بن عبدالواحد خزاعی اپنے جُزء حدیثی میں ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اصحاب البدع کلاب اھل النار[70]۔	اہلِ بدعت دوزخیوں کے کتے ہیں۔

اور ان کے سوا بہت حدیثیں بدمذہبوں کی مذمّت شدیدہ میں وارد ہوئیں اور پُر ظاہر کہ نماز مقام مناجات وراز اور تمام اعمال صالحہ میں معزز وممتاز ہے کیا نظافت ایمانی گوارا کرسکتی ہے کہ ایسی جگہ ایسے اشرار کو بلاعذر اپنا پیشوا وسردار کیا جائے جن کے حق میں سگانِ جہنم وارد ہوا عقلِ سلیم تو یہی کہتی ہے کہ اگر اہلِ بدعت واہوا زمانہ حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم میں ظاہر ہوتے اُن کے پیچھے

[68] حلیۃ الاولیاء، مروی از ابوسعید موصلی، مطبوعہ دارالکتاب العربیہ بیروت ۸/ ۲۸۹

[69] کنزالعمال فصل فی البدع مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/ ۲۳۰، الترغیب والترہیب الترہیب من ترک السنۃ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۸۶، سنن ابن ماجہ باب البدع والجدل مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۶

[70] کنزالعمال فصل فی البدع مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/ ۲۱۸، الجامع الصغیر مع فیض القدیر حدیث ۱۰۷۹ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت ۱/ ۵۲۸

نماز سے ممانعت آتی نہ یہ کہ صرف خلافِ اولیٰ ہے پڑھ لو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ثالثًا بدعتی مبغوضِ خدا ہے اور مبغوضِ خدا سے نفرت ودُوری واجب، ولہٰذا قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

...... تَقۡعُدۡ بَعۡدَا۰ كۡرٰ۰ ۰الۡقَوۡ۰ا۰۰ [71]	اور اگر شیطان تجھے بھُلا دے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اور اسی لئے احادیث میں فرق باطلہ سے قُرب واختلاط کا منع آیا احمد و [۴۲] ابوداؤد وحاکم حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لاتجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم [72]۔	قدریوں کے پاس نہ بیٹھو نہ اُن سے سلام کلام کی ابتدا کرو۔

عقیلی و [۴۳] ابن حبان انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الله اختارنی واختارلی اصحابا واصهارا وسیاتی قوم یسبونهم وینتقصونهم فلا تجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتؤاكلوهم ولاتناكحوهم [73]۔	بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے اصحاب واصہار چُن لئے اور قریب ایک قوم آئے گی کہ انہیں بُرا کہے گی اور ان کی شان گھٹائے گی تم اُن کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ پانی پینا نہ کھانا کھانا نہ شادی بیاہ کرنا۔

جن کے پاس بیٹھنا خدا اور رسول کو ناپسند ہو جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُنھیں امام بنانا شرع کیونکر گوارا فرمائے گی

والمكروه تنزيها سائغ مشروع يجامع الاباحة كمانص عليه العلماء الكرام وذكرنا تحقيقه فی رسالتنا "جُمل مجلّية ان المكروه تنزيها ليس بمعصية"۔	مکروہ تنزیہی مشروع اور اباحت کو جامع ہے جیسا کہ علمائے کرام نے اس پر تصریح کی ہے۔اس کی تحقیق ہم نے اپنے رسالہ -"جمل مجلية ان المكروه تنزيهًا ليس بمعصية" میں کی ہے(ت)

بلکہ اس حدیث میں روایت ابن حبان ان لفظوں سے ہے:

---

[71] القرآن ٦/ ٦٨

[72] سنن ابوداؤد باب ذراری المشرکین مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۲۹۳، مسند احمد بن حنبل از مسند عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۳۰، المستدرک علی الصحیحین آخر کتاب الایمان مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۸۵

[73] کتاب الضعفاء الکبیر (۱۲۳) احمد بن عمران الاخنسی مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱/ ۱۲۶

فلا تواکلو هم ولاتشاربو هم ولاتصلواعلیهم ولاتصلوامعهم[74]۔	یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا نہ ان کے کھانا کھاؤ نہ پانی پیو نہ اُن کے جنازے کی نماز پڑھو نہ اُن کے ساتھ نماز پڑھو۔

رابعًا ابن ماجہ [۴۴] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایؤم فاجر مؤمنا الاان یقهره بسلطان یخاف سیفه اوسوطه[75]۔	ہر گز کوئی فاسق کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر یہ کہ وہ اُس کو بزور سلطنت مجبور کردے کہ اُس کی تلوار یا کوڑے کاڈر ہو۔

بلکہ ابن شاہین نے کتاب الافراد میں حضرت [۴۵] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

تقربواالی الله ببغض اهل المعاصی ولقوهم بوجوه مکفهرة والتمسوا رضا الله بسخطهم وتقربواالی الله بالتباعد منهم[76]۔	اللہ کی طرف تقرب کرو فاسقوں کے بغض سے اور اُن سے تُرش رُو ہو کر ملو اور اللہ کی رضامندی اُن کی خفگی میں ڈھونڈواور اللہ کی نزدیکی اُن کی دُوری سے چاہو۔

جب فساق کی نسبت یہ احکام ہیں تو مبتدعین کا کیاپُوچھنا ہے کہ یہ تو فساق سے ہزار درجہ بدتر ہیں اُن کی نافرمانی فروع میں ہے انکی اصول میں وہ گناہ کرتے اور اُسے برا جانتے ہیں یہ اس اشدواعظم میں مبتلا ہیں اوراُسے عین حق وہُدی جانتے ہیں، وہ گاہ گاہ نادم ومستغفر، یہ گاہ وبے گاہ مصرومستکبر، وہ جب اپنے دل کی طرف رجوع لاتے ہیں اپنے آپ کو حقیر وبدکار اور صلحا کو عزیز ومقرب دربار بتاتے ہیں، یہ جتنا غلو وتوغل بڑھاتے ہیں اُتناہی اپنے نفس مغرور کو اعلٰی وبالااور اہل حق وہدایت کو ذلیل وپُرخطا ٹھہراتے ہیں ولہذا احادیث میں ان کی نسبت بدترین

---

[74] کنزالعمال الباب الثالث فی ذکرالصحابۃ الخ حدیث ۳۲۶۲۹ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۱/ ۵۴۰

ف: صاحب کنزالعمال نے "ابن النجار عن انس" کا حوالہ دیا ہے۔

[75] سنن ابن ماجہ باب فرض الجمعۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۷۷

[76] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۱۳۲۰ باب التاء مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۵۶ ، کنزالعمال حدیث ۵۵۱۸و۵۵۸۵ بحوالہ ابن شاہین مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۳/ ۶۷-۸۱

خلق وارد ہوا کمار وینا (جیسا کہ اس سے متعلق روایت میں ذکر کرآئے ہیں۔ت) اور غنیہ شرح منیہ میں ہے:

المبتدع نفاسق من حیث الاعتقاد وھو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بانہ فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع[77]۔	بدعتی، اعتقاد کے لحاظ سے فاسق ہوتا ہے جو عمل کے اعتبار سے فسق سے کہیں بدتر ہے کیونکہ فاسق اپنے فاسق ہونے کا معترف ہوتا ہے اور اللہ تعالٰی سے ڈرتا اور معافی مانگتا ہے بخلاف بدعتی کے (ت)

بالجملہ بدمذہبی فی نفسہٖ ایسی ہی چیز ہے جسے امامت دینی سے مباینت یقینی ہے اور اُسکے بعد منع پر دوسری دلیل کی چنداں حاجت نہیں، کس کا دل گوارا کرے گا کہ جہنم کے کتّوں سے ایک کتّا مناجاتِ الٰہی میں اس کا مقتداء ہو۔علامہ یوسف چلپی ذخیرہ العقبٰی فی شرح صدر الشریعۃ العظمٰی میں فرماتے ہیں:

بدعۃ المبتدع یفضی الی عدم الاقتداء بہ سیما فی اھم امور الدین[78]۔	بدعتی کی بدعت اسکی عدم اقتدا کا تقاضا کرتی ہے خصوصًا اہم امورِ دین میں (یعنی نماز میں)۔(ت)

ردالمحتار میں ہے:

المبتدع تکرہ امامتہ بکل حال[79]۔	بدعتی کی امامت ہر حال میں مکروہ ہے (ت)

علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق ومبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں اُن کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔شرح صغیر منیہ میں فرمایا:

یکرہ تقدیم الفاسق کراھۃ تحریم وعند مالك لا یجوز تقدیمہ وھو روایۃ عن احمد وکذا المبتدع[80]۔	فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے نزدیک اس کی تقدیم (امامت) جائز نہیں اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے اور یہی حال بدعتی کا ہے۔(ت)

علامہ طحطاوی حاشیہ دُرمختار میں فاسق وبدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں: الکراھۃ

---

77 غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۴

78 ذخیرہ العقبٰی، فصل فی الجماعۃ مطبوعہ مطبع اسلامیہ لاہور ۱/ ۲۹۸

79 ردالمحتار باب الامامۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۴

80 صغیری شرح منیۃ المصلی مباحث الامامۃ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۶۴

فیه تحریمیة علی ما سبق[81] (اس میں کراہتِ تحریمی ہے جیسا کہ پہلے گزرا۔ت) بحر العلوم عبد العلی لکھنوی نے ارکانِ اربعہ میں دربارہ تفضیلیہ فرمایا:

اما الشیعة الذین یفضلون علیا علی الشیخین ولا یطعنون فیهما اصلا کالزیدیة فیجوز خلفهم الصلاة لکن تکره کراهة شدیدة[82]۔	ایسے شیعہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو شیخین پر فضیلت دیتے ہوں اور ان دونوں پر طعن بھی نہ کرتے ہوں مثلاً فرقہ زیدیہ، تو ان کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن شدید کراہت ہے (ت)

جب تفضیلیہ کہ صرف جناب مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کو حضرات شیخین پر افضل کہنے سے مخالف اہلسنت ہوئے باقی اُن کی سرکار میں معاذاللہ گستاخی نہیں کرتے اُن کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہوگی یہ تواشد مبتدعین جن کی اہلسنت سے مخالفتیں غیر محصور اور محبوبانِ خدا پر طعن و تشنیع اُن کا دائمی دستور ان کے پیچھے کس عظیم درجہ کی کراہت چاہئے، ہمارے امام رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دو ۲ شخصوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور اس کی وجہ یہی فرمائی کہ یہ بدعتی ہیں:

فی شرح الفقه الاکبر عن مفتاح السعادة عن تلخیص الزاهدی عن الامام ابی یوسف عن الامام ابی حنیفة رضی الله تعالٰی عنهما انه قال فی رجلین یتنازعان فی خلق القراٰن لاتصلوا خلفهما، قال ابو یوسف فقلت اما الاول فنعم فانه لایقول بقدم القراٰن واما الاٰخر فما باله لایصلی خلفه فقال انهما ینازعان فی الدین والمنازعة فی الدین بدعة قال القاری ولعل وجه ذم الاخر حیث اطلق ، فانه محدث انزاله[83] اھ اقول لعل الامام اطلع منه	شرح فقہ اکبر میں مفتاح السعادۃ سے تلخیص زاہدی کے حوالے سے امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ان دو ۲ اشخاص (جو خلق قرآن کے بارے میں تنازع کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا ان کی اقتداء میں نماز ادا نہ کرو۔ ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے عرض کیا ایک کے بارے میں تو بات سمجھ میں آتی ہے کہ قرآن کو قدیم نہیں مانتا، لیکن دوسرے میں کیا وجہ ہے کہ اس کی اقتدا میں نماز نہ ہوگی تو امام صاحب نے فرمایا وہ دونوں دین میں تنازعہ کررہے ہیں حالانکہ دین میں تنازعہ بدعت ہے۔ علی قاری نے فرمایا دوسرے کی مذمت میں شاید یہ

[81] حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱/ ۲۴۴
[82] رسائل الارکان فصل فی الجماعۃ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ ص۹۹
[83] شرح الفقہ الاکبر لملّا علی قاری فصل علم التوحید علی سائر العلوم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص۵

علی انہ یرید المراء لیخجل صاحبہ لالاظہار الحق واللہ تعالٰی اعلم۔	حکمت ہو کہ اُس نے مطلقًا اسے قدیم کہا حالانکہ اس کا انزال حادث ہے اھ اقول (میں کہتا ہوں) شاید امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے ارادے سے آگاہ ہوں کہ اس کا مقصد اظہار نہیں بلکہ ریاکاری کے طور پر دوسرے ساتھی کو شرمندہ کرنا ہو واللہ تعالٰی اعلم (ت)

بلکہ محرر المذہب امام محمد رحمہ اللہ تعالٰی نے حضرت امام اعظم وامام ابویوسف رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کی کہ بد مذہب کے پیچھے نماز اصلًا جائز نہیں۔ محقق علامہ کمال الدین بن الہمام فتح میں فرماتے ہیں:

روی محمد عن ابی حنیفۃ وابی یوسف ان الصلاۃ خلف اھل الاھواء لاتجوز[84]۔	امام احمد نے امام ابو حنیفہ اور امام ابویوسف دونوں سے روایت کیا کہ بدمذہب کے پیچھے نماز جائز نہیں (ت)

اسی میں روایت امام ابویوسف **لایجوز الاقتداء بالمتکلم وان تکلم بحق**[85] (کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں اگرچہ وُہ حق کے ساتھ متکلم ہو۔ت) کی شرح میں امام ابوجعفر ہندوانی سے نقل کیا:

یجوزان یکون مراد ابی یوسف رحمہ اللہ تعالٰی من یناظر فی دقائق علم الکلام انتہی[86]۔ **اقول:** المناظرۃ فی دقائقہ لایزید علی بدعۃ اوفسق وعلی کل یفید عدم الجواز خلف المبتدع کمالیس بخاف۔	اس سے امام ابویوسف کی مراد وہ شخص ہے جو علم کلام کے دقائق میں مناظرہ کرے انتہی۔ **اقول:** (میں کہتا ہوں) علم کلام کے دقائق مناظرہ زیادہ سے زیادہ بدعت یا فسق کا سبب ہے اور ہر صورت میں یہ واضح کر رہا ہے کہ بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں، جیسا کہ مخفی نہیں (ت)

غیاث المفتی پھر مفتاح السعادۃ پھر شرح فقہ اکبر میں امام ثانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے ہے: **لاتجوز خلف المبتدع**[87] (بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ت) **اقول:** **وباللہ التوفیق** جواز کبھی بمعنی صحت مستعمل ہوتا ہے **تقول البیع عند اذان الجمعۃ یجوز ویکرہ ای یصح ویمنع** (جیسے تو کہے جمعہ کی اذان کے وقت خرید وفروخت جائز اور مکروہ ہے یعنی صحیح مگر منع ہے۔ت) اور گاہے بمعنی حلّت **لا تجوز الصلاۃ**

---

[84] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[85] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[86] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

[87] شرح الفقہ الاکبر لملّا علی قاری فصل علم التوحید علٰی سائر العلوم مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۵

فی الارض المغصوبۃ ای لاتحل وان صحت (جیسے کہ ارض مغصوبہ میں نماز جائز نہیں یعنی حلال نہیں اگرچہ صحیح ہے۔ت) اگر یہاں معنی اخیر مراد لیں لاسیما جبکہ افعال میں اکثر وہی ہے کما ان الاکثر فی العقود الاول کما صرح بہ فی ردالمحتار وغیرہ (جیسا کہ عقود میں اول معنی اکثر ہے ردالمحتار وغیرہ میں اس پر تصریح ہے۔ت) تو یہ روایات بھی سابق کے منافی نہ ہوں گی کہ مکروہ تحریمی بھی بایں معنی ناجائز ہے،

ومعلوم ان ابداء الوفاق اولی ابقاء الخلاف ولذا صرحوا بانہ یوفق بین الروایات مہما امکن کما فی الشامیۃ۔ واللہ تعالٰی اعلم	یہ بات مسلمہ ہے کہ اتفاق کااظہار اختلاف کو باقی رکھنے سے اولی ہے اسی لئے علماء نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو روایات کے درمیان موافقت پیدا کی جائے جیسا کہ فتاوٰی شامی میں ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم

دلیل دوم

غیر مقلد بدمذہبی کے علاوہ فاسق معلن بیباک مجاہر بھی ہیں اور فاسق متہتک کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی، کما اثبتناہ فی تحریرنا ذلک اقول وبہ یحصل التوفیق واللہ تعالٰی ولی التوفیق (جیسا کہ ہم نے اپنی تحریر میں اسے ثابت کیا ہے **اقول:** (میں کہتا ہوں) اللہ تعالٰی سے توفیق حاصل ہوجاتی ہے اور اللہ تعالٰی ہی توفیق کا مالک ہے۔ت) دلیل اول میں اس مسئلے پر بعض کلام اور صغیری وطحطاوی کا نص گزرا اور اس طرف امام علامہ زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق اور علامہ حسن شرنبلالی نے شرح نورالایضاح اور علامہ سید احمد مصری نے حاشیہ مراقی الفلاح میں ارشاد فرمایا اور یہی فتاوٰی حجہ کا مفاد اور تعلیل مشائخ کرام سے مستفاد یہاں تک کہ علمانے تصریح فرمائی اگر غلام یا گنوار یا حرامی یا اندھا علم میں افضل ہوں تو انھیں کو امام کیا چاہئے مگر فاسق اگرچہ سب سے زیادہ علم والا ہو امام نہ کیا جائے کہ امامت میں اس کی عظمت اور وہ شرعًا مستحق اہانت، ملخص امداد الفتاح میں ہے:

کرہ امامۃ الفاسق العالم لعدم اھتمامہ بالدین فتجب اھانتہ شرعا فلا یعظم بتقدیمہ للامامۃ واذاتعذر منعہ ینتقل عنہ الی غیر مسجدہ للجمعۃ وغیرھا[88]۔	فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ دین کااحترام نہیں کرتا تو شرعًا اس کی اہانت لازم ہے لہٰذا امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے اور اگر اس کو روکنا دشوار ہو تو جمعہ اور دیگر نمازوں کے لئے کسی دوسری مسجد چلاجانا چاہئے (ت)

[88] مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی فصل فی بیان الاحق بالامامۃ مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۱۶۵

سیدی احمد مصری اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں:

قوله فتجب اهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للامامة تبع فيه الزيلعي ومفادہ كون الكراهة فی الفساق تحريمية [89]۔	اس کا قول "پس اس کی اہانت واجب ہے تو امامت کا منصب دے کر اس کی تعظیم نہ کی جائے" زیلعی نے اسی کی اتباع کی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فاسق کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے (ت)

اور حاشیہ شرح علائی میں فرماتے ہیں:

اما الفاسق الا علم فلا يقدم لان فی تقديمه تعظيمه وقدوجب عليهم اهانته شرعاً ومفاد هذا كراهة التحريم فی تقديمه اھ ابو السعود[90] انتهی	فاسق بڑے عالم کو مقدم نہ کیا جائے کیونکہ اس کی تقدیم میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ شرعاً لوگوں پر اس کی اہانت لازم ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ تعظیم فاسق مکروہ تحریمی ہے اھ ابوالسعود انتہی (ت)

علامہ محقق حلبی غنیہ میں فرماتے ہیں:

العالم اولٰی بالتقديم اذكان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه ذكره فی المحيط ولواستويا فی العلم والصلاح واحدهما اقرأ فقدموا الآخر اساءوا ولايأثمون فالا ساءة لترك السنة وعدم الاثم لعدم ترك الواجب لا نهم قدموا رجلا صالحاً كذافی فتاوی الحجه وفيه اشارة الی انهم لوقدموا فاسقاً يأثمون بناء علی ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لعدم اعتنائة	عالم تقدیم (امامت) کے لئے بہتر اس وقت ہے جو وہ فاحش گناہوں سے بچنے والا ہو اگرچہ وہاں اس سے زیادہ کوئی صاحب تقوٰی موجود ہو، اس کا ذکر محیط میں ہے اور اگر دونوں علم وصلاح میں برابر ہوں مگر ایک اچھا قاری ہے اس صورت میں اگر لوگوں نے دوسرے کو مقدم کردیا تو برا کیا مگر گناہ گار نہ ہوں گے کہ اساءت ترک سنت کی وجہ سے اور عدم گناہ واجب کو ترک نہ کرنے کی وجہ سے ہے کیونکہ انھوں نے صالح شخص کو ہی امام بنایا ہے، فتاوٰی حجہ میں اسی طرح ہے اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ اگر انھوں نے کسی فاسق کو مقدم کردیا تو گنہگار ہونگے

---

[89] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح فصل فی بیان الاحق بالامامۃ ، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی، ص ۱۶۵

[90] حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار باب الامامۃ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱/ ۲۴۳

بامور دینه وتساهله فی الاتیان بلوازمه فلایبعدمنه الاخلال ببعض شروط الصلاة وفعل ماینا فیها بل هوالغالب بالنظر الی فسقه ولذالم تجزالصلاة خلفه اصلاعند مالك و روایة عن احمد[91] الخ	اس بنا پر کہ اس کی تقدیم (امامت) مکروہ تحریمی ہے کیونکہ وہ امور دینی کی پروا نہیں کرتا اور لوازمات دین کو بجالانے میں کاہلی کرتا ہے لہذا یہ بھی بعید نہیں کہ وہ نماز کی کوئی شرط ہی چھوڑدے یا ایسا فعل کرے جو نماز کے منافی ہو بلکہ اس کے فسق کے پیش نظر ایسا کرنا اغلب ہے اسی وجہ سے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز جائز ہی نہیں، امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یہی ہے (ت)

رہا یہ کہ غیر مقلد فساق مجاہر کیونکہ ہیں یہ خود واضح وبین کون نہیں جانتا کہ ان کے اصاغر عموماً دوانا ائمہ شریعت وعلمائے ملت واولیائے امت رحمہم اللہ تعالٰی کی طعن وتوہین میں گزارتے ہیں اور عام مسلمین کی سب وشتم توان کا وظیفہ ہر ساعت ہے جس نے جانااس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب ان کے رسائل دیکھے، باتیں سنے خصوصًا اس وقت کے لچھے خدانہ سنوائے۔ جب کہ باہم تنہا ہوتے ہیں اور اذاخلوا کا وقت پاکرآپس میں کھلتے ہیں یا بعض اہل حق نے جو اپنی تصانیف میں ان کے کلمات ان کی توالیف سے نقل کئے وہی دیکھے فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ ان ہفوات مغضوبہ کا زبان وقلم پرلانا پسند نہیں کرتا اور نہ نقل کرلاتا ہے توان میں فسق اول سب دشنام اہل اسلام ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حدیث مشہور میں فرماتے ہیں:

سباب المسلم فسوق[92]۔ اخرجه احمد و البخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجة والحاکم عن ابن مسعود و الطبرانی فی الکبیر عنه وعن عبدالله بن مغفل و **عن عمرو**	مسلمان کو سب وشتم کرنا فسق ہے۔ اسے امام احمد بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے طبرانی نے کبیر میں ان سے اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اور حضرت عمرو

[91] غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی فصل فی الامامۃ الخ مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۵۱۳

[92] صحیح البخاری کتاب الادب باب ماینھی عن السباب واللعن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۹۳، صحیح مسلم، باب بیان قول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سباب المسلم فسوق الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۵۷، مسند احمد بن حنبل از مسند عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۱/ ۴۳۳، ۴۱۱، ۳۸۵، المعجم الکبیر مروی از عمرو بن نعمان بن مقرن مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۷/ ۳۹

بن النعمان بن مقرن و [۴۹]ابن ماجة وعن ابی ھریرۃ وعن [۵۰]سعد بن ابی وقاص و[۵۱]الدارقطنی فی الافراد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنھم اجمعین۔	بن نعمان بن مقرن سے ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے دار قطنی نے افراد میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین سے روایت کیا ہے (ت)

فسق دوم: طعن علماء، طبرانی کبیر میں بسند حسن [۵۲]ابوامامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثلثة لا یستخف بحقھم الامنافق ذوالشیبة فی الاسلام ذوالعلم وامام مقسط[93]۔	تین شخص ہیں جن کی تحقیر نہ کرے گا مگر منافق [۱]ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، [۲]دوسرا ذی علم، [۳]تیسرا امام عادل۔

[۵۳]احمد بسند حسن واللفظ لہ اور طبرانی وحاکم عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من امتی من لم یبجل کبیرنا ویرحم صغیرنا ویعرف لعالمنا[94]۔	میری امت سے نہیں جو مسلمانوں کے بڑے کی تعظیم اور ان کے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور عالم کا حق نہ پہچانے۔

[۵۴]مسند الفردوس میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

العالم سلطان اللہ فی الارض فمن وقع فیه فقد ھلك[95]۔ والعیاذباللہ تعالٰی۔	عالم اللہ کی سلطنت ہے اس کی زمین میں، تو جو اس کی شان میں گستاخی کرے ہلاک ہوجائے۔

فسق سوم: عداوت عامہ اہل عرب وحجاز انھیں جو تعصب ان کے ساتھ ہے یہی خوب جانتے ہیں،

·بَدَ····مِنۡ············اَ··	بیر ان کی باتوں سے جھلک اٹھا وہ (غیظ وعناد) جو سینوں میں چھپائے ہیں، وہ بڑا ہے۔ (ت)

اور اس کی مخالفت مذہبی کے علاوہ بار بار بتکرار علمائے عرب کے فتاوے ان کی تضلیل وتذلیل میں آنا اور بکرات ومرات کے ہم مذہبوں کا ذلتیں اور سزائیں پانا جس کی حکایت خواص وعوام میں مشہور و

---

[93] المعجم الکبیر مروی ابوامامہ باہلی مطبوعہ المکتبہ الفیصلیہ بیروت ۸/ ۲۳۸

[94] مسند احمد بن حنبل حدیث عبادہ بن الصامت مطبوعہ دارالفکر بیروت ۵/ ۳۲۳

[95] کنزالعمال بحوالہ مسند الفردوس عن ابی ذر حدیث ۲۸۶۷۳ کتاب العلم مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۰/ ۱۳۴

[96] القرآن ۳/ ۱۱۸

مذکور کچھ مدت ہوئی کہ ان کے پانچ مکلب مجاہر بنام مہاجر وہاں رہے اور اپنے دام بچھانے چاہے، حال کھلتے ہی تعزیر پا کر نکالے گئے جس پر ان کے ہمدردوں نے کہا کہ اہل حرمین نے مہاجر کو نکال کر معاذاللہ **سواد الوجہ فی الدارین** (دونوں جہانوں میں کالا چہرہ۔ت) حاصل کیا حالانکہ علاوہ اور باتوں کے ان سفیہان گستاخ نے یہ بھی نہ جانا کہ دارالاسلام سے دارالاسلام کو جانا مہاجرت نہیں یہ صورت مجاورت ہے اور مجاورت خود مکروہ تحریمی، مگر افراد اولیاء اللہ کے لئے، **کما حققناہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ** (اللہ کی توفیق سے ہم نے اس کی تحقیق اپنے فتاوی "**العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ**" میں کی ہے۔ت) تو وہ جہاں مدعیان فضل و کمال اس فعل میں بھی اثم تھے خصوصًا جبکہ وہاں جا کر اشاعت بدعات چاہی، اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

......................[97]	جو مکہ معظّمہ میں براہ ظلم کسی بے اعتدالی کا ارادہ کرے گا اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اور یہ تو ابھی کی بات ہے کہ ان کے امام العصر جنھیں یہ حضرات شیخ الکل فی الکل کہا کرتے ہیں بخوف مسلمانان عرب، کمشنران دہلی و بمبئی کی چٹھیاں لے کر حج کو گئے وہاں جو گزری انھیں سے پوچھ دیکھیے، اگر ایمان سے کہیں ورنہ صدہا حاضرین و ناظرین موجود ہیں اور خود مکہ معظّمہ کے چھپے ہوئے اشتہار شہروں شہروں شہرت پا چکے غرض کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ان کو تمام عمائد و علمائے عرب و حجاز سے سخت بغض و عداوت ہے اور طبرانی معجم کبیر میں بہ سند حسن صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: **بغض العرب نفاق**[98]۔ (جو اہل عرب سے عداوت رکھے منافق ہے)

فسق چہارم: پھر یہ عداوت منجر بہ سب و دشنام ہوتی ہے جس کی ایک نظیر ہم اوپر لکھ چکے اور ۵۶ بیہقی شعب الایمان میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من سب العرب فاولئك هم المشركون[99]۔	جو اہل عرب کو سب و شتم کریں وہ خاص مشرک ہیں۔

فسق پنجم: مدینہ طیبہ کو جزیرہ عرب پر جس قدر فضیلت ہے اسی قدر ان کی عداوت و بدخواہی کو اہل مدینہ

[97] القرآن ۲۲/ ۲۵

[98] المعجم الکبیر حدیث ۱۱۳۱۲ مروی از عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۱/ ۱۴۶

[99] شعب الایمان فصل فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۳/ ۲۳۱

کے ساتھ زیادت ہے اور حضور ۵۷ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لایکید اھل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فی الماء[100]۔ اخرجہ الشیخان عن سعد بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	کوئی شخص اہل مدینہ کے ساتھ بداندیشہ نہ کرے گا مگر یہ کہ ایسا گل جائے گا جیسے نمک پانی میں اسے بخاری ومسلم نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اراد اھل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء[101]۔ اخرجہ احمد ومسلم وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	جو اہل مدینہ کے ساتھ کسی طرح کا بُرا ارادہ کرے اللہ تعالٰی اسے ایسا گلادے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔ اسے امام احمد، مسلم اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

۵۹ دوسری حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من اذی اھل المدینہ اذاہ اللہ وعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ، لایقبل منہ صرف ولا عدل[102]۔ اخرجہ الطبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہما۔	جو مدینہ والوں کو ایذا دے اللہ اسے مصیبت میں ڈالے اور اس پر خدا اور فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے اللہ تعالٰی نہ اسکا نفل قبول کرے نہ فرض۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اگر یہ حضرات ان امور سے انکار کریں تو کیا مضائقہ ان سے کہیے "تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ"[103]۔ (ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں اور تم میں یکساں ہے۔ت) ہم اور تم سب مل کر مہر کردیں کہ مسائل مذہبی میں جو مسلک علمائے

[100] صحیح البخاری فضائل المدینہ باب اثم من کاد اہل المدینہ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲۵۲

[101] صحیح مسلم کتاب الحج باب تحریم ارادۃ اہل المدینہ بسوء مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۴۴۵، مسند احمد بن حنبل از مسند ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۲/ ۳۵۷

[102] کنزالعمال بحوالہ طبرانی عن ابن عمر فضائل المدینہ وماحولہا الخ حدیث ۳۴۸۳۶ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ، ۱۲/ ۲۳۷، مجمع الزاوائد باب فیمن اخاف اہل المدینۃ واراد ہم بسوء مطبوعہ دارالکتاب بیروت ۳/ ۳۰۷، الترغیب والترہیب الترہیب من اخافۃ اہل المدینہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۲/ ۲۴۱

[103] القرآن ۳/ ۶۴

حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتعظیما کا ہے فریقین کو مقبول ہوگا اگر بے تکلف اس پر راضی ہوجائیں فبہا ورنہ جان لیجئے کہ یہ قطعًا اہل حرمین کے مخالف مذہب اور سنیان ہندوغیرہ کے مثل ان پاک مبارک شہروں کے علماء کو بھی معاذاللہ مشرک وگمراہ وبددین جانتے ہیں پھر عداوت وبدخواہی نہ ہونا کیا معنے، اور خود ان سے پوچھنے کی حاجت کیا ہے علمائے حرمین حفظہم اللہ تعالٰی کے فتاوے ان صاحبوں کے رد میں بکثرت موجود انھیں سے حال کھل جائے گا کہ مخالفان مذہب میں جیسا ایک دوسرے کو کہتا ہے دوسرا بھی اس کی نسبت وہی گمان رکھتا ہے، عداوت ہو خواہ محبت دونوں ہی طرف سے ہوتی ہے، جب وہ اکابران کے عمائد کو لکھ چکے کہ:

..........لَآ اِ....ا..ا....ا.....[104]	وہ شیطان کے گروہ ہیں، بیشک شیطان ہی کا گروہ گھاٹے میں ہے۔(ت)

تو کیونکر معقول کہ یہ ان کے دشمن نہ ہوں، آخر نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے امن وامان والی حرمین کو اپنے لئے محل خوف وخطر سمجھا اور کمشنر دہلی وبمبئی کی چٹھیوں کو سپر، **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

فسق ششم: عداوت اولیائے کرام قدست اسرارہم جس کی تفصیل کو دفتر درکار جس نے ان کے اصول وفروع پر نظر کی ہے وہ خوب جانتا ہے کہ ان کی بنائے مذہب محبوبان خدا کے نہ ماننے اور ان کی محبت وتعظیم کو جہاں تک بن پڑے گھٹانے مٹانے پر ہے یہاں تک کہ ان کے بانی مذہب نے تصریح کردی کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی کو نہ مانے انتہی۔ اور چوڑھے چمار اور ناکارے لوگ تو نوک زبان پر ہے، خود حضور سید المحبوبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نسبت صاف کہہ دیا کہ وہ بھی مر کر مٹی میں مل گئے،

اشد مقت اللہ علی کل من عادی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وبارك وسلّم۔	سب سے زیادہ اللہ تعالٰی کی ناراضگی ہر اس شخص پر ہے جو اللہ تعالٰی کے رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وبارک وسلم کے ساتھ عداوت رکھے(ت)

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

.اَلَّذِیْنَ....نَ.سُوْلَ اللّٰهِ..ا.....[105]	جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ کے رسول اور ان کے لئے دکھ کی مار ہے۔

اور فرماتا ہے:

---

[104] القرآن ۵۸/ ۱۹

[105] القرآن ۹/ ۶۱

·اللّٰہُ·ا···ا لْاٰ···اٰ···ا··· [106]	اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا وآخرت میں اور ان کے لئے تیار رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

سبحان اللہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرمائیں:

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء [107]۔ اخرجه احمد وابوداؤد والنسائی و ابن ماجة وابن حبان والحاکم و ابونعیم کلھم عن اوس بن ابی اوس الثقفی رضی اللہ تعالٰی عنه۔	بیشک اللہ تعالٰی نے زمین پر پیغمبروں کا جسم کھانا حرام کیا ہے۔ اس کو امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم اور ابونعیم سب حضرات نے حضرت اوس بن ابی اوس ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من کلمه روح القدس لم یؤذن للارض ان تاکل من لحمه [108]۔ اخرجه الزبیر بن بکار فی اخبار المدینه وابن زبالة عن الحسن مرسلا۔	جس سے جبریل نے کلام کیا زمین کو اجازت نہیں کہ اس کے گوشت پاک میں کچھ تصرف کرے۔ اسے حضرت زبیر بن بکار نے اخبار المدینہ میں اور ابن زبالہ نے امام حسن بصری سے مرسلًا روایت کیا ہے۔

امام ابوالعالیہ تابعی نے کہا:

ان لحوم الانبیاء لا تبلیغھا الارض ولاتاکلھا السباع [109]۔ اخرجه الزبیر والبیھقی۔	انبیاء کا گوشت زمین نہیں گلاتی نہ درندے گستاخی کریں۔ اسے زبیر اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

اور رب العالمین جل مجدہ ان کے غلاموں یعنی شہدائے کرام کی نسبت ارشاد فرمائے:

·····الِمَنْ···اللہِ·····	جو خدا کی راہ میں مارے گئے انھیں مردہ نہ کہو

[106] القرآن ۳۳/ ۵۷

[107] سنن النسائی اکثار الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور ۱/ ۱۶۲، سنن ابی داؤد باب تفریع ابواب الجمعۃ مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۱۵۰، مسند احمد بن حنبل حدیث اوس بن اوس رضی اللہ عنہ مطبوعہ دارالفکر بیروت ۴/ ۸

[108] الدرالمنثور زیر آیۃ وایدناہ بروح القدس مطبوعہ منشورات آیۃ اللہ العظمی، قم، ایران ۱/ ۸۷

[109] اخبار مدینہ لزبیر بن بکار

بَلۡ ․․․․لٰكِنۡ لَّا ․ وۡنَ․[110]	بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں۔

اور فرمائے:

․․․ا․یۡنَ․․․․ا․․․ ․․․․․․․ ․․․․․․․․․نَ․․․․[111]	خبر دار شہیدوں کو مُردہ نہ جانیو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں شاد شاد ہیں۔

اور ایک سفیہ مغرور محبوبان خدا سے نفور خود حضور پر نور اکرم المحبوبین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کی نسبت وہ ناپاک الفاظ کہے اور وہ بھی یوں کہ معاذاللہ حضور ہی کی حدیث کا یہ مطلب ٹھہرائے یعنی میں بھی ایک مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں، قیامت میں اِن شاء اللہ مر کر مٹی میں ملنے کامزا الگ کھلے گا اور یہ جدا پوچھا جائے گا کہ حدیث کے کون سے لفظ میں اس ناپاک معنی کی بو تھی جو تو نے یعنی کہہ کر محبوب اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر افترا کیا حضور پر افترا خدا پر افترا ہے اور خدا پر افترا جہنم کی راہ کا پرلا سرا،

اِ ․ الَّـذِ ․ ․ وۡنَ ․ اللّٰهِ ا ․ بَ ․ یُفۡلِحُوۡنَ ․․[112] مَتَا ․․․․․ا․ا ․ اَ ․ ․[113]	بیشک وہ لوگ جو اللہ تعالٰی پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔ یہ دنیا متاع قلیل ہے اور ان کے لئے (آخرت میں) المناک عذاب ہے۔

بھلا جب خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ساتھ یہ برتاؤ ہیں تو اولیائے کرام کا کیا ذکر ہے اور حضرت حق عزجلالہ فرماتا ہے:

من عادی لی ولیّا فقد اٰذنتہ بالحرب[114]۔ اخرجہ امام البخاری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن ربہ عزوجل۔	جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میں نے اعلان دے دیا اس سے لڑائی کا۔ اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ سے نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ عزوجل سے بیان کیا ہے (یعنی یہ حدیث قدسی ہے)

---

[110] القرآن ۲/ ۱۵۴

[111] القرآن ۳/ ۱۶۹

[112] القرآن ۱۶/ ۱۱۶

[113] القرآن ۱۶/ ۱۱۷

[114] صحیح البخاری کتاب الرقاق باب التواضع مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۶۳

اور حضور پر نور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

من عادی اولیاء اللہ فقد بارز اللہ بالمحاربۃ[115]۔ اخرجہ ابن ماجۃ والحاکم والبیہقی فی الزھد عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال الحاکم صحیح ولا علۃ لہ۔	جس نے اولیاء اللہ سے عداوت کی وہ سر میدان خدا کے ساتھ لڑائی کو نکل آیا۔ اس کو ابن ماجہ، حاکم اور بیہقی نے زہد میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا یہ روایت صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔ (ت)

اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی سچی محبت پر دنیا سے اُٹھائے اٰمین۔ بجاھھم عندك یا ارحم الراحمین یامن احبھم فامرنا بحبھم حبیبھم الینا وحببنا الیھم بحبنا ایاھم یا اکرم الاکرمین اٰمین اٰمین۔

فسق ہفتم: ہم اوپر بیان کر آئے کہ ان کا خلاصہ مذہب یہ ہے کہ گنتی کے ڈھائی آدمی ناجی باقی تمام مسلمین شرک میں پڑ کر ہلاک ہوگئے اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا سمعت الرجل یقول ھلك الناس فھو اھلکھم[116]۔ اخرجہ احمد والبخاری فی الادب ومسلم وابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔	جب تو کسی کو یوں کہتے سنے کہ لوگ ہلاک ہوگئے تو وہ ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔ اسے امام احمد اور بخاری نے الادب المفرد میں، مسلم اور ابوداؤد نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث سے ثابت ہوا کہ حقیقۃً یہی لوگ جو ناحق مسلمانوں کو چنیں وچناں کہتے ہیں خود ہلاک عظیم کے مستحق ہیں اور اللہ جل جلالہ فرماتا ہے:

..اِلَّا الْقَوْمُ..... [117]	کون ہلاک ہوا سوا فاسق لوگوں کے۔

پھر ان کے اشد الفاسقین سے ہونے میں کیا شبہہ ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالیٰ۔ پھر ستم بر ستم یہ کہ وہ ان محرمات کا صرف ارتکاب ہی نہیں کرتے اُنہیں حلال ومباحات بلکہ افضل حسنات بلکہ اہم واجبات سمجھتے ہیں ہیہات اگر تاویل کا قدم درمیان نہ ہوتا تو کیا کچھ ان کے بارے میں کہنا نہ تھا اللہ تعالیٰ نے یہ دین پر استقلال

---

[115] سنن ابن ماجہ باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۲۹۶، شعب الایمان باب فی اخلاص العمل حدیث ۶۸۱۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۵/ ۳۲۸

[116] الادب المفرد (۳۲۴) باب قول الرجل ھلک الناس حدیث ۷۵۹ مطبوعہ المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل ص ۱۹۸

[117] القرآن، ۴۶/ ۳۵

اور کلمہ طیبہ کا ادب وجلال بمنہ و کرمہ ہم اہلسنت ہی کو عطافرمایا ہے کہ بدمذہبان گمراہ ہماری تکفیریں کریں ہم پاس کلمہ سے قدم باہر نہ دھریں وہ ہر وقت اس فکر میں کہ کسی طرح ہم کو مشرک بنائیں ہم ہمیشہ اس خیال میں کہ جہاں تک ممکن ہو انہیں مسلمان ہی بتائیں۔ جیسے وہ بھوکی اونٹنی جس کے پیچھے ہری ببولیں رہیں اور ان میں شیر اور آگے صاف میدان پھرآباد شہر، وہ ببولوں کی ہریالی پر مہاریں توڑاتی اور پلٹی جاتی ہے کہ خود بھی ہلاک ہو اور سوار کو بھی مہلکہ میں ڈالے، سوار مہمیزیں کرتا تازیانے لگاتا آگے بڑھاتا ہے کہ آپ بھی نجات پائے اور اسے بھی بچالے۔

هوی ناقتی خلفی وقدامی الهوی

وانی وایاها لمختلفان

(میری سواری کی خواہش میرے پیچھے ہے اور میری خواہش آگے ہے اور میں اور وہ دونوں مختلف ہیں)

منصف کے نزدیک اتنی ہی بات سے اہل حق و مبطلین کا فرق ظاہر والحمدللہ رب العٰلمین o

۔۔۔۔۔قُلْ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔[118]	تم فرماؤ سب اپنے اپنے طریقے پر کام کرتے ہیں تو تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون زیادہ راہ پر ہے۔

تنبیہ: عبارت مذکورہ غنیہ دیکھ کر بعض اذہان میں یہ خیال گزر سکتا ہے کہ طائفہ غیر مقلدین اگرچہ ان فسقیات کے عادی ہیں مگر وہ انہیں فسق جان کر نہیں کرتے بلکہ اپنے زعم میں کارثواب وعین صواب سمجھتے ہیں یہ اُن کی فہم کی کجی اور مذہب کی بدی ہے اس سے وہ بیباکی ثابت نہ ہوئی جس کی بناپر امامت فاسق ممنوع ہوئی تھی کہ جب اسے دین کا اہتمام نہیں تو کیا عجب کہ بے وضو نماز پڑھائے یا شرائط نماز سے کوئی اور شرط چھوڑ جائے۔

اقول: منع امامت فاسق صرف اسی پر مبنی نہ تھا بلکہ اس کی بڑی علت وہ تھی کہ تقدیم میں عظمت اور فاسق شرعاً مستحق اہانت، بہر حال موجود بلکہ عیوب وذنوب کو صواب وثواب جانتے ہیں اور زیادہ شدید الورود کہ اس سے فسق ہزار چند ہو جاتا ہے تو اسی قدر استحقاق اہانت ترقی پائے گا اور اس کی ترقی پر اُتنا ہی شناعت امامت میں جوش آئے گا معہذا جس نے تجربہ کیا ہے اس سے پوچھئے کہ دنیادر کنار خاص امور دین میں اصاغر بالائے طاق ان کے اکابر و معتمدین میں جو شنیع بیباکیاں عظیم سفاکیاں پھیل رہی ہیں خدا نہ کرے کہ کسی فاسق سے فاسق کو بھی اُن کی ہوا لگے، کیا نہ دیکھا کہ ان کے امام العصر نے اپنے مہری فتوے میں دودھ کے چچا کو بھتیجی دلائی،

[118] القرآن ۱۷/۸۴

کیانہ جانا کہ ان کے رشید شاگرد نے مطبوعہ رسالے میں حقیقی پھوپھی تک حلال بتائی، کیانہ سناکہ دوسرے شاگرد نے سوتیلی خالہ کو بھانجے کے حق میں مباح کردیااور اس آفت کے فتوے سے استاد صاحب نے اپنی مہر کا نکاح کردیا پھر امام العصر کااُجرت لے کر مسائل لکھنا، ایک ہی مقدمہ میں مدعی مدعاعلیہ دونوں کے پاس حضرت کا فتوی ہونا کیسی اعلٰی درجے کی دیانت ہے۔ ان سب وقائع کی تفصیل بعض احباب فقیر نے رسالہ **سیف المصطفٰی علی ادیان الافتراء** (۱۲۹۹ھ) ورسالہ **نشاط السکین علی حلق البقر السمین** (۱۳۰۳ھ) میں ذکر کی، پھر بات بنانے کو احیاء واموات پر ہزاروں افتراء وبہتان کرنا، فرضی کتابوں سے سندلانا، خیالی عالموں کے نام گھڑلینا، نقل عبارت میں قطع وبرید کرنا، جرح محدثین کونسب بدل لینا، احادیث واقوال کے غلط حوالے دینااور ان کے سوادیدہ ودانستہ ہزاروں قسم کی عیاریاں ان کے عمائد ومتکلمین اپنی مذہبی تصانیف میں کر گزرے، زکیں کھائیں الزام اٹھائے اور بازنہ آئے۔ رسالہ **سیف المصطفٰی** انہیں امور کے بیان واظہار میں تالیف ہوا جس میں عزیزم مؤلف حفظہ اللہ نے اکابر طائفہ کی ایک سوساٹھ دیانتوں کو جلوہ دیا۔ پھر کون گمان کرسکتاہے کہ جرات وجسارت میں ان کا پایا کسی فاسق سے گھٹاہواہے، معہذاآزمالیجئے کہ یہ حضرات جس مسئلہ میں خلاف کریں گے آرام نفس ہی کی طرف کریں گے کبھی وہ مذہب ان کے نزدیک راجح نہ ہوا جس میں ذرامشقت کاپلہ جھکا، تراویح میں بیس رکعت چھوڑیں توچھتیس کی طرف نہ گئے جو امام مالک سے مروی، نہ چالیس لیں جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول اور امام اسحٰق بن راہویہ واہل مدینہ کامذہب تھا، آٹھ پر گرے کہ آرام کاسبب تھا۔ اور ان کے بعض مسائل کانمونہ ان شاء اللہ تعالٰی قریب آتاہے۔

مسلمانو! جب بیباکی وہ ہے کہ جو چاہا کہہ دیا نہ قرآن سے غرض نہ حدیث سے کام، اجماع ائمہ توکس چیز کانام، ادھر آرام طلبی کاجوش تام، توکیا عجب کہ بے غسل یابے وضو نماز جائز کرلیں خصوصًا جبکہ موسم سرماہو اور پانی ٹھنڈا، آخر یہ پھوپھی، بھتیجی خالہ کی حلت سے عجیب تر نہ ہوگا،

سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے:

اذالم تستحی فاصنع ماشئت[119]۔	جب تو بے حیا ہوجائے توجو چاہے کر۔(ت)

ع: آنرام کہ حیانیست ازو ہیچ عجب نیست
(جس کو حیانہیں اس سے کچھ بھی تعجب نہیں)

والعیاذباللہ تعالٰی۔

---

[119] المعجم الکبیر مروی ازابومسعود انصاری حدیث ۶۵۷ مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۷/ ۲۳۷

دلیل سوم

اس کی تقریر میں اوّلًا یہ سنئے کہ ان حضرات کی فقہی مسائل متعلقہ نماز وطہارت جوانہوں نے خود اپنی تصانیف میں لکھے کیا کیا ہیں اور وہ علی الاطلاق مذاہب راشدہ یا خاص مذہب حنفیّہ سے کتنے جدا ہیں محبنا مولوی وصی احمد صاحب سورتی سلمہ اللہ تعالٰی نے فتوائے جامع الشواھد فی اخراج الوھابیین عن المساجد (مساجد سے وہابیوں کو نکالنے پر جامع دلائل۔ت) میں عقائد غیر مقلدین نقل کرکے ان کے بعض عملیات بھی تلخیص کئے ہیں یہاں اسی کے چند کلمات بطور التقاط لکھنا کافی سمجھتا ہوں۔

مسئلہ (۱) : پانی کتنا ہی کم ہو نجاست پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے نواب صدیق حسن خاں بہادر شوہر ریاست بھوپال نے طریقہ محمدیہ ترجمہ دررہبیہ مصنفہ قاضی شوکانی ظاہری المذہب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۶ و ۷ پر اس کی تصریح کی، اس کتاب پر مولوی نذیر حسین صاحب نے مہر کی اور لکھا اس پر موحدین بے دھڑک عمل کریں، اور دیباچے میں خود نواب مترجم لکھتے ہیں: متبع سنت اس پر آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد اور بیبیوں کو پڑھائے[120] اور یہی مضمون فتح المغیث مطبع صدیقی لاہور کے صفحہ ۵ میں ہے، یہ وہی کتاب طریقہ محمدیہ ہے جس کا نام بدل کر نواب بھوپال نے دوبارہ وسہ بارہ بھوپال اور لاہور میں چھپوایا۔ اس مسئلے کا مطلب یہ ہوا کہ کنواں تو بڑی چیز ہے اگر پاؤ بھر پانی میں دو تین ماشے اپنا یا کتے کا پیشاب ڈال دیجئے پاک رہے گا مزے سے وضو کیجئے، نماز پڑھئے کچھ مضائقہ نہیں۔

مسئلہ (۲) : اسی فتح المغیث کے صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ کے صفحہ ۷ میں ہے: نجاست گوہ اور موت ہے آدمی کا مطلق مگر موت لڑکے شیر خوار کا اور لعاب ہے کتے کا اور لینڈ بھی اور خون بھی حیض ونفاس کا اور گوشت ہے سوٴر کا اور جو اس کے سوا ہے اس میں اختلاف ہے اور اصل اشیاء میں پاکی ہے اور نہیں جاتی پاکی مگر نقل صحیح سے کہ جس کے معارض کوئی دوسری نقل نہ ہو[121]۔

یہاں صاف صاف نجاست کو ان سات چیزوں میں حصر کردیا باقی تمام اشیاء کو اصل طہارت پر جاری کیا جب تک نقل صحیح غیر معارض وارد نہ ہو۔ میں کہتا ہوں اب مثلًا اگر کوئی غیر مقلد مرغی کے گوہ یا سوئر کے موت یا کتے کی منی سے اپنے چہرہ وریش بُرُوت (مونچھیں) وجامہ پر عطر وگلاب افشانی فرما کر نماز پڑھ لے یا یہ چیزیں کیسی ہی کثرت سے پانی میں مل جائیں اگرچہ رنگ ومزہ وبو کو بدل دیں اور غیر مقلد صاحب

---

[120] طریقہ محمدیہ ترجمہ دررہبیہ

(ف: اسی کا دوسرا نام فتح المغیث ہے۔ نذیر احمد)

[121] فتح المغیث

اس سے وضو کریں اصلاً حرج نہیں کہ آخر جامہ بدن پر کوئی نجاست نہیں، نہ پانی کے اوصاف کسی نجس نے بدلے پھر کیا مضائقہ ہے سب مباح ورواہے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ثم اقول آیہ کریمہ ....ۆ........ طا..[122].

(محبوب فرمادیجئے میں اپنے اوپر نازل شدہ وحی میں نہیں پاتا کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام۔ت)

الا یہ سند کافی موجود اور جس طرح نجاست بے نقل صحیح غیر معارض ثابت نہیں ہوسکتی اور اصل اشیاء میں طہارت ہے یوں ہی حرمت کا ثبوت بھی بے اس کے نہ ہوگا اور اصل اشیاء میں اباحت تو غیر مقلد کو ان چیزوں کے نوش کرنے میں کیا مضائقہ ہے

ع: گر بر تو حلال ست حلالت بادا

(اگر تجھ پر پینا حلال ہے تیرا اپنا حلال کیا ہوا ہے)

مسئلہ (۳): نواب موصوف روضہ ندیہ کے صفحہ ۱۲ میں فرماتے ہیں: شراب ومردار وخون کی حرمت ان کی نجاست پر دلیل نہیں جوانہیں ناپاک بتائے دلیل پیش کرے اھ ملخصًا مترجمًا[123]۔

میں کہتا ہوں شاعر بھولا کہ ناحق خلاف شرع پینے کا لفظ بولا اگر یہ مسئلہ سنتا تو یوں کہتا:

چھوتا نہیں شراب کبھی بے وضو کئے

قالب میں میرے روح کسی پارسا کی ہے

جس میں شریعت جدیدہ کا خلاف بھی نہ ہوتا اور زیادت مبالغہ سے حسن شعر بھی بڑھ جاتا کہ پیتا نہیں سے چھوتا نہیں میں کہیں زیادہ مبالغہ ہے۔

مسئلہ (۴) نواب صاحب اپنے صاحبزادہ کے نام سے نہج المقبول من شرائع الرسول مطبوعہ بھوپال کے صفحہ ۲۰ پر فرماتے ہیں:

شستن منی از برائے استقذار بودہ است نہ بنابر نجاست وبر نجاست خمر ودیگر مسکرات دلیلے کہ صالح تمسک باشد موجود نیست واصل در ہمہ چیز ہا طہارت ست ودر نجاست لحم خوک خلاف ست ودم مسفوح	منی کو نفرت ونظافت کی وجہ سے دھونا ضروری ہے نہ کہ ناپاک ہونے کی وجہ سے، شراب اور دیگر نشہ آور اشیاکے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل صالح نہیں جس سے استدلال کیا جاسکے اور تمام اشیاء میں اصلاً طہارت ہے۔

[122] القرآن ۶/ ۱۴۵

[123] روضہ ندیہ شرح درر بہیہ عربی بیان الاصل فی الاشیاء الطہارۃ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ لاہور ۱/ ۲۳

حرام ست نہ نجس اھ ملخصا[124]	خنزیر کے گوشت کے نجس ہونے میں اختلاف ہے دم مسفوح حرام ہے مگر نجس نہیں اھ ملخصًا (ت)

مسئلہ (۵) اسی فتح المغیث کے صفحہ ۶ پر ہے: کافی ہے مسح کرنا پگڑی پر[125]۔ یعنی وضو میں سر کا مسح نہ کیجئے پگڑی پر ہاتھ پھیر لیجئے وضو ہوگیا اگرچہ قرآن عظیم فرمایا کرے وَامْسَحُوۡا بِرُءُوۡسِکُمْ[126] (اپنے سروں کا مسح کرو)

مسئلہ (۶) مولوی محمد سعید شاگرد مولوی نذیر حسین ہدایت قلوب قاسیہ کے صفحہ ۳۶ میں لکھتے ہیں جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو اس کی نماز بغیر غسل کے درست ہے[127]۔

مسئلہ (۷) فتاوٰی ابراہیمیہ مصنفہ مولوی ابراہیم غیر مقلد مطبوعہ دھرم پرکاش الہ آباد کے صفحہ ۲ میں ہے: وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح فرض ہے[128]۔ انہوں نے پاؤں کے مسئلے میں رافضیوں سے بھی آگے قدم رکھا وہ بیچارے بھی صرف جواز مانتے ہیں واللہ المستعان علٰی شر الرفاض وقومٍ شرٍّ من الرفاض (اللہ تعالٰی ہی مددگار ہے روافض کے شر پر اور اس قوم کے شر پر جو روافض سے بھی بدتر ہے۔ت

ثانیًا یہ خیال کیجئے کہ انہیں اہلسنت کے ساتھ کس درجہ تعصب ہے، اور تعصب وہ شیئ ہے کہ خواہی نخواہی آدمی نیش عقرب (بچھو کا ڈنگ) ہو کر بتقاضائے طبع ایذا و اضرار پر کمر کستا ہے اور جہاں تک بن پڑے شقاق وخلاف کو دوست رکھتا ہے، اگر علانیہ نہ ہوسکے تو خفیہ ہی کوئی بات کر گزرے اور آپ ہی آپ دل میں ہنس لے، جہال روافض کی حکایات مشہور ہیں کہ ان کی مجالس مرثیہ میں جو جاہل سنی جا بیٹھے انہوں نے قلتین کے چھینٹے شربت میں ملائے، بعض اشقیانے اسمائے طیبہ پرچوں پر لکھ کر فرش کے نیچے رکھ دئے کہ سنی بیٹھیں تو پاؤں کے نیچے آئیں اگرچہ نادانستہ ہی سہی۔ پھر جہاں ایسا موقع ہاتھ لگا کہ کوئی خاص چیز کسی مہمان یا حاجتمند سنی ناواقف کے کھانے پینے کو پیش کی ظاہری تکلف حد سے گزرا اور بعض نجاسات قطعیہ سے آلودہ کردی، یہ سب شاخیں تعصب کی ہیں، پھر حضرات غیر مقلدین کا تعصب ان روافض سے کم نہیں بلکہ زائد ہے کہ یہ دشمن تازہ ہیں اور ان کے حوصلوں کی نئ

---

[124] نہج المقبول من شرائع الرسول

[125] فتح المغیث

[126] القرآن ۵/ ۶

[127] ہدایت قلوب قاسیہ

[128] فتاوٰی ابراہیمیہ

اُٹھان ہے اب ان کی بیباکی وجرات ومسائل مساہلت وشدت عداوت دیکھ کرنہ صرف احتمال فوری بلکہ ظن غالب ہوتا ہے کہ اگر یہ امام کئے جائیں ضرور اپنے اُن بعض مسائل مذکورہ پر عمل کریں گے انہیں کیا غرض پڑی ہے کہ مذہب مقتدیان کی رعایت کرکے ان امور سے بازآئیں اور تعصب برت کر دل ٹھنڈانہ کریں پھر بعض جگہ غسل وغیرہ کی مشقت اٹھانی ہو وہ نفع میں۔

ثالثاً اب یہ غور کیجئے کہ علمائے دین رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے اہل حق وہدٰی کے مذاہب مختلفہ مثلاً باہم حنفیّہ وشافعیہ میں ایک کی دوسرے سے اقتداپر کیا کلام کیا ہے یہ مسئلہ ہمیشہ سے معرکۃ الآرا رہااور اس میں تکثر شقوق واختلاف اقوال بشدت ہوا ہمیں یہاں صرف اس صورت سے غرض ہے کہ دوسرے مذہب والاجو نماز وطہارت میں ہمارے مذہب کی مراعات نہ کرے اور خروج عن الخلاف کی پروانہ رکھے اس کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے۔ پہلے اس احتیاط ومراعات کے معنی سمجھ لیجئے بعض باتیں مذاہب راشدہ میں مختلف فیہ ہیں (اختلافی مسائل) مثلاً فصد وحجامت سے شافعیہ کے نزدیک وضو نہیں جاتا ہمارے نزدیک جاتا رہتا ہے۔ مس ذکر ومساس زن سے ہمارے نزدیک نہیں جاتا ان کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے، دو قلہ پانی میں اگر نجاست پڑجائے ان کے مذہب میں ناپاک نہ [عـــہ] ہوگا ہمارے نزدیک (ناپاک) ہوجائے گا،

انکے نزدیک ایک بال کا مسح وضو میں کافی ہے ہمارے یہاں ربع سر کا ضرور، ہمارے مذہب میں نیت وترتیب وضو میں فرض نہیں ان کے نزدیک فرض، وعلٰی ہذاالقیاس، اس قسم کے مسائل میں باجماع ائمہ آدمی کو وہ بات چاہئے جس کے باعث اختلاف علما میں واقع نہ ہو جب تک یہ احتیاط اپنے کسی مکروہ مذہب کی طرف نہ لے جائے تو محتاط شافعی فصد وحجامت سے وضو کرلیتے ہیں اور مسح میں بعض پر قناعت نہیں کرتے اور محتاط حنفی مَسِ ذکر ومساس زن سے وضو کرلیتے ہیں اور ترتیب ونیت نہیں چھوڑتے کہ اگرچہ ہمارے امام نے اس صورت میں وضو واجب نہ کیا منع بھی تو نہ فرمایا پھر نہ کرنے میں ہماری طہارت ایک مذہب پر ہوگی دوسرے پر نہیں اور کرلینے میں بالاتفاق طاہر ہوجائیں گے اور اپنے مذہب میں وضو علی الوضو کا ثواب پائیں گے، جو ایسی احتیاط کا خیال نہیں کرتے اور دوسرے مذہب کے خلاف ووفاق سے کام نہیں رکھتے، جمہور مشائخ کے نزدیک ان کی اقتدا جائز نہیں کہ صحیح مذہب پر رائے مقتدی کا اعتبار ہے جب اس کی رائے پر خلل طہارت یااور وجہ سے فساد نماز کا مظنہ ہو یہ کیونکر ایسی نماز پر اپنی نماز بنا کرسکتا ہے خانیہ وخلاصہ وسراجیہ وکفایہ ونظم وبحر الفتاوی وشرح نقایہ ومجمع الانہر وحاشیہ مراقی الفلاح وغیرہا کتب میں اس کی تصریح فرمائی اور اسے علامہ سندی پھر علامہ حلبی پھر علامہ شامی نے بہت مشائخ اور علامہ قاری نے عامہ مشائخ کرام

عـــہ: بشرطیکہ پانی کا کوئی وصف مثلاً بو یا رنگ یا مزہ متغیر نہ ہوجائے ورنہ بالاتفاق ناپاک ہوجائے گا ۱۲منہ (م)

سے نقل کیا، فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

الاقتداء بشافعی المذھب انما یصح اذاکان الامام یتحامی مواضع الخلاف بان یتوضأ من الخارج النجس ، من غیر السبیلین کالفصد ولایکون متعصبا ولایتوضأ بالماء الراکد[عہ۱] القلیل وان یغسل ثوبہ من المنی[عہ۲] ویفرك الیابس منہ ویمسح[عہ۳] ربع رأسہ ھکذا فی النھایۃ والکفایۃ ولایتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیہ النجاسۃ کذا فی فتاوٰی قاضی خاں ولابالماء المستعمل ھکذا فی السراجیۃ[129] اھ ملخصا۔	شافعی المذہب کی اقتداء اس وقت صحیح ہے جب وہ مقامات اختلاف میں احتیاط سے کام لیتاہو، مثلاً سبیلین کے علاوہ سے نجاست کے خروج پر وضو کرتاہو جیساکہ رگ کٹوانے پر، اور متعصب نہ ہو اور نہ ہی قلیل کھڑے پانی سے وضو کرنے والا ہو اور منی والا کپڑا دھوتاہو، اور خشک منی کپڑے سے کھرچ دیتاہو، سر کے چوتھائی کا مسح کرتاہو، نہایہ، اور کفایہ میں اسی طرح ہے، اور ایسے ہی قلیل پانی جس میں نجاست گرگئی ہو اس سے وضو نہ کرتاہو فتاوٰی قاضی خان میں اسی طرح ہے اور نہ ہی ماء مستعمل سے وضو کرتا، جیساکہ سراجیہ میں ہے اھ ملخصا (ت)

فتاوٰی امام قاضی خاں میں ہے:

اما الاقتداء بشفعوی المذھب قالوا لاباس بہ اذالم یکن متعصبا وان یکون متوضأ من الخارج النجس من غیر السبیلین ولایتوضأ بالماء القلیل الذی وقعت فیہ النجاسۃ[130] اھ ملخصا۔	شافعی المذہب کی اقتداء کے بارے میں علماء نے فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ متعصب نہ ہو اور یہ کہ سبیلین کے علاوہ سے نجاست کے خروج پر وضو کرتاہو اور اس قلیل پانی (جس میں نجاست گرگئی ہو) سے وضو نہ کرتاہو۔ اھ ملخصًا (ت)

عــہ۱: قلت ای بحیث تقع الغسالۃ فیہ بناء علی نجاسۃ الماء المستعمل ۱۲منہ (م)

میں کہتاہوں یعنی اس وقت جب غسالہ پانی میں گرتاہو اس قول کی بناپر جو ماء مستعمل کو نجس قرار دیتے ہیں ۱۲ (ت)

عــہ۲: قلت ای اذا بلغ حد المنع ۱۲منہ (م)

میں کہتاہوں یعنی جب مانع نماز کی حد تک پہنچ جائے ۱۲ (ت)

عــہ۳: قلت ای لایجتزیئ باقل منہ ۱۲منہ (م)

میں کہتاہوں یعنی اس سے اقل پر اکتفاء نہ کرتاہو ۱۲منہ (ت)

---

[129] فتاوٰی ہندیۃ الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۱/ ۸۴

[130] فتاوٰی قاضی خان فصل فی من یصلح الاقتداء وفی من لایصح مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ ۱/ ۴۳

فتاوی امام طاہر بن عبد الرشید بخاری میں ہے:

الاقتداء بشفعوی المذهب یجوز ان لم یکن متعصبا ویکون متوضأ من الخارج من غیرالسبیلین ولایتوضأ بماءٍ الذی وقعت فیه النجاسة وهو قدر قلتین[131] اھ[عــہ] ملخصا۔	شافعی المذہب کی اقتداء جائز ہے اگر وہ متعصب نہ ہو اور غیر سبیلین سے نجاست کے خروج پر وضو کرنے والا ہو اور اس تھوڑے پانی سے وضو نہ کرتا ہو جس میں نجاست گر گئی ہو اور وہ دو قلوں کی مقدار ہے اھ تلخیصًا (ت)

جامع الرموز میں ہے:

هذا اذا علم بالاحتراز عن مواضع الخلاف فلوشك فی الاحتراز لم یجز الاقتداء مطلقا کما فی النظم فلاباس به اذا لم یشك فی ایمانه ولم یتعصب ای لم یبغض للحنفی (وساق الکلام فی مسائل المراعاة فجمع واوعی ثم قال) الکل فی بحر الفتاوی[132]۔	یہ اس وقت ہے جب وہ مقامات اختلاف سے بچنے کا یقین رکھتا ہو اگر اس کے احتراز میں شک ہو تو پھر ہر حال میں اقتداء جائز نہیں، جیسا کہ نظم میں ہے پس اس وقت اس کی اقتدا میں کوئی حرج نہیں جب اس کے ایمان میں شک نہ ہو (یعنی انا مؤمن ان شاء اللہ کہنے والا نہ ہو) اور وہ متعصب نہ ہو یعنی حنفی کے ساتھ بغض نہ رکھتا ہو (اس کے بعد مقامات رعایت پر گفتگو کرتے ہوئے مسائل کو اکٹھا کیا پھر فرمایا) یہ تمام بحر الفتاوی میں ہے۔(ت)

شرح ملتقی الابحر میں ہے:

جواز اقتداء الحنفی بالشافعی اذاکان الامام یحتاط فی مواضع الخلاف[133]۔	حنفی کا شافعی کی اقتدا کرنا اس وقت جائز ہے جب شافعی امام مقامات اختلاف میں محتاط ہو۔(ت)

عــہ: قلت الاولی تعبیر غیره کالخانیة بالقلیل ۱۲منه (م)	میں کہتا ہوں اس کے غیر کی تعبیر بہتر ہے جیسے کہ خانیہ نے "قلیل" کے ساتھ تعبیر کیا ہے ۱۲منہ (ت)

---

[131] خلاصۃ الفتاوی کتاب الصلوۃ الاقتداء باھل الھواء مطبوعہ مکتبہ حبیبیہ کوئٹہ ۱/ ۱۴۹

[132] جامع الرموز فصل یجھر الامام مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۱/ ۱۷۳

[133] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر باب الوتر والنوافل مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۱۲۹

علامہ احمد مصری حاشیہ شرح نور الایضاح میں فرماتے ہیں:

صحۃ الاقتداء اذاکان یحتاط فی مواضع الاختلاف کأن یجدد الوضوء بخروج نحو دم وان یمسح رأسہ وان یغسل ثوبہ من منی اویفرکہ اذاجف[134] الخ	صحت اقتدا شافعی کی اس پر موقوف ہے کہ وہ مواضع اختلاف میں محتاط ہو، مثلاً خون جیسی چیز کے خروج پر نیا وضو کرتا ہو اور سر کا مسح کرتا ہو، منی والے کپڑے کو دھوتا ہو یا خشک ہونے کی صورت میں اسے کھرچ دیتا ہو الخ (ت)

ردالمحتار میں ہے:

قال کثیر من المشائخ ان کان عادتہ مراعاۃ موضع الخلاف جاز والا فلا ذکرہ السندی المتقدم ذکرہ ح قلت وھذا بناء علی ان العبرۃ لرأی المقتدی وھو الاصح[135] الخ	اکثر مشائخ نے فرمایا ہے کہ اگر شافعی امام کی عادت مقامات اختلاف میں احتیاط کی (یعنی وضو و نماز میں مذہب حنفی کی رعایت کرتا ہو) تو پھر اس کی اقتداء جائز ورنہ نہیں۔ سندی نے اس کو ذکر کیا اس کا تذکرہ پیچھے بھی گزرا ہے ح۔ میں کہتا ہوں یہ اس بناپر ہے کہ اس مسئلہ میں اعتبار مقتدی کی رائے کا ہے اور یہی اصح ہے الخ (ت)

اُسی میں ہے:

فی رسالۃ الاھتداء فی الاقتداء لملا علی القاری ذھب عامۃ مشائخنا الی الجواز اذاکان یحتاط فی موضع الخلاف والافلا[136]۔	ملا علی قاری کے رسالہ "الاھتدا فی الاقتداء" میں ہے کہ اکثر مشائخ کی رائے یہی ہے کہ اگر امام شافعی مقامات اختلاف میں محتاط ہے تو اقتدِا جائز ورنہ نہیں۔ (ت)

اسی طرح اور کتب میں تصریح ہے:

بقی ان الشامی نقل عن القاری بعد قولہ المذکور المعنی انہ یجوز فی المراعی	رہا یہ معاملہ کہ شامی نے علی قاری سے اپنے مذکور قول کے بعد یہ نقل کیا ہے: اس کا معنی یہ ہے کہ

[134] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، باب الوتر مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی ص ۲۱۰
[135] ردالمحتار مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۶
[136] ردالمحتار مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۶

بلاکراھۃ وفی غیرہ معہا[137]اھ **اقول:** وھذا یخالف تصریح الھندیۃ بعدم الصحۃ لکن لایعکر علیّ لانی انما عبرت بعدم الجواز الشامل للفساد وکراھۃ التحریم فینطبق علی تفسیر القاری و تصریح الھندیۃ جمیعا، والذی یظھرلی وارجوان یکون ھو الصواب ان شاء اللہ تعالٰی ان البطلان انما ھو اذاعلم عدم المراعاۃ فی خصوص الصلاۃ کما اختارہ العلامۃ السغناقی وجزم بہ وتر الدر وغیرہ والافالصواب مع القاری فتصح لعدم العلم بالمفسد وتکرہ لکونہ غیر محتاط، وان حملت الصحۃ فی کلام الھندیۃ علی الجواز وان کان فیہ بعد فیتوافق القولان ومن الدلیل علی ھذا الحمل ان صاحب الھندیۃ ادخل کلام قاضی خاں تحت مسئلۃ عدم الصحۃ وانما نص الخانیۃ کما سمعت تعلیق نفی البأس بتلک الشرائط فانما یفید بمفھوم المخالفۃ وجود البأس عند	رعایت کرنے والے کے پیچھے بغیر کراہت جائز ہے اور رعایت نہ کرنے والے کے پیچھے بالکراہت اھ (ت) **اقول:** (میں کہتاہوں) یہ فتاوٰی ہندیہ کی اس تصریح کے مخالف ہے جس میں انہوں نے عدم صحت کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ بات مجھ پر لازم نہیں آتی کیونکہ میں نے اسے عدم جواز کے ساتھ تعبیر کیا ہے جو فساد اور کراہت تحریمی دونوں کو شامل ہے، للذا یہ علی قاری کی تفسیر اور ہندیہ کی تصریح دونوں کے موافق ہے، اور جو چیز مجھ پر ظاہر ہوئی ہے اور میں امید کرتاہوں ان شاء اللہ وہی صواب ہے وہ یہ ہے کہ نماز کا باطل ہونا اس صورت میں جب امام شافعی بالخصوص نماز میں رعایت نہ کرتا ہو (اس بات کا حنفی کو یقین ہو) جیسا کہ اس کو علامہ سغناقی نے اختیار کیا اور در وغیرہ کے بیان وتر میں اس پر جزم کیا ہے ورنہ اگر علم نہ ہو کہ وہ رعایت کرتا ہے تو علی قاری کی رائے صواب ہے کہ نماز درست ہوگی کیونکہ مفسد کا علم نہیں البتہ مکروہ ہوگی، کیونکہ وہ محتاط نہیں، اور اگر ہندیہ کی عبارت میں صحت کو جواز پر محمول کرلیا جائے گا اگرچہ اس میں بعد ہے تو دونوں اقوال میں موافقت ہوجائے گی، اس حمل پر ایک دلیل یہ ہے کہ صاحب ہندیہ نے کلام قاضی خاں کو مسئلہ عدم صحت کے تحت ذکر کیا ہے، اور خانیہ نے تصریح کی ہے جیسا کہ آپ سن چکے کہ نفی حرج ان شرائط کے ساتھ معلق ہے اور یہ بات مفہوم مخالف کے طور پر اس

[137] ردالمحتار مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوہ الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۴۱۶

عدمها، ووجود الباس لايستلزم البطلان نعم هومساو لعدم الجواز بمعنى عدم الحل الجامع لكراهة التحريم، ويؤيد ذلك مانص عليه العلامة الحلبى فى الغنية الاختلاف انما هو فى الكراهة والافعلى الجواز يعنى الصحة الاجماع۔ ثم لايذهبن عنك ان الكراهة ههنا للتحريم اذهو الذى يصح تفسير عدم الجواز به كما فعل القارى فافهم وتثبت هذا ما ظهر لى وقد بقى خبايا العبد الضعيف حقق الكلام فى هذا المرام فى فتاواه الملقبة بالعطايا النبوية فى الفتاوى الرضوية وبالله التوفيق۔	بات کی مفید ہے کہ جب شرائط معدوم ہوں تو حرج لازم آئے گا اور وجود حرج بطلان کو مستلزم نہیں، ہاں وہ مساوی بنے گا عدم جواز بمعنی عدم حل کا جو کراہت تحریمی کو جامع ہے اور اس کی تائید علامہ حلبی کے ان الفاظ سے ہوتی ہے جو غنیہ میں ہیں کہ اختلاف کراہت میں ہے ورنہ جواز یعنی صحت پر اجماع ہے۔ پھر یہ بھی ذہن نشین رہنا چاہئے کہ یہاں کراہت تحریمی مراد ہے کیونکہ تفسیر عدم جواز کی اسی کے ساتھ درست ہوتی ہے جیسا کہ علی قاری نے کیا ہے، خوب سمجھ کر اس پر قائم رہو۔ یہ وہ تفصیل تھی جو مجھ پر واضح ہوئی اور ابھی کچھ گوشے رہ گئے ہیں بندہ ضعیف نے اللہ کی توفیق سے اس مقصد پر اپنے فتاوٰی الملقب بہ العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں تحقیق کی ہے۔(ت)

سبحٰن اللہ جبکہ بے احتیاط شافعی کے پیچھے نماز جمہور ائمہ کے نزدیک ناجائز، تو ان مبتدعین تہورین کو اہل حق وہدایت سے کیا نسبت ان کے پیچھے بدرجہ اولٰی ناجائز وممنوع تر ہونا چاہئے کما لایخفی۔

تنبیہ: خانیہ وخلاصہ ونہایہ وکفایہ وبحر الفتاوٰی وشرح نقایہ وہندیہ کے نصوص سن چکے کہ متعصب شافعی کے پیچھے نماز جائز نہیں اور اس کی تفسیر گزری کہ متعصب عـــہ وہ جو حنفیّہ سے بغض رکھتا ہو، اب غور کرلیجئے کہ غیر مقلدین کو نہ صرف حنفیّہ بلکہ تمام مقلدین ائمہ دین سے کس قدر بغض شدید وکین مدید ہے خصوصًا جو عنایت حضرات حنفیّہ خصھم اللہ بالطافہ والحفیہ کے ساتھ ہے بیان سے باہر تو ان روایات پر یہ جداگانہ دلیل ہوئی ان کی اقتداء ناجائز ہونے کی،

لكن قال المحقق فى الفتح لايخفى ان تعصبه انمايوجب فسقه[138]اھ	لیکن محقق نے فتح القدیر میں فرمایا یہ مخفی نہ رہے کہ اس کا متعصب ہونا فسق کا موجب وسبب ہے اھ

عـــہ: اقول ایسے ہی شافعیہ یامالکیہ یاحنبلیہ سے بغض رکھنے والا عند من براہ اللہ من التعصب کہ اہل حق سے بغض نہ رکھے گا مگر بدمذہب ،اور بدمذہب کے پیچھے نماز ممنوع ۱۲منہ سلمہ (م)

[138] فتح القدیر باب صلٰوۃ الوتر مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۸۱

اقول : قدعلمت ان عدم الجواز بمعنی عدم الحل الصادق بکراهة التحریم وان الصلاة خلف الفاسق مکروهة تحریمیة فان اعید الاشکال بمافی الهندیة اعدنا الکلام بماقدمنا وح یؤل هذا الدلیل الی الدلیل الثانی کما لایخفی وبهذا الحمل تکون الروایات مؤیدات لما حققنا من ان الکراهة خلف الفاسق و المبتدع کراهة تحریم والله سبحٰنه بکل شیئ علیم۔	**اقول:** (میں کہتاہوں) آپ نے پیچھے پڑھ لیا ہے کہ عدم جواز بمعنی عدم حلت ہے جو کراہت تحریمی پر صادق آتاہے اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اگر ہندیہ کی عبارت کے ساتھ اشکال کااعادہ کیاجائے تو ہم سابقہ کلام سامنے لائیں گے تو اس وقت یہ دلیل دوسری دلیل کی طرف لوٹ جائے گی جیساکہ مخفی نہیں، اور اس حمل کے ساتھ تمام روایات اس تحقیق کی مؤید ہوجائیں گی جو ہم نے کی ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنے کی کراہت مکروہ تحریمی ہے والله سبحٰنه بکل شیئ علیم۔(ت)

دلیل چہارم

حضرت امام الائمہ سراج الامہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں جو متکلم ضروریات عقائد کی بحث میں (جن میں لغزش موجب کفر ہوتی ہے) یہ چاہے کہ کسی طرح اس کامخالف خطا کرجائے وہ کافر[عـــہ] ہے کہ اس نے اس کا

عــہ: کافر سے مراد کہ اس پر کفرکااندیشہ ہے۔ والعیاذ بالله تعالٰی فی الخلاصة سمعت القاضی الامام (یرید الامام الاجل قاضی خاں) ان اراد تخجیل الخصم یکفر قال وعندی لایکفر ویخشی علیه الکفر اھ وقال العلامة بدرالرشید الحنفی فی رسالته فی کلمات الکفر فی المحیط من رضی بکفر نفسه فقد کفر ای اجماعا، وبکفر غیره	اللہ تعالٰی کی پناہ، خلاصہ میں ہے میں نے قاضی امام (یعنی امام اجل قاضی خاں) سے سناکہ اگر کوئی مخالف کو شرمندہ کرنے کاارادہ رکھتا تو اسے کافر کہاجائے فرمایااور میرے نزدیک اسے کافرنہ کہاجائے، البتہ اس پر کفر کاخوف واندیشہ ہے۔ علامہ بدرالرشید حنفی نے اپنے رسالہ میں کلمات کفر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھاہے کہ محیط میں ہے وہ شخص جواپنی ذات کے کفر پر راضی ہوگیا وہ کافر ہوگیا یعنی بالاجماع، اور جو کوئی (باقی اگلے صفحہ پر)

کافر ہو نا چاہا اور مسلمان کو مبتلائے کفر چاہنا رضا بالکفر ہے اور رضا بالکفر آپ ہی کفر، علماء فرماتے ہیں ایسے متکلم کے پیچھے نماز جائز نہیں، فتح القدیر میں ہے:

قال صاحب المجتبی واماقول ابی یوسف لاتجوز الصلاۃ خلف المتکلم فیجوز ان یرید الذی قررہ ابوحنیفۃ حین رأی ابنہ حمادا ینا ظر فی الکلام فنھاہ فقال رأیتك تناظر فی الکلام و تنھانی فقال کنا نناظر وکان علی رؤسنا الطیر مخافۃ ان یزل صاحبنا وانتم تناظرون وتریدون زلۃ صاحبکم ومن ارادزلۃ صاحبہ	صاحب مجتبٰی نے فرمایا امام ابویوسف کا قول کہ کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں تو ہوسکتا ہے ان کی مراد وہ ہو جس کو امام ابوحنیفہ نے مقرر رکھا ہے کہ انہوں نے جب اپنے صاحبزادے حماد کو علم کلام میں مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا تو اپنے بیٹے کو اس سے منع کیا، بی۔ٹے نے عرض کی میں نے آپ کو علم کلام میں مناظرہ کرتے دیکھا ہے اور مجھے آپ اس سے منع کررہے ہیں اس پر آپ نے فرمایا ہم اس حال میں مناظرہ کرتے تھے گویا ہمارے سروں پر پرندے ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

اختلف المشائخ ثم ذکرعن شیخ الاسلام ماحقہ ان یسطر علی الصدور وحاصلہ انہ انما یکون کفرا اذا کان یستحسنہ ثم قال) وقد عثرنا علی روایۃ ابی حنیفۃ ان الرضاء بکفر الغیر کفرمن غیر تفصیل اھ قلت وھی ھذہ الروایۃ التی ذکرفی المجتبی قال العلامۃ القاری بعد نقل مافی رسالۃ البدرالجواب ان روایۃ ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالٰی اذا کانت مجملۃ اوعبارتہ مطلقۃ فلنا ان نفصلھا ونقیدھا علی مقتضی القواعد الحنفیۃ[139]اھ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲منہ سلمہ ربہ (م)

غیر کے کفر پر راضی ہوا اس میں مشائخ کا اختلاف ہے پھر وہاں شیخ الاسلام کے حوالے سے وہ لکھا جو سینوں پر لکھنے کے قابل ہیں، اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ کفر اس وقت ہے کہ جب اس نے اسے پسند کیا ہو پھر کہا ہم امام ابوحنیفہ کی اس روایت پر مطلع ہیں جس میں ہے کہ غیر کے کفر پر راضی ہونا کفر ہے بغیر کسی فرق کے اھ میں کہتا ہوں یہی وہ روایت ہے جو مجتبٰی میں مذکور ہے، علامہ علی قاری نے رسالہ بدر کی عبارت نقل کرنے کے بعد کہا اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جب مجمل ہو یا اس کی عبارت مطلق ہو تو ہم کہتے ہیں ہم اس کی تفصیل کرتے ہیں اور قواعد احناف کے مقتضا کے مطابق اسے مقید کرتے ہیں اھ واللہ تعالٰی اعلم ۱۲منہ سلمہ ربہ۔(ت)

---

[139] منح الروض شرح الفقہ الاکبر بحوالہ المحیط فصل فی الکفر مصطفی البابی مصر ص ۱۸۰

فقد اراد کفرہ فھو قد کفر قبل صاحبہ فھذا ھو الخوض المنھی عنہ وھذا المتکلم لایجوز الاقتداء بہ[140] انتھی۔	اس سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں ہمارا ساتھی پھسل نہ جائے لیکن تم اپنے ساتھی کو پھسلانے کاارادہ کرکے مناظرہ کرتے ہواور جو شخص اپنے ساتھی کو پھسلانے کاارادہ کرے اس نے اس کا کفر چاہاتو وہ اپنے ساتھی سے پہلے کفر کا مرتکب ہوا، پس ایسا غور وخوض ممنوع ہے اور ایسے کلامی کے پیچھے نماز جائز نہیں انتہی (ت)

جب اس متکلم کے پیچھے نماز ناجائز ہوئی جس کے انداز سے کفر غیر پر رضا نکلتی ہے تو یہ صریح متعصبین جن کا اصل مقصود تکفیر مسلمین دن رات اسی میں ساعی رہیں اور جب تقریراً و تحریراً اس کی تصریحیں کرچکے اور مکابر ہر طرح اپنی ہی بات بالا چاہتا ہے توقطعاً ان کی خواہش یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو مسلمان کافر ٹھہریں اور شک نہیں کہ اپنے زعم باطل میں اس کی طرف کچھ راہ پائیں توخوش ہوجائیں اور جب بحمداللہ مسلمانوں کا کفر سے محفوظ ہونا ثابت ہو غم وغصہ کھائیں توان کا حکم کس درجہ اشد ہوگا اور ان کی اقتدا کیونکر روا، واللہ الھادی الی الطریق الھدی۔

دلیل پنجم

یہاں تک توان کے بدعت وفسق وغیرہما کی بناپر کلام تھا مگر ایک امر اور اشد واعظم ان کے طائفہ تالفہ سے صادر ہوتا ہے جس کی بناپر ان کے نفس اسلام میں ہزاروں دقتیں ہیں یہاں تک کہ احادیث صریحہ صحیحہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم واقوال جماہیر فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے ان کا صریح کافر ہونا اور نماز کا ان کے پیچھے محض باطل جانا نکلتا ہے وہ کیا یعنی ان کا تقلید کو شرک اور حنفیّہ مالکیہ شافعیہ حنبلیہ عمہم اللہ جمیعًا بالطافہ العلیہ، سب مقلدان ائمہ کو مشرکین کو بتانا کہ یہ صراحۃً مسلمانوں کوکافر کہنا ہے اور پھر ایک کونہ دو کولاکھوں کروڑوں اور پھر آج ہی کل کے نہیں گیارہ سوبرس کے عامہ مومنین کو جن میں بڑے بڑے محبوبان حضرت عزت وارا کین امت واساطین ملت وحملہ شریعت وکملہ طریقت تھے رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین ان کے بانی مذہب کے مرجع ومقتدااور پدر نسب وعلم واقتدا شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رسالہ انصاف میں لکھتے ہیں:

بعد المأتین ظھر بینھم التمذھب للمجتھدین باعیانھم وقل من کان	دو صدی کے بعد مسلمانوں میں تقلید شخصی نے ظہور کیا کم کوئی رہا جو ایک امام معین کے مذہب پر

[140] فتح القدیر باب الامامۃ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر ۱/ ۳۰۴

لایعتمد علی مذھب مجتھد بعینہ[141]۔	اعتماد نہ کرتا ہو۔(ت)

امام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی جن کی میزان وغیرہ تصانیف عالیہ سے امام العصر ودیگر کبرائے طائفہ نے جابجا اسناد کیا اسی میزان میں فرماتے ہیں:

یجب علی المقلد العمل بالارجح من القولین فی مذھبہ مادام لم یصل الی معرفۃ ھذہ المیزان من طریق الذوق و الکشف، کما علیہ عمل الناس فی کل عصر بخلاف ما اذا وصل الی مقام الذوق و رأی جمیع اقوال العلماء وبحور علومھم تنفجر من عین الشریعۃ الاولٰی تبتدیئ منھا وتنتھی الیھا فان مثل ھذا لایؤمر بالتعبد بمذھب معین لشھودہ تساوی المذاھب فی الاخذ من عین الشریعۃ[142] اھ ملخصا	یعنی مقلد پر واجب ہے کہ خاص اسی بات پر عمل کرے جو اس کے مذہب میں راجح ٹھہری ہو ہر زمانے میں علماء کا اسی پر عمل رہا ہے البتہ جو ولی اللہ ذوق و معرفت کی راہ سے اس مقام کشف تک پہنچ جائے کہ شریعت مطہرہ کا پہلا چشمہ جو سب مذاہب ائمہ مجتہدین کا خزانہ ہے اسے نظر آنے لگے وہاں پہنچ کر وہ تمام اقوال علماء کو مشاہدہ کرے گا کہ ان کے دریا اسی چشمے سے نکلتے اور اسی میں پھر آکر گرتے ہیں ایسے شخص پر تقلید شخصی لازم نہ کی جائے گی کہ وہ توآنکھوں دیکھ رہا ہے کہ سب مذاہب چشمہ اولٰی سے یکساں فیض لے رہے ہیں اھ ملخصًا

یہاں سے ثابت کہ جو پایہ اجتہاد نہ رکھتا ہو نہ کشف و ولایت کے اس رتبہ عظمٰی تک پہنچا اس پر تقلید امام معین قطعًا واجب ہے اور اسی پر ہر زمانے میں علماء کا عمل رہا، یہاں تک امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی نے کتاب مستطاب کیمیائے سعادت میں فرمایا:

مخالفت کردن صاحب مذہب خویش نزدیک ہیچکس عـہ	اپنے صاحب مذہب کی مخالفت کرنا کسی کے نزدیک

عـہ: **اقول:** وانما اراد الاجماع بعد تقرر المذاھب وظھور التمذھب للائمۃ باعیانھم اذ ھو الصحیح لااضافۃ بین الناس واصحاب	**میں کہتا ہوں** ان کی مراد تقرر مذاہب اور ظہور تقلید معین ائمہ کے بعد کا اجماع ہے کیونکہ یہی صحیح ہے عام لوگوں اور اصحاب مذاہب کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہے۔(باقی برصفحہ آئندہ)

[141] رسالہ انصاف مع ترجمہ کشاف مطبوعہ مجتبائی دہلی ص۵۹

[142] المیزان الکبرٰی فصل فان قال قائل فھل یجب الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۱۱

روا نبود[143]۔	بھی جائز نہیں۔(ت)

سبحان اللہ جب تقلید شخصی معاذاللہ کفروشرک ٹھہری تو تمہارے نزدیک یہ ہر عصر کے علما اور گیارہ سو برس کے عامہ مومنین معاذاللہ سب کفار ومشرکین ہوئے، نہ سہی آخر اتنا تو اجلٰی بدیہیات سے ہے جس کا انکار آفتاب کا انکار کہ صدہا برس سے لاکھوں اولیاء علماء، محدثین، فقہا، عامہ اہلسنت واصحاب حق وہدی غاشیہ تقلید ائمہ اربعہ اپنے دوش ہمت پر اٹھائے ہوئے ہیں جسے دیکھو کوئی حنفی، کوئی شافعی، کوئی مالکی، کوئی حنبلی یہاں تک کہ فرقہ ناجیہ اہلسنت وجماعت ان چار مذہب میں منحصر ہوگیا جیسا کہ اس کی نقل سید علامہ احمد مصری رحمہ اللہ تعالٰی سے شروع دلیل اول میں گزری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہ معتمدین ومستندین طائفہ سے ہیں۔ تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں:

اھل السنة قدافترق بعد القرون الثلثة اوالاربعة علی اربعة مذاھب ولم یبق مذھب فی فروع المسائل سوی ھذہ الاربعة[144]۔	اہل سنت تین چار قرن کے بعد ان چار مذاہب پر منقسم ہوگئے اور فروع مسائل میں ان مذاہب اربعہ کے سوا کوئی مذہب باقی نہ رہا۔

طبقات حنفیّہ وطبقات شافعیہ وغیرہما تصانیف علماء دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ ان چاروں مذہب کے مقلدین کیسے کیسے ائمہ ہدٰی واکابر محبوبان خدا گزرے جنہوں نے ہمیشہ اسی کی ترویج میں دفتر لکھے یہ سب تو معاذاللہ تمہارے نزدیک چنین وچناں ہوئے۔ جانے دو عمل نہ سہی قول تو مانوگے اُن جماعات کثیرہ علماء کو کیا جانوگے جنہوں نے تقلید شخصی کے حکم دیئے اور یہی ان کا مذہب منقول ہوا، امام مرشد الانام

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) المذاھب کمالایخفی وعدم الاعتداد فی دعوی الاتفاق بمن شذونذر وکثیر مشتھر کمالایخفی علی ذی بصر ۱۲ منه (م)	جیسا کہ واضح ہے اور دعوی اتفاق میں شاذونادر کا اعتبار نہ کرنا کثیر ومشہور ہے جیسا کہ صاحب بصیرت پر مخفی نہیں ۱۲منہ (ت)

[143] کیمیائے سعادت اصل نہم امر بمعروف ونہی از منکر مطبوعہ انتشارات گنجینہ تہران، ایران ص ۳۹۵

[144] تفسیر مظہری مسئلہ اذاصح الحدیث علی خلاف مذہبہ الخ مطبوعہ ادارہ اشاعت العلوم دہلی ۲/ ۶۴

محمد غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم شریف میں فرماتے ہیں:

مخالفته للمقلد متفق علی کونه منکرا بین المحصلین[145]۔	تمام منتہی فاضلوں کا اجماع ہے کہ مقلد کا اپنے امام مذہب کی مخالفت کرنا شنیع و واجب الانکار ہے۔

شرح نقایہ میں کشف اصول امام بزدوی سے منقول:

من جعل الحق متعددا کالمعتزلة اثبت للعامی الخیار من کل مذهب مایهواه ومن جعل واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما واحدا[146]۔	یعنی جن کے نزدیک مسائل نزاعیہ میں حق متعدد ہے کہ ایک شے جو مثلاً ایک مذہب میں حلال دوسرے میں حرام ہو تو وہ عنداللہ حلال بھی ہے اور حرام بھی، وہ تو عامی کو اختیار دیتے ہیں کہ ہر مذہب سے جو چاہے اخذ کرلے یہ مذہب معتزلہ وغیرہم کا ہے اور جو حق کو واحد مانتے ہیں وہ عامی پر امام معین کی تقلید واجب کرتے ہیں یہ مذہب ہمارے علماء وغیرہم کا ہے۔

علامہ زین بن نجیم مصری صاحب بحرالرائق واشباہ وغیرہما رسالہ کبائر وصغائر میں فرماتے ہیں:

اما الکبائر فقالوا هی بعد الکفر الزنا واللواطة وشرب الخمر ومخالفة المقلد حکم مقلده[147] اھ مختصرا	یعنی کبیرہ گناہ علماء نے یوں گنائے کہ عیاذاً باللہ سب میں پہلے تو کفر ہے پھر زنا واغلام وشراب خوری اور مقلد کا اپنے امام کی مخالفت کرنا اھ مختصرا۔

ملل ونحل میں ہے:

علماء الفریقین لم یجوزوا ان یأخذ العامی الحنفی الابمذهب ابی حنفیة والعامی الشفعوی الابمذهب الشافعی[148]۔	دونوں فریق کے علما یہ جائز نہیں رکھتے کہ عامی حنفی مذہب ابو حنیفہ یا عامی شافعی مذہب شافعی کے سوا دوسرے مذہب پر عمل کرے۔

شاہ ولی اللہ عقد الجید میں لکھتے ہیں:

المرجح عند الفقهاء ان العامی المنتسب	فقہاء کے نزدیک ترجیح اسے ہے کہ عامی جو ایک مذہب

[145] احیاء العلوم، الباب الثانی فی ارکان الامر الخ مطبوعہ مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ مصر ۲/ ۳۶۶

[146] جامع الرموز (شرح نقایہ) کتاب الکراہیۃ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۳/ ۳۲۷

[147] الرسائل الفقہیہ لمؤلف الاشباہ مع الاشباہ الخ الرسالۃ الرابعۃ والثلاثون الخ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی ۲/ ۹۴،۹۰۷

[148] الملل والنحل حکم الاجتہاد والتقلید الخ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۱/ ۲۰۵

الی مذھب لہ مذھب فلاتجوز لہ مخالفتہ[149]۔	کی طرف انتساب رکھتا ہے وہ مذہب اس کا ہو چکا اسے اس کا خلاف جائز نہیں۔

اب فرمایئے تمام منتہی فاضل جن سے امام غزالی ناقل کہ ترک تقلید شخصی کو منکر و ناروا بتاتے، اکابر ائمہ جن کے قول سے کشف کاشف کہ تقلید امام معین کو واجب ٹھہراتے مشائخ کرام جن کے صحاب کلام صاحب بحر معترف کہ ترک تقلید شخصی کو گناہ کبیرہ کہتے، علمائے فریقین وفقہائے عظام جن سے ملل ونحل وشاہ ولی اللہ حاکی کہ تقلید معین کی مخالفت ناجائز رکھتے، یہ سب تومعاذاللہ تمہارے طور پر صریح کفار ومشرکین ٹھہرے، اس سے بھی درگزر کر وان ائمہ دین کی خدمات عالیہ میں کیا اعتقاد ہے جنہوں نے خود اپنی تصانیف جلیلہ وکلمات جمیلہ میں وجوب تقلید معین وغیرہ ان باتوں کی صاف صریح تصریحیں فرمائیں جو تمہارے مذہب پر خالص کفر وشرک ہیں ان سب کو تو نام بنام بتعیین اسم (خاک بدہان گستاخاں) معاذاللہ کافر ومشرک کہئے گا۔ یہ موجز رسالہ کو اطلاع اہل حق کے لئے ایک مختصر فتوٰی ہے جو اپنے منصب یعنی اظہار حکم فقہی کو بنہج احسن ادا کر چکا اور کرتا ہے اس میں ان اقوال وافرہ ونصوص متکاثرہ کی گنجائش کہاں۔ مگر ان شاء اللہ العظیم توفیق ربانی مساعدت فرمائے تو فقیر ایک جامع رسالہ اس باب میں ترتیب دینے والا ہے جو ان اقوال کثیرہ سے جملہ صالحہ کو ایک نئے طرز پر جلوہ دے گا اور ان شاء اللہ تعالٰی غیر مقلدین کے اصول مذہبی کو ان کے مستندین ہی کے کلمات مستندہ سے ایک ایک کرکے مستاصل کرے گا۔ میں یہاں صرف ان ائمہ دین وعلمائے مستندین کے چند اسماء شمار کرتا ہوں جو خاص اپنے ارشادات وتصریحات کے روسے مذہب غیر مقلدین پر کافر ومشرک ٹھہرے، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ ان میں سے ہیں:

[1] امام ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانی تلمیذ التلمیذ امام محمد، [2] امام ابن السمعانی، [3] امام کیاہراسی، [4] امام اجل امام الحرمین، [5] امام محمد محمد محمد غزالی، [6] امام برہان الدین صاحب ہدایہ، [7] امام طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ، [8] امام کمال الدین محمد بن الہمام، [9] امام علی خواص، [10] امام عبدالوہاب شعرانی، [11] امام شیخ الاسلام زکریا انصاری، [12] امام ابن حجر مکی، [13] علامہ ابن کمال باشا صاحب ایضاح واصلاح، [14] علامہ علی بن سلطان محمد قاری مکی، [15] علامہ شمس الدین محمد شارح نقایہ، [16] علامہ زین الدین مصری صاحب بحر، [17] علامہ عمر بن نجیم مصری صاحب نہر، [18] علامہ محمد بن عبداللہ غزی تمرتاشی صاحب تنویر الابصار، [19] علامہ خیر الدین رملی صاحب فتاوٰی خیریہ، [20] علامہ سیدی احمد حموی صاحب غمز، [21] علامہ محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزائن، [22] علامہ عبدالباقی زرقانی شارح مواہب، [23] علامہ برہان الدین ابراہیم بن ابی بکر بن محمد بن حسین حسینی صاحبِ جواہر اخلاطی، [24] علامہ شیخ محقق

[149] عقد الجید، باب پنجم اقسام مقلد مطبوعہ قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی، ص۱۵۸

مولٰینا عبدالحق محدث دہلوی، [۲۵]علامہ احمد شریف مصری طحطاوی، [۲۶]علامہ آفندی امین الدین محمد شامی، [۲۷]صاحب منیہ، [۲۸] صاحب سراجیہ، [۲۹]صاحب جواہر، [۳۰]صاحب مصفّٰی، [۳۱]صاحب ادب المقال، [۳۲] صاحب تتارخانیہ، [۳۳] صاحب مجمع، [۳۴]صاحب کشف، [۳۵]مؤلفان عٰلمگیریہ کہ باقرار مؤلف امداد المسلمین پانسو علما تھے، یہاں تک کہ [۳۶] جناب شیخ مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہ، [۳۷] شاہ عبدالعزیز صاحب، [۳۸] قاضی ثناء اللہ پانی پتی، حتّٰی کہ خود [۴۰] میاں نذیر حسین دہلوی اور ان کے اتباع ومقلدین مگریوں کہ ۰۰ اللّٰہُ ۰۰۰۰۱۰[150] تواللہ کا حکم ان کے پاس آیا جہاں سے ان کا گمان بھی نہ تھا۔ ت والحمدللہ رب العٰلمین۔

اور لطف یہ ہے کہ ان میں وہ بھی ہیں جن سے خود امام العصر ودیگر متکلمین طائفہ نے براہ جہالت وتجاہل اسناد کیا اور ان کے اقوال باہرہ وکلمات قاہرہ کو جو اصول طائفہ کے صریح بیخ کن تھے دامن عیّاری میں چھپالیا، میں ان شاء اللہ تعالٰی اس رسالہ میں یہ بھی ثابت کروں گا کہ علمائے سلف سے ان کے استناد محض مغالطہ وتلبیس عوام ہیں، ان کے مذہب کو ان سے اصلاً علاقہ نہیں بلکہ خود ہی اقوال جنہیں اپنی سند ٹھہراتے ہیں ان کے اصول مذہب کی بنیاد گراتے ہیں مگر حضرات کو موافق ومخالف کی تمیز نہیں یا ہے تو قصداً اغوائے جہال کو سبز باغ دکھاتے ہیں۔ میں بحول اللہ تعالٰی اس رسالے میں یہ بھی تنبیہ کروں گا کہ اپنے مباحثہ میں ان حضرات کا تقلید شخصی کے وجوب وعدم وجوب کی بحث چھیڑ دینا نرا کید وفریب وتلبیس بدزیب ہے کہ اہل تعیین واصحاب تخییر دونوں فریق جواز تعیین وعدم حرج کو تسلیم کئے ہوئے ہیں جن کے نزدیک سرے سے تقلید شرک وکفران کے مسلک سے اسے کیا تعلق، وہ امر ابتدائی یعنی عدم شرک وجواز کو طے کرلیں اس کے بعد آگے چلیں، یہ چالاک لوگ اپنے لئے راہ آسان کرنے کو ادھر سے اُدھر طفرہ کرجاتے ہیں اور ہماری طرف کے ذی علم ارخاء للعنان اس میں گفتگو کرنے لگتے ہیں حالانکہ گربہ کشتن روزاول باید، ابتداءً ان ہوشیاروں کی راہ روکا چاہئے کہ پہلے شرک پھر حرمت سے جان بچالیجئے اس کے بعد آگے قصد کیجئے۔ فریقین کے اقوال کے اقوال ان حضرات کے رَد میں یک دل ویک زبان، اور طرفین کے علماان کے زعم پر معاذاللہ مشرک وگمراہ ہوتے ہیں یکساں، بلکہ میں بفضلہٖ تعالٰی ثابت کروں گا کہ اقوال تخییر ان کی رد وتکذیب میں اتم واکمل ہیں پھر ان سے استناد یا ان کا تذکرہ عجب تماشا ہے، میں بعونہٖ یہ بھی واضح کروں گا کہ ان حضرات کو ابھی خود اپنا ہی مسلک منقح نہیں ہوا ہے متناقض کلام متخالف احکام لکھتے اور جہاں جیسا موقع پاتے ہیں ویسا ہی بیان کرجاتے ہیں، دعوے میں کچھ دلیل میں کچھ اعتراض میں کچھ جواب میں کچھ، کبھی ایک پائے برقرار نہیں کرتے اور بیشک تمام اہل بدعت کا یہی وتیرہ ہے خصوصًا جو

[150] القرآن ۵۹/ ۲

اس قدر نو پیدا ہو کہ آخر جمتے جمتے ایک زمانہ چاہئے۔ میں یہاں اصل نزاع کی بحث و تحقیق میں نہیں، ان کے اقتدا کا حکم واضح کرنا ہے لہذا اس کی طرف رجوع مناسب۔

بالجملہ اصلا محل شبہ نہیں ان صاحبوں نے تقلید کو شرک وکفر اور مقلدین کو کافر ومشرک کہہ کر لاکھوں کروڑوں علماء واولیاء وصلحاء واصفیا بلکہ امت مرحومہ محمدیہ علیٰ مولیہا وعلیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے دس حصوں سے نو۹ کو علی الاعلان کافر ومشرک ٹھہرایا، وہی علامہ شامی قدس سرہ السامی کا ان کے اکابر کی نسبت ارشاد کہ اپنے طائفہ تالفہ کے سوا تمام عالم کو مشرک کہتے اور جو شخص ایک مسلمان کو بھی کافر کہے ظواہر حدیث صحیحہ کی بنا پر وہ خود کافر ہے اور طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوی ہے امام مالک واحمد وبخاری ومسلم وابوداؤد وترمذی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی **واللفظ لمسلم** (الفاظ مسلم شریف کے ہیں۔ت) حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایما امریئ قال لاخیہ کافر فقدباء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ[151]۔	یعنی جو شخص کلمہ گو کو کافر کہے تو اُن دونوں میں ایک پر یہ بلا ضرور پڑے گی اگر جسے کہا وہ حقیقۃً کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ کلمہ اسی کہنے والے پر پلٹے گا۔

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل لاخیہ یاکافر فقد باء بہ احدھما [152]۔	جب کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو "یا کافر" کہے تو اُن دونوں میں ایک کا رجوع اس طرف بیشک ہو۔

امام احمد وبخاری ومسلم حضرت ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس من دعا رجلا بالکفر اوقال عدواللہ ولیس کذلك الاحار علیہ[153] ولایرمی رجل رجلا بالفسق ولایرمیہ بالکفر الا	جو شخص کسی کو کافر یا دشمن خدا کہے اور وہ ایسا نہ ہو یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے اور کوئی شخص کسی کو فسق یا کفر کا طعن نہ کرے گا مگر یہ کہ وہ اسی پر الٹا پھرے گا اگر جس پر

[151] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۵۷
[152] صحیح البخاری کتاب الادب، باب من اکفر اخاہ الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱
[153] صحیح مسلم باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یاکافر مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۱/ ۵۷

ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک[154]۔ هذا مختصرًا۔	طعن کیا تھا ایسا نہ ہوا۔ یہ اختصارًا ہے۔

امام ابن حبان اپنی صحیح مسمّٰی بالتقاسیم والانواع میں بسند صحیح حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما اکفر رجل رجلا قط الاباء بها احدهما ان کان کافرا والا کفر بتکفیره[155]۔	یعنی کبھی ایسا نہ ہوا کہ ایک شخص دوسرے کی تکفیر کرے اور وہ دونوں اس سے نجات پاجائیں بلکہ ان میں ایک پر ضرور گرے گی اگر وہ کافر تھا تو یہ بچ گیا ورنہ اسے کافر کہنے سے یہ خود کافر ہوا۔

علماء فرماتے ہیں یوں ہی کسی کو مشرک یا زندیق یا ملحد یا منافق کہنا، علامہ عارف باللہ سیدی عبدالغنی بن اسمٰعیل نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں زیر حدیث ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

من دعا رجلا بالکفر باللہ تعالٰی اوالشرک به وکذلك بالزندقة والاحاد والنفاق الکفری[156] اھ ملخصًا۔	کسی شخص کے بارے میں کہنا کہ اس نے اللہ تعالٰی کے ساتھ کفر کیا یا شرک کیا اسی طرح زندیق، الحاد اور نفاق کفری کی نسبت کرکے پکارا (تو خود کافر ہو جائے گا) اھ تلخیصا (ت)

اور زیر حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرمایا: **کذلك یا مشرك ونحوه**[157] (اسی طرح اسے مشرک وغیرہ کہا تو مشرک ہو جائے گا۔ت) **اقول: وباللہ التوفیق** یہ معنی خود انہیں احادیث سے ثابت کہ ہر مشرک عدو اللہ ہے اور عدو اللہ کہنے کا حکم خود حدیث میں مصرح، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے تصریح فرمائی کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک تو بہت بدتر بلکہ اخبث اقسام کفار سے ہے تو عمومًا یا کافر میں بھی دخول اولی رکھتا ہے **والعیاذ باللہ سبحٰنه وتعالٰی**، وجہ اس پلٹنے کی جس طرح ارباب قلوب نے افادہ فرمائی یہ ہے کہ مسلمان کا حال مثل آئینہ کے ہے ع

ترک وہند در من آں بیند کہ اوست

(ترک اور ہند مجھ میں وہی دیکھتا ہے جو اس میں ہے)

---

[154] صحیح البخاری کتاب الادب، باب ماینھی عن السباب واللعن مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۹۳

[155] الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، من اکفر انسانًا الخ حدیث ۲۴۸ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱/ ۴۱۰

[156] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، ۲/ ۲۱۱

[157] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ العاشر الانواع الخ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۳۶

المرء یقیس علی نفسہ (انسان دوسرے کو اپنے اوپر قیاس کرتا ہے۔ت) جب اس نے اسے کافر یا مشرک یا فاسق کہا اور وہ ان عیوب سے پاک تھا توحقیقۃً یہ اوصاف ذمیمہ اسی کہنے والے میں تھے جن کا عکس اس آئینہ الٰہی میں نظر آیا اور یہ اپنی سفاہت سے اس کریہ بدنما شکل کو آئینہ تاباں کی صورت سمجھا حالانکہ دامن آئینہ اس لوث وغبار سے صاف ومنزہ ہے۔ یہ تو حدیث تھی جو بحکم **یقولون من خیر قول البریۃ** (وہ ساری مخلوق سے بہتر کا قول کہتے ہیں۔ت) ان کا زبانی وظیفہ ہے اور دل کا وہی حال جو حدیث میں ارشاد فرمایا: **لایجاوز تراقیھم** (ان کے حلق سے (اسلام) تجاوز نہیں کرے گا۔ت)

اب فقہ کی طرف چلئے بہت اکابر ائمہ مثل امام ابوبکر اعمش وغیرہ عامہ علمائے بلخ وبعض ائمہ بخارا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم احادیث مذکورہ پر نظر فرماکر اس حکم کو یوں ہی مطلق رکھتے اور مسلمان کی تکفیر کو علی الاطلاق موجب کفر جانتے ہیں۔ سیّدی اسمٰعیل نابلسی شرح درر وغرر مولٰی خسرو میں فرماتے ہیں:

لوقال للمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لایکفر واتفقت ھذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ[158] الخ ملخصا	اگر کسی نے مسلمان کو کافر کہا توفقیہ ابوبکر اعمش اسے کافر قرار دیتے، اور مشائخ بلخ میں سے دوسرے علماء کافر نہیں کہتے۔ اتفاقاً یہ مسئلہ بخارا میں پیش آیا اور بعض ائمہ بخارا نے ایسے شخص کو کافر قرار دیا تو یہ جواب واپس بلخ گیا (یعنی کافر کہا جائے گا) تو جس جس فقیہ نے ابوبکر اعمش کے خلاف فتوی دیا تھا انہوں نے ان کے قول کی طرف رجوع کرلیا اھ ملخصا (ت)

رسالہ علامہ بدر رشید پھر شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے:

فرجع الکل الی فتاوٰی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم[159]۔	تمام علماء نے ابوبکر بلخی کے اس فتوی کی طرف رجوع کرتے ہوئے اس طرح گالی دینے والے کو کافر قرار دیا۔ (ت)

احکام میں بعد عبارت مذکورہ کے ہے:

وینبغی ان لایکفر علی قول ابی اللیث وبعض ائمۃ بخارا[160]۔	ابواللیث اور بعض ائمہ بخارا کے قول پر مناسب یہ ہے کہ کافر نہ کہا جائے۔ (ت)

[158] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۱۳

[159] شرح فقہ اکبر لملا علی قاری فصل فی الکفر صریحا وکنایۃ مطبوعہ مصطفی البابی مصر ص ۱۸۱

[160] حدیقہ ندیہ شرح طریہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۱۲

اور مذہب صحیح ومعتمد ومرجح فقہائے کرام میں تفصیل ہے کہ اگر بطور سب ودشنام بے اعتقاد تکفیر کہا تو کافر نہ ہوگا جیسے بیباکوں بے قیدوں کو خربے لجام وسگ بے زنجیر کہیں کہ معنی حقیقی مراد نہیں ورنہ کافر ہو جائے گا۔ فتاوٰی ذخیرہ وفصول عمادی وشرح درر وغرر وشرح نقایہ برجندی وشرح نقایہ قہستانی ونہرالفائق وشرح وہبانیہ علامہ عبدالبر ودرمختار وحدیقہ ندیہ وجواہر اخلاطی وفتاوٰی عالمگیری وردالمحتار وغیرہا کتب معتمدہ میں تصریح فرمائی کہ یہی مذہب مختار ومختار للفتوی ومفتی بہ ہے۔ علما فرماتے ہیں جب اس نے اپنے اعتقاد میں اسے کافر سمجھا اور وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہے تو اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جوایسا کہے وہ کافر ہے۔
اقول: وباللہ التوفیق اس دلیل کی علی حسب مرامھم (ان کے مقاصد کے مطابق۔ت) یہ ہے کہ کافر نہیں مگر وہ جس کا دین کفر ہے اور کوئی آدمی دین سے خالی نہیں، نہ ایک شخص کے ایک وقت میں دو دین ہو سکیں۔

فان الکفر والاسلام علی طرفی النقیض بالنسبة الی الانسان لایجتمعان ابدا ولایرتفعان قال تعالٰی اِمَّاشَاکِرًا وَّاِمَّا کَفُوْرًا[161] وقال تعالٰی مَاجَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ[162]۔	کیونکہ کفر اور اسلام ایک انسان کی بنسبت نقیض کی دو طرفوں پر ہیں، نہ تو یہ ہمیشہ جمع ہو سکتے ہیں اور نہ ہی مرتفع۔ اللہ تعالٰی کا ارشاد گرامی ہے: یا وہ شاکر ہوگا یا کافر۔ دوسرے مقام پر فرمایا: اور ہم نے ایک آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ (ت)

اب جو یہ شخص مثلاً زید مؤمن کو کافر کہتا ہے اس کے یہ معنی کہ اس کا دین کفر ہے اور زید واقع میں بیشک ایک دین سے متصف ہے جس کے ساتھ دوسرا دین ہو نہیں سکتا تو لاجرم یہ خاص اسی دین کو کفر بتا رہا ہے جس سے زید اتصاف رکھتا ہے اور وہ دین نہیں مگر اسلام تو بالضرورۃ اس نے دین اسلام کو کفر ٹھہرایا اور جو دین اسلام کو کفر قرار دے قطعاً کافر۔ اب عبارات علماء سنئے، ہندیہ میں ہے:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل بمثل ھذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولایعتقدہ کافرا لایکفرو ان کان یعتقدہ کافرًا فخاطبه بھذا بناءً علی	اس قسم کے مسائل میں فتوی کے لئے مختار یہ ہے کہ ان اقوال کا قائل اگر مراد گالی لیتا ہے اور اسے اعتقادًا کافر نہیں گردانتا تو وہ کافر نہیں اور اگر اسے اعتقادًا کافر گردانتے ہوئے اسے کافر کہتا ہے تو پھر یہ کفر ہوگا کذافی

[161] القرآن ۷۶/ ۳
[162] القرآن ۳۳/ ۴

اعتقادہ انہ کافر یکفر کذا فی الذخیرۃ[163] انتھی زادالشامی عن النھر عن الذخیرۃ لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد دین الاسلام کفرا[164]۔	الذخیرۃ انتہی، شامی نے نہر کے حوالے سے ذخیرہ سے یہ اضافہ نقل کیا ہے کیونکہ وہ ایک مسلمان کو کافر مان رہا ہے گویا اس نے دین اسلام کو کفر گردانا ہے۔(ت)

درمختار میں ہے:

عزرالشاتم بیاکافر وھل یکفر ان اعتقد المسلم کافرا نعم والالا بہ یفتی[165]۔	"یا کافر" کے ساتھ گالی دینے والے پر تعزیر نافذ کی جائے گی، کیا وہ شخص کافر ہوگا جو مسلمان کو کافر گردانتا ہے؟ ہاں وہ کافر ہوگا اور اگر کافر نہیں گردانتا تو کافر نہیں، اسی پر فتوی ہے(ت)

علامہ ابراہیم اخلاطی نے فرمایا:

المختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل ان القائل اذا اراد بہ الشتم لایکفرو اذا اعتقد کفر المخاطب یکفر لانہ لما اعتقد المسلم کافرا فقد اعتقد ان دین الاسلام کفر ومن اعتقد ھذا فھو کافر[166]۔	ان مسائل میں مختار اور مفتی بہ یہ ہے کہ اگر قائل نے اس سے گالی مراد لی تو کافر نہیں ہوگا اور جب مخاطب کو کافر جانے گا تو کافر ہوجائے گا کیونکہ جب اس نے ایک مسلمان کو کافر جانا تو گویا اس نے دین اسلام کو کفر جانا اور جو ایسی بات کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہوتا ہے۔(ت)

علامہ عبدالعلی نے شرح مختصر الوقایہ میں فرمایا:

قداختلف فی کفر من ینسب مسلما الی الکفر ففی الفصول العمادیۃ اذا قال لغیرہ یاکافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول یکفر القائل وقال غیرہ لایکفر	اس شخص کے کفر کے بارے میں اختلاف ہے جس نے کسی مسلمان کی کفر کی طرف نسبت کی، فصول عمادیہ میں ہے جب کسی نے غیر کو "یا کافر" کہا تو فقیہ ابوبکر اعمش ایسے شخص کو کافر جانتے لیکن دیگر علماء کافر نہیں جانتے،

[163] فتاوٰی ہندیہ الباب التاسع فی احکام المرتدین مطلب موجبات الکفر الخ مطبوعہ نورانی کتب خانہ پشاور ۲/ ۲۷۸

[164] ردالمحتار باب التعزیر مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۳/ ۲۰۱

[165] درمختار، باب التعزیر، مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ،۱/ ۳۲۷

[166] جواہر اخلاطی کتاب السیر، فصل فی الجہاد (قلمی نسخہ) ص۶۹

والمختار للفتوی فی جنس ھذہ المسائل [167] الخ ذکرمثل مامر عن الذخیرۃ بنقل الھندیۃ والنھر معًاسواءً بسواء۔	اور مختار مفتی بہ ایسے مسائل میں یہ ہے الخ گزشتہ عبارت کے مطابق ذخیرہ سے ہندیہ اور نہر دونوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔(ت)

علامہ شمس الدین محمد نے جامع الرموز میں فرمایا:

المختار انہ لواعتقد ھذا الخطاب شتمالم یکفرولواعتقد المخاطب کافرا کفر لانہ اعتقد الاسلام کفرا کما فی العمادی ومافی المواقف انہ لم یکفر بالاجماع ارید بہ اجماع المتکلمین[168]۔	مختار یہ ہے کہ اگر اس خطاب سے گالی کا اعتقاد رکھتا ہے تو کفر نہیں اور اگر مخاطب کو کافر جانتا ہے تو کفر ہوگا کیونکہ اس صورت میں اس نے اسلام کو کفر جانا ہے، جیسا کہ عمادی میں ہے۔اور مواقف میں جو آیا ہے کہ وہ بالاجماع کافر نہیں، تو اس سے اجماع متکلمین مراد ہے۔(ت)

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

قذف مسلما بیاکافر واراد الشتم ولایعتقدہ کفرا فانہ یعزر ولایکفر ولواعتقد المخاطب کافرا کفر لانہ اعتقد الاسلام کفرا[169]۔	اگر کسی نے کسی مسلمان کو "یا کافر" کہہ کر تہمت لگائی اور مراد گالی لی اور اسے کافر نہ جانا تو ایسی صورت میں اس پر تعزیر نافذ کی جائے گی مگر کافر نہ ہوگا، اور اگر مخاطب کو کافر جانا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اسلام کو کفر جانا۔(ت)

علامہ عبدالغنی شرح طریقہ محمدیہ میں احکام سے ناقل:

المختار للفتوی(فذکر عین مامر عن البرجندی و زاد) ومن اعتقد ان دین الاسلام کفر کفر۔[170]	مختار للفتوٰی یہ ہے (پھر بعینہٖ وہی ذکر کیا ہے جو برجندی سے گزرا ہے اور یہ اضافہ کیا) اور جس کا یہ اعتقاد ہو کہ دین اسلام کفر ہے وہ کافر ہوگیا۔(ت)

---

[167] شرح نقایہ برجندی کتاب الحدود مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۴/ ۶۸

[168] جامع الرموز، فصل من قذف، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ گنبد قاموس ایران ۴/ ۵۳۵

[169] مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر فصل فی التعزیر مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/ ۶۱۰

[170] حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ النوع الرابع من الانواع الستین الکذب مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ۲/ ۲۱۲

اس مذہب مفتٰی بہ پر بھی اس طائفہ تالفہ کو سخت دقت کہ یہ قطعًا اپنے اعتقاد سے مسلمانوں کو کافر ومشرک کہتے اور اپنی تصانیف میں لکھتے اور اس پر فتوے دیتے ہیں تو باتفاق ہر دو مذہب ان کا کافر ہونا لازم اور ان کے پیچھے نماز ایسی جیسے کسی یہودی اور نصرانی یا مجوسی یا ہندو کے پیچھے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحٰن اللہ کہ کہ کرد کہ نیافت چاہ کن راچاہ درراہ، مسلمانوں کو ناحق مشرک کہا تھا احادیث صحیحہ ومذاہب ائمہ کرام وفقہاء عظام پر خود انہیں کے ایمان کے لالے پڑ گئے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را　　چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ماذا اخاضك یا مغرور فی الخطر　　حتی هلكت فلیت النمل لم تطر

(تونے دیکھا کہ پروانہ کے خون ناحق نے شمع کو اس طرح اماں نہیں دی کہ وہ رات کو سحر کردے،
اے مغرور! کس چیز نے تجھے خطرے میں ڈال دیا حتی کہ تو ہلاک ہوا کاش چیونٹی نہ اُڑتی!)

مگر حاش للہ ہم پھر بھی دامن احتیاط ہاتھ سے نہ دیں گے اور یہ ہزار ہمیں جو چاہیں کہیں ہم زنہار ان کو کفار نہ کہیں گے ہاں ہاں یوں کہتے ہیں اور خدا ورسول کے حضور کہیں یہ لوگ آثم ہیں خاطی ہیں ظالم ہیں بدعتی ہیں ضال ہیں مضل ہیں غوی ہیں مبطل ہیں مگر ہیہات کافر نہیں مشرک نہیں اتنے بدراہ نہیں، اپنی جانوں کے دشمن ہیں عدواللہ نہیں، ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کفوا عن اهل لااله الا الله لاتکفروهم بذنب، فمن اکفر اهل لااله الاالله فهو الی الکفر اقرب[171]۔ اخرجه الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابن عمر رضی الله تعالٰی عنهما۔	یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے والوں کو کسی گناہ پر کافر نہ کہو جو لاالٰہ الا اللہ کہنے والے کو کافر کہے وہ خود کافر سے نزدیک تر ہے۔ اسے طبرانی نے المعجم الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لااله الاالله ولاتکفره بذنب ولاتخرجه من الاسلام بعمل، الحدیث[172]۔ اخرجه	یعنی اصل ایمان سے ہے یہ بات کہ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے سے زبان روکی جائے اسے کسی گناہ کے سبب کافر نہ کہیں اور کسی عمل پر دائرہ اسلام سے خارج نہ بتائیں

[171] المعجم الکبیر مروی از عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما مطبوعہ مکتبہ فیصلیہ بیروت ۱۲/ ۲۷۲

[172] سنن ابی داؤد کتاب الجہاد باب الغزو مع ائمۃ الجور مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۱/ ۳۴۳

ابوداؤد عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	الحدیث۔ اسے ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور وارد کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الاسلام یعلوولایعلی[173] اخرجہ الدار قطنی و البیہقی والضیاء عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔ اسے دارقطنی، بیہقی اور ضیاء مقدسی نے حضرت عائذ بن عمر والمزنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

اور مذکور کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

لاتکفروا احدا من اھل القبلۃ[174]۔ اخرجہ العقیلی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	اہل قبلہ سے کسی کو کافر نہ کہو، اسے عقیلی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

ہمیں اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی یہ حدیثیں اور اپنے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی کا ارشاد:

ولانکفر احدا من اھل القبلۃ[175]۔	اہل قبلہ سے کسی کو ہم کافر نہیں کہتے۔(ت)

اور اپنے علمائے محققین کا فرمانا **لایخرج الانسان من الاسلام الاجحود ما ادخلہ فیہ** (انسان کو اسلام سے کوئی چیز خارج نہیں کر سکتی مگر اس شیئ کا انکار جس نے اسلام میں داخل کیا تھا۔ت) یاد رہے اور جب تک تاویل وتوجیہ کی سب قابل احتمال ضعیف راہیں بھی بند نہ ہو جائیں مدعی اسلام کی تکفیر سے گریز چاہئے، پھر ان چاروں حدیثوں میں بھی مثل احادیث اربعہ سابقہ صلاح ودیانت طائفہ کے لئے پورا مرثیہ اور انہیں سے ظاہر کہ یہ مدعیان عمل بالحدیث کہاں تک ہوائے نفس کو پالتے اور اس کے آگے کیسی کیسی احادیث کو پس پشت ڈالتے ہیں ھذا

واقول: یظھر للعبد الضعیف غفر اللہ تعالٰی لہ ان ھھنا فی کلمات العلماء اطلاقا فی موضع التقیید کماھو داب کثیر من المصنفین فی غیر مامقام وانما محل الاکفار باکفار المسلم اذاکان ذلک	**میں کہتا ہوں** عبد ضعیف، اللہ تعالٰی اس کی بخشش فرمائے، پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ یہاں مقام تقیید میں عبارات علماء میں اطلاق ہے جیسا کہ بہت سے مقام پر اکثر مصنفین کا یہی طریقہ دیکھا گیا ہے کسی کو کسی مسلمان کے کافر قرار دینے پر اس وقت

[173] سنن الدار قطنی باب المہر مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۲/ ۲۵۲، صحیح البخاری کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی الخ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۸۰

[174] کنزالعمال بحوالہ (طس عن عائشہ) حدیث ۱۰۷۸ مطبوعہ مکتبہ التراث الاسلامی ۱/ ۲۱۵

[175] شرح فقہ اکبر عدم جواز تکفیر اہل القبلۃ مطبوعہ مصطفٰی البابی مصر ص ۱۵۵

لاعن شبهة او تأويل والا فلا فانه مسلم بظاهره ولم نؤمر بشق القلوب و التطلع الى اماكن الغيوب ولم نعثر منه على انكار شيئ من ضروريات الدين فكيف يهجم على نظير ماهجم عليه ذلك السفيه هذا هو التحقيق عند الفقهاء الكرام ايضاً يذعن ذلك من احاط بكلامهم واطلع على مرامهم رحمة الله تعالٰى عليهم اجمعين الاترى ان الخوارج خذلهم الله تعالٰى قدا كفروا اميرالمؤمنين ومولى المسلمين علياً رضى الله تعالٰى عنه ثم هم عندنا لايكفرون كما نص عليه فى الدرالمختار والبحر الرائق و ردالمحتار وغيرها من معتبرات الاسفار واما مامر من تقرير الدليل على التكفير فانت تعلم ان لازم المذهب ليس بمذهب واما الاحاديث فمؤلة عند المحققين كما ذكره الشراح الكرام **اقول:** ومن ادل دليل عليه قوله صلى الله تعالٰى عليه وسلم فى الحديث المار فهو الى الكفر اقرب فلم يسمه كافراو انما قربه الى الكفر لان الاجتراء على الله تعالٰى بمثل ذٰلك قديكون يريد الكفروالعياذ بالله رب العٰلمين ولاحول ولاقوة الابالله العلى العظيم۔	کافر قرار دیا جاسکتا ہے جب اس میں کوئی تاویل وشبہ نہ ہو ورنہ اگر ایک وہاں شبہ ہو سکتا ہو تو کافر نہیں ہوگا کیونکہ جب وہ بظاہر مسلمان ہے تو ہم دل پھاڑ کر دیکھنے اور امور غیبیہ پر مطلع ہونے کے پابند نہیں اور نہ ہی ہم اس کے کسی ایسے عمل پر مطلع ہوئے ہیں جو ضروریات دین کے انکار میں سے ہو اور ہم اس طرح اس پر حملہ آور کیسے ہو سکتے ہیں جس طرح وہ بیوقوف کسی دوسرے پر ہوا ہے، فقہاء کرام کی یہی تحقیق ہے نیز ہر اس شخص کو بھی اس بات کا اذعان حاصل ہوگا جس نے فقہاء رحمہ اللہ علیہم اجمعین کے کلام کا احاطہ کیا اور ان کے مدعا سے آگاہ ہوا ہو، کیا آپ نہیں جانتے کہ خوارج (اللہ انہیں رسوا کرے) نے امیر المومنین مولائے مسلمین حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کافر قرار دیا پھر وہ ہمارے نزدیک کافر نہیں، جیسا کہ اس پر درمختار، بحر الرائق، ردالمحتار اور دیگر معتبر کتب میں تصریح ہے، اور جو تکفیر پر تقریر دلیل گزری ہے آپ جانتے ہیں لازم مذہب، مذہب نہیں ہوتا، رہا معاملہ احادیث کا تو وہ محققین کے ہاں مؤول ہیں اپنے ظاہر پر نہیں جیسا کہ شارحین کرام نے ذکر کیا ہے **اقول:** (میں کہتا ہوں) سب سے قوی دلیل نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا گزشتہ ارشاد گرامی ہے کہ وہ کفر کے زیادہ قریب ہے، آپ نے اسے کافر نہیں فرمایا قریب کفر فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ایسا عمل اللہ تعالٰی کے سامنے جرات و دلیری ہے کیونکہ ان جیسے الفاظ سے بعض اوقات کفر مراد ہوتا ہے رب العٰلمین اپنی پناہ عطا فرمائے (ت)

خیر تاہم اس قدر میں کلام نہیں کہ یہ حضرات غیر مقلدین وسائر اخلاف طوائف نجدیہ مسلمانوں کو ناحق کافر ومشرک ٹھہرا کر ہزارہا اکابر ائمہ کے طور پر کافر ہوگئے اس قدر مصیبت ان پر کیا کم ہے والعیاذ باللہ سبحٰنہ وتعالٰی، علامہ ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

انه یصیر مرتدا علی قول جماعة وکفی بهذا خسارا وتفریطا[176]۔	ایک جماعت کے قول کے مطابق یہ مرتد ہوگیا اور یہ خسارے اور کمی میں کافی ہے(ت)

توبحکم شرع ان پر توبہ فرض اور تجدید ایمان لازم، اس کے بعد اپنی عورتوں سے نکاح جدید کریں۔

فی الدر المختار عن شرح الوهبانیة للعلامة حسن الشرنبلالی مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح فاولاده اولاد زنی ومافیه خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة وتجدید النکاح[177]۔	درمختار میں علامہ شرنبلالی کی شرح الوہبانیہ کے حوالے سے ہے جس سے بالاتفاق کفر لازم آئے اس کی وجہ سے ہر عمل باطل، اسی طرح نکاح باطل، اور اس کی اولاد زنا کی اولاد ہوگی اور جس کے کافر ہونے میں اختلاف ہو اس پر استغفار، توبہ اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے۔(ت)

اہلسنت کو چاہئے ان سے بہت پرہیز رکھیں، ان کے معاملات میں شریک نہ ہوں، اپنے معاملات میں انہیں شریک نہ کریں، ہم اوپر احادیث نقل کر آئے کہ اہل بدعت بلکہ فساق کی صحبت ومخالطت سے ممانعت آئی ہے اور بیشک بدمذہب آگ ہیں اور صحبت مؤثر اور طبیعتیں سراقہ اور قلوب منقلب، حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما مثل الجلیس الصالح وجلیس السوء کحامل المسك ونافخ الکیر فحامل المسك اما ان یحذیك واما ان تبتاع منه واما ان تجدمنه ریحا طیبة ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابك واما ان تجدمنه ریحا خبیثة[178]	نیک ہم نشین اور بدجلیس کی مثال یونہی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونکتا ہے مشک والا یا تو تجھے مشک ہبہ کرے گا یا تو اس سے خریدے گا، اور کچھ نہ ہو تو خوشبو تو آئے گی، اور وہ دوسرا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو

---

[176] اعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاۃ مطبوعہ مکتبہ حقیقۃ استنبول ترکی ص ۳۶۲

[177] درمختار باب المرتد مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۹

[178] صحیح البخاری کتاب الذبائح، باب المسک مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۳۰، صحیح مسلم کتاب البر، باب استجاب الخ مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی ۲/ ۳۳۰

رواہ الشیخان عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ۔	پائے گا۔ اسے بخاری ومسلم نے حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیران لم یصبك من سوادہ اصابك من دخانہ[179]۔ رواہ عنہ ابوداودوالنسائی	یعنی بد کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹّی کہ کپڑے کالے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ اسے ابوداؤد اور نسائی نے حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

حاصل یہ کہ اشرار کے پاس بیٹھنے سے آدمی نقصان ہی اٹھاتا ہے والعیاذ باللہ تعالٰی۔ اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

انما سمی القلب من تقلبہ انما مثل القلب مثل ریشۃ بالفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ تقلبھا الریاح ظھرًا البطن[180]۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر بسند حسن عن ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ ولفظہ عن ابن ماجۃ مثل القلب مثل الریشۃ تقلبھا الریاح بفلاۃ اسنادہ جیّد[181]۔	دل کو قلب اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ انقلاب کرتا ہے، دل کی کہاوت ایسی ہے جیسے جنگل میں کسی پیڑ کی جڑ سے ایک پَر لپٹا ہے کہ ہوامیں اسے پلٹا دے رہی ہیں کبھی سیدھا کبھی الٹا۔ اسے طبرانی نے المعجم میں سند حسن کے ساتھ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہی روایت کیااور اس روایت کے الفاظ ابن ماجہ میں یوں ہیں: دل کی مثال اس پر کی طرح ہے جسے ہوائیں جنگل میں پلٹادے رہی ہوں۔ اس کی سند جیّد ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اعتبروا الارض باسمائھا واعتبروا الصاحب بالصاحب[182]۔ اخرجہ ابن عدی عن	زمین کو اس کے ناموں پر قیاس کرو اور آدمی کو اس کے ہمنشین پر۔ اسے ابن عدی نے حضرت

[179] سنن ابوداؤد باب من یؤمران یجالس مجالسۃ الصالحین مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۳۰۸

[180] شعب الایمان الحادی عشر من شعب الایمان، حدیث ۷۵۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/ ۴۷۳

[181] سنن ابن ماجہ باب فی القدر مطبوعہ آفتاب عالم پریس لاہور ص ۱۰

[182] شعب الایمان فصل فی مجانبۃ الفسقۃ الخ حدیث ۹۴۴۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۷/ ۵۵

ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنه مرفوعا و البیهقی فی الشعب عنه موقوفا وله شواهد بها یرتقی الی درجة الحسن۔	ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مرفوعًا اور بیہقی نے انہی سے موقوفًا روایت کیا ہے، اس روایت کے شواہد موجود ہیں جن کی وجہ سے اسے احسن کا درجہ حاصل ہے۔

اور مروی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ایّاك وقرین السوء فانك به تعرف[183]۔ رواه ابن عساکر عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنه	بُرے مصاحب سے بچ تو اس سے پہچانا جائے گا۔ اسے ابن عساکر نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔

یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست برخاست ہوتی ہے ویسا ہی جانتے ہیں، اور بدمذہبوں سے محبت تو زہر قاتل ہے اس کی نسبت احادیثِ کثیرہ صحیحہ معتبرہ میں جو خطر عظیم آیا سخت ہولناک ہے ہم نے وہ حدیثیں اپنے رسالہ **المقالة المُسفِرة عن احکام بدعة المفکرة** (۱۳۰۱ھ) میں ذکر کیں، بالجملہ ہر طرح ان سے دُوری مناسب خصوصًا ان کے پیچھے نماز سے تو احتراز واجب، اور ان کی امامت پسند نہ کرے گا مگر دین میں مداہن یا عقل سے مجانب۔ امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم[184]۔	اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہو تو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔

حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیؤمکم خیارکم فانهم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم[185]۔	اگر تمہیں اپنی نمازوں کا قبول ہونا خوش آتا ہو تو چاہئے جو تم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تم میں اور تمہارے رب میں۔

---

183 تہذیب تاریخ ابن عساکر ترجمہ حسین بن جعفر الغزی الجرجانی مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۲۹۲

184 کنز العمال بحوالہ ابن عساکر عن ابی امامہ حدیث ۲۰۴۳۳ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت ۷/ ۵۹۶، اسرار الموضوعۃ حدیث ۵۶۸ مطبوعہ بیروت ص ۱۴۸، الفوائد المجموعۃ صلوٰۃ الجماعۃ مطبوعہ بیروت ص ۳۲

185 المستدرک علی الصحیحین ذکر مناقب ابو مرثد الغنوی مطبوعہ دارالفکر بیروت ۳/ ۲۲۲

دارقطنی و بیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اجعلوا ائمتکم خیارکم فانھم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم[186]۔ **اقول:** والاحادیث وان ضعفت فقد تأیدت اذ عن ثلثة من الصحابة وردت علیھم جمیعا رضوان المولٰی جل وعلا وتقدس وتعالٰی۔	اپنے نیکوں کو امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزّوجل کے۔ **میں کہتا ہوں** یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں مگر یہ تائید کررہی ہیں کیونکہ یہ تین صحابہ سے مروی جن پر اللہ جل وعلا وتقدس تعالٰی کی رضا وارد ہے(ت)

الحمد للہ کہ یہ موجز تحریر سلخ ذی القعدہ میں شروع اور چہارم ذی الحجہ روز جاں افروز دو شنبہ ۱۳۰۵ ہجریہ قدسیہ علٰی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ کو بدر سمائے اختتام ہوئی، وصلی اللہ تعالٰی علی خاتم النبین بدرسماء المرسلین محمد واٰلہ والائمۃ المجتہدین والمقلدین لھم باحسان الی یوم الدین والحمدللہ رب العٰلمین واللہ تعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

---

[186] سنن الدارقطنی باب تخفیف القراۃ الحاجۃ مطبوعہ نشر السنۃ ملتان ۲/ ۸۸